فہمایش کرتے ۔ بالجملہ حضور پُرنور بعد اوقات معینہ معلومہ کے مسترشدین وحاضرین خدمت فیض
موہبت کی حال زار پر توجہ کامل وعنایت بغایت مبذول فرماکر کامیاب وفایز المرام فرماتے
گویا کہ یہ سجیہ رضیہ وشمایل پسندیدہ پیش از وجود وظہور عالم شیون کے حضرت واہب العطایا
سے ذات جامع البرکات مجمع السّعادات ومنبع الحسنات کو عطا ہوئی تھی تا ہر ادنیٰ واعلیٰ بوسیلۂ
جمیلۂ ذات تقدس آیات کے ہر ایک امور مرجوعہ مین بصرف ہمّت وبذل توجہ جناب والا کے
فایز المرام ہو ۔ چنانچہ بیشتر ارباب حوایج بشہرت محاسن اخلاق ومکارم اوصاف حاضر بارگاہ عالی
ہوتے وبعضے باخبار ارباب بصیرت وبعض ببشارت غیبی واشارت لاریبی تقبیل اقدام فیض
التزام سے شرف حاصل کرتے ۔ چند حکایات فیض آیات توضیح امر معلوم زیب اوراق کتاب مستطاب
ریاض الانوار کے ہوکر منظور نظر خاص وعام ہوئی ہین وبعض خوارق بصدق ہمینی جو راقم اثم سے
سہواً فروگذاشت ہو گئی تھین بنا بر ازدیاد عقیدت مریدان راسخ الاعتقاد حیز تحریر وحیطۂ تقریر
مین آکر پیش نظر ہوتی ہین ۔ **اشعار فضیلت آثار**

برنویس احوال پیر راہ دان	پیر را بگزین وعین راہ دان
پیر تابستان وخلقان تیر ماہ	خلق مانند شب اند و پیر ماہ
او چنان پیریست کش آغاز نیست	با چنان دُرِّ یتیم انباز نیست
پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر	ہست بس پُر آفات وپُر خوف وخطر
گر نباشد سایہ پیر اے بوالفضول	پس ترا سرگشتہ دارد بانگ غول
دست او را حق چو دست خویش خواند	پس ید اللہ فوق ایدیہم براند

بر دانایان رمز اولیا تحت قبای لا یعرفہم غیری ونکتہ سنجان آیت پُر ہدایت ۔ الا ان اولیا
اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۔ واضح ولایح ہو کہ حافظ عبد الرزاق باشندۂ قصبہ پانی پت

مُرید باعقیدت جناب مستطاب کو راقم اثم سے بیان کرتے تھے کہ قبل از عتبہ بوسی و انسلاک زمرۂ خُدّام ذوی الاحترام جناب والا مقام کے خادم کو خیال اس امر کا ہوا کہ کسی شیخ کامل و رہبر راہ حق سے شرف بیعت سے مشرف ہو کر سعادت سرمدی حاصل کرون الحق ولنعم ما قال فی المثنوی

ہر کہ او بے مُرشدے در راہ شد	او ز غولان گُمرہ و در چاہ شد
غولت از رہ افگند اندر گزند	از تو داہی تر درین رہ بس بد اند
یار باید راہ را تنہا مرو ٭	از سر خود اندرین صحرا مرو
ہر کہ تنہا تادرین رہ را بُرید	ہم بعون ہمت پیران رسید
دست پیر از غائبان کوتاہ نیست	دست او جز قبضۂ اللہ نیست

جس مقام مین شہرہ کسی مرد حق و شیخ کامل کا سنتا باشتیاق مالا یطاق وہین حاضر ہوتا شومیٔ طالع و بخت نامساعد سے یا تو ملازمت ہی حاصل نہوتی و یا اُن کے فیضان معنوی کا اثر دل نیاز منزل پر معلوم نہوتا - عرصہ تک اسی پریشانی مین عمر گرانمایہ صرف کرتا رہا - ایک روز باستماع مکارم اخلاق و محامد اوصاف حضرت شاہ نور الدین صاحب باشندۂ قصبۂ لاڈھو کے کمال اشتیاق سے ہمراہ والد بزرگوار حافظ سعد اللہ صاحب کے جناب والا کی خدمت مین پہونچا - اتفاقاً جس روز یہ خادم قصبۂ مذکورہ مین پہونچا شاہ صاحب کسی مقام تشریف لیگئے تھے بمقتضاے شعر

قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی جا کمند ٭ دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہگیا ٭

ناچار اپنے بخت واژون و طالع نامیمون سے اشک حسرت آنکھون سے بہاتا ہوا مسقط الراس پر پہونچکر بحالت مایوسی بستر نامرادی پر بے اختیار گرا اوسی حالت پُر ملالت مین خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ ایک مکان عظیم الشان مسقف بسقف بلند و مسطح بسطح ارجمند بجلوس شاہانہ آراستہ ہے اور گروہ انام از خواص و عوام بہزار شوق اُس مکان مین صف بصف استادہ ہین اور بخلوص تمام

وصدقِ نیت وفرطِ محبت وردِ کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین مصروف ہین۔ مین نے
پوچھا کہ تم لوگ کن صاحب کی قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہو متفق اللفظ سب نے بیان کیا کہ
اِس مکان مین شیخ وقت تشریف لانیوالے ہین ہر ایک حضارِ محفل اُن کے جمالِ جہان آرا کا مشتاق
ہے مین نے بسرعت تمام پیش قدمی کر کے دیکھا تو صورتِ مبارک حضرت قدوۃ الابرار مرشدِ برحق
انار اللہ برہانہ کی چون نورِ نظر جاگزین حدقۂ بصر ہوئی۔ چونکہ مجھکو کبھی اتفاق شرفِ زیارت کا نہوا
تھا حضورِ پُرنور کی علوِ مرتبت ورفعت شان کے ملاحظہ سے متحیر ہوا اور اسی تحیر مین خواب سے بیدار
ہو کر عرصہ تک اِس خیال مین رہا کہ شاید بمشیتِ الٰہی وامرِ تقدیری صدق اس خواب کا مکمنِ بطون سے
منصۂ ظہور پر جلوہ افروز ہو یعنی کوئی پیکرِ اطہر وصورتِ مطہر عارفِ مراحلِ خداشناسی کی عالمِ دُنیا مین
ظاہر ہو کہ جنکی عین عنایت سے چشمِ حقیقت وا ہو بالجملہ قصبہ مذکور سے بہ نیلِ مرام وطنِ مالوف مین آیا
اور جابجا سرمستِ خیال سرشار پھرتا رہا بعد عرصۂ بعید کے اتفاق دہلی مین آنیکا ہوا میرے ماموں
صاحب شیخ قادربخش ایکروز مقامِ فرودگاہ مین بمجمع حاضرین حضورِ پُرنور نوراللہ مرقدہ کی شمایل
مرضیہ وخصایلِ حسنہ وخوارقِ کریمہ بیان کرتے تھے۔ مین نے باشتیاق تمام ماموں صاحب سے عرض کیا
کہ اگر آپ مجکو بھی بوساطتِ خود حضرت کی بارگاہ عالی مین لے چلیئے تو کمال سرفرازی ہے۔
ماموں صاحب نے اقبال کیا اور مجھکو بمعیتِ خود حضورِ پُرنور کی بارگاہِ عالی مین حاضر کیا۔ خادم نے
بمجرد شرفِ زیارت کو تعبیرِ رویاء صادقہ واشارتِ پُربشارت عالمِ منام کی اپنے دلِ نیاز منزل مین
حاصل کر کے بزبانِ حال نغمہ سرا ہوا ؎ حاشا کہ دلم از تو جدا خواہد شد * یا با کسِ دیگر آشنا
خواہد شد * از مہر تو بگسلد کرا دارد دوست * وز کوے تو بگذرد کجا خواہد شد ؎
نہ داغِ دل عجائب لالہ زارے کردہ ام پیدا * ز اشکِ خون فشان رنگین بہارے کردہ ام پیدا *

الغرض تا قیام مقام دہلی ہر روز حضور پُرنور کی خدمت مین حاضر ہوتا رہا بعد حضور اقدس قدس سرہ
سے استدعا شرف بیعت کی کی جناب والا نے بکمال بندہ نوازی اقبال فرما کر زمرہ خدام مین منسلک
فرما کر طریق خاندانی تعلیم فرمایا خاکسار ذرہ بمقدار کا معمول تھا کہ بعد نماز ظہر کے خدمت والا مین حاضر
ہوتا تھا - جناب مستطاب بشفقت مرشدانہ والطاف مربیانہ نظر مہربانی و عین عنایت سے خادم کو
سرفراز فرمایا کرتے تھے - ایک مرتبہ بعد نماز جمعہ کے کہ اس وقت اکثر مریدان عقیدت مند و مسترشدان
صدق پویندہ و ارباب حوائج و رؤساء شہر حاضر خدمت تھے مین بھی حسب معمول حاضر ہوا کثرت حضار
محفل فیض منزل سے قریب جناب والا کے جگہ بیٹھنے کی نہ تھی متصل صحن مسجد کے استادہ ہو کر
آداب و تسلیمات بجا لایا حضور پُرنور نے جواب سلام سے ممتاز فرما کر حسب عادت شریفہ استفسار
حال نہ فرمایا - میرے دل نیاز منزل مین خیال اس امر کا ہوا کہ واللہ اعلم خادم سے کچھ نسبت داب طریق
تعلیم جناب والا مین تقصیر و تغیر واقع ہوئی ہے کہ جسکی وجہ سے جناب مستطاب نے خلاف معمول
کلام فیض التیام سے سرفراز نہین کیا انھین وسواس لاطائل مین مبتلا محفل سے اوٹھکر مکان پر گیا
اور بحالت حزن و ملال شب کو سو رہا بعالم خواب یہ واقعہ عبرت افزا معلوم ہوا کہ مین ایک بیابان
وسیع مین متصل مسجد کے کہ رفعت و بلندی مین مثل جامع مسجد کے ہے استادہ گریہ و زاری کرتا
ہون ناگاہ ایک بزرگ صورت میرے قریب تشریف لائے اور کہا کہ عبدالرزاق اسقدر کیون
روتے ہو - مین نے عرض کیا کہ تمنائے تقبیل اقدام حضرت مرشد برحق مقبول ملک العلام
کے نالہ و زاری کرتا ہون فرمایا کہ تم میری ہمراہ آؤ - مین تمکو شرف ملازمت سے مستفیض کراؤن
مین نے عرض کیا کہ مین بعذر شرعی مسجد مین حاضر نہیں ہو سکتا اسی اثنا مین دیکھا کہ تمام جنگل
آب رحمت سے پُر ہے اور ایک مقام خاص مین پانی بکثرت جمع ہے مین نے غسل کیا اور معیت
جناب موصوف کی مسجد مین آیا دیکھا کہ اکثر بزرگان اولوالعزم فرش مسجد پر باادب بیٹھے ہین

اور حضور پرنور قدس اللہ سرہ ایک منبر بلند پر رونق افروز ہین خادم بشرف پابوسی وتقبیل اقدام میمنت
التزام سمت چپ پایۂ منبر کے حاضر ہوا حضور اقدس نے بعین عنایت وچشم مکرمت قریب منبر کے بلا کر ایسی
توجہ خاص مبذول فرمائی کہ جملہ شکوک اور اوہام ہباءً منثورا ہو گئی خواب سے بیدار ہو کر شکر حق بجالایا
اور وقت معمولی پر حاضر خدمت فیضدرجت ہوا حضور نے تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ عبدالرزاق یہ فقیر بفضل
العزیز المنان مریدین ومتوسلین خاندان سی ہرگز غافل نہین الحق ونعم ما قال ؎ پیر اگر حاضر
است وغائب ٭ بالیقین از مرید آگاہ ہست ٭ دستِ پیر از غائبان کوتاہ نیست ٭ دست او
جز قبضۂ اللہ نیست ٭ تمکو مناسب ہے کہ اپنے طریق خاندانی علے الخصوص نماز تہجد سے غفلت
نکیا کرو اللہ جلشانہ متہجدین کی اپنی کلام پاک مین تعریف فرماتا ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع
یدعون ربہم خوفاً وطمعاً ومما رزقناہم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا
یعملون ۔ حق سبحانہ تعالی ہر روز آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور انوار تجلیات
بندگان متہجدین کو عطا فرماتا ھے وہ وقت خاص اجابتِ دعوات ودفع حاجات ورفع درجات
وعطاء نعمای الٰہی ہے جو بندہ اُسوقت بخضوع قلب وحضور دل جناب الٰہی سے دعا کرتا ھے
مُرادات دارین سے کامیاب ہوتا ھے **کاتب الحروف** خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق
والیقین عرض کرتا ھے کہ یہ کلمات ہدایت سمات حضرت جدی ومرشدی انار اللہ برہانہ کی موافق
ان احادیث مرویۃ الصحاح کے ہین کہ جنکو صاحبِ مشکوۃ المصابیح نے مشکوۃ مین نقل کیا ہی
عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء
الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعنی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفر
لی فاغفر لہ متفق علیہ وعن جابر قال سمعت النبی صلعم ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم
یسأل اللہ فیہا خیرا من امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ رواہ مسلم وعن ابی امامۃ

قال قیل یا رسول اللہ ای الدعا اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوٰۃ المکتوبات رواہ الترمذی
آمدم بر اینکہ پھر ارشاد ہوا کہ حافظ عبدالرزاق تم نماز تہجّد سے غافل نہ رہا کرو یہ وقت کمال قبولیت
کا ہے - کاتب الحروف کہتا ہے کہ حافظ عبدالرزاق احقر سے کہتے تھے کہ یہ کلمات ہدایت سمات
حضور مرشد برحق قدس سرّہ کی زبان مبارک سے سنکر بعزم بالجزم ارادہ کیا کہ آج سے ضرور نماز تہجّد
کی پڑھا کرونگا چنانچہ اوسی روز وقت خواب کی بارادہ نماز تہجّد آفتابہ آب اور جائے نماز قریب بالین کے
رکھکر سورہا چونکہ مجھکو پہلے سے عادت نماز تہجّد کی نہ تھی وقت معہودہ پر بیدار نہوا حضور پُر نور نے
بقوت تصرف بعالم خواب وقت معہودہ پر ارشاد کیا کہ عبدالرزاق تہجّد کا وقت ہوگیا ہے میں اُسی
وقت خواب سے بیدار ہوا مگر غلبۂ خواب سے غافل ہوگیا پھر حضور پُر نور نے ارشاد کیا کہ عبدالرزاق تہجّد
پڑھ خادم کمین بشامت نفس وکسل طبیعت پھر سو رہا تیسری مرتبہ حضور پُر نور نے غصّہ سے ارشاد کیا
کہ عبدالرزاق تہجّد پڑھ - مین ترسان ولرزان لاحول واستغفار پڑھتا ہوا اوٹھا اور حوائج ضروری
سے فراغت پاکر نماز تہجّد ادا کی دوسرے روز حسب معمول خود حاضر خدمت ہوا تبسّم فرماکر ارشاد کیا ایسی
غفلت نہین چاہیے **ازانجملہ** غلام فخرالدین صاحب مُرید جناب مستطاب کی راقم سے بیان کرتے
تھے کہ ایک مرتبہ جناب والا نے ارشاد فرمایا کہ غلام فخرالدین تہجّد کی نماز پڑھا کرو خادم نے عرض کیا
کہ حضور غلبۂ خواب سے اس وقت خاص پر بیدار نہین ہوسکتا اگر حضور کی توجہ سے وقت خاص
پر بیدار ہوجاؤن تو کچھ بعید نہین ارشاد ہوا کہ فلان عمل پڑھکر باوضو سونا انشاء اللہ العزیز وقت معہودہ
پر بیدار ہوجاؤگے موافق ارشاد کے وہی عمل پڑھکر سویا کچھ اثر نہوا دوسرے روز جب حاضر خدمت ہوا
ارشاد کیا کہ تم بے وضو سوئے تھے آج باوضو وطہارت کامل آرام کرنا بارشاد فیض بنیاد اوس روز
باوضو وطہارت کامل سویا وقت معہودہ پر جناب مستطاب نے بنفس نفیس بصورت مثالی تشریف
فرمائی کلبۂ احزان ہوکر خاکسار کو بیدار کیا **ازانجملہ** باایام عرس معدن قدس حضرت قدوۃ الحجاز

جناب سید محمود بحار نور اللہ مرقدہ کے مرزا غلام فخر الدین صاحب پر ایک واقعہ کرامت آما ایسا واقع
ہوا کہ جس سے اظہار کمال مرتبت و علو درجت و قوت تصرف و انکشاف جناب عرفان مآب کا روشن
و آشکار ہوتا ہے واضح و لائح ہو کہ ایک سال تاریخ ۲۶ ماہ صفر کو حضور پر نور بوجہ انحراف عناصر فیض
مآثر کے عرس شریف مین تشریف فرما نہوئے راقم اثم کو بانتظام محفل شریف بھیجکر سعادت سرمدی سے
مشرف کرایا بعد ایصال ثواب و تقسیم تبرک کے مرزا صاحب موصوف نے راقم اثم سے رخصت چاہی راقم
نے کہا کہ مرزا صاحب اس شب تاریک مین آپکو اور آپ کے فرزند کو تکلیف ہوگی آپ صبح کو بعد فاتحہ روز کے
چلے جانا مرحوم نے کہا کہ میرا مکان عرب سرائے مین ہے اس مقام متبرک بلکہ اس بیابان مین بیشتر اوقات
اتفاق آمد و شد کا رہتا ہے علاوہ ازین اسوقت اکثر صاحبزادگان بارگاہ عالی حضرت سلطان المشائخ
جناب محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ و دیگر اشخاص حاضر بارگاہ موصوف کی جانیوالے ہین مین بمعیت اونکے
اپنے مکان پر با آسائش پہونچ جاؤن گا راقم نے کہا جیسے مرضی آپکی - مرزا صاحب مع فرزند خود رخصت
ہو کر روانہ ہوئے تھے کہ اثناء راہ مین ایسی سخت آندھی آئی کہ بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض وہ
شب تاریک راہ ظلمت سے بدرجہا فوقیت لیگئی باوجود مصاحبت یار و اغیار کے کثرت خاک و تیرگی
افلاک و تصادم تندباد سے نشیب و فراز مین اصلا امتیاز نرہا اور تمام ہمراہی متفرق و پریشان ہو کر
سر بصحرا ہوئے - اس بیابان مین مع فرزند خود ایسے حیران و سرگردان ہوئے کہ بیان اسکا حیز امکان
سے خارج ہے - الغرض مرزا صاحب کہتے تھے کہ مجھکو بصدق عقیدت حضرت مرشد برحق ہادی انام کی
ذات ملکی صفات سے امید قوی تھی کہ ایسے اوقات مین بیشتر مجھ بیکس کے حال زار پر توجہ خاص و عنایت
مخصوص مبذول فرمایا کرتے ہین اسوقت بھی بالقاء ربانی یہی خیال ہوا کہ حضور کی ذات پاک سے
استغاثہ کریے چنانچہ علی الفور جناب مستطاب کی صورت اطہر و پیکر مطہر اپنے دل صدق منزل میں

میرا ہاتھ پکڑ کر راہ راست پر رہنمائی فرمائی مین مع فرزند خود باعانت باطنی وامداد معنوی حضرت
مرشد برحق کے اپنی مکان پر پہونچگیا ولنعم ماقال فی المثنوی ؎

قوّت از قوت حق مے زہد	نز عروق کز حرارت مے جہد
این چراغ شمس کو روشن بود	نز فتیل وپنبہ وروغن بود
ہمچنین این قوت ابدال حق	ہم زحق دان نز طعام واز طبق
جسم شان راہم ز نور اسرشتہ اند	تار زروح واز ملک بگذشتہ اند

ازانجملہ سید علی حسین شاہ صاحب کچھوچھوی راقم اثم سے بیان فرماتے تھے کہ جب مین اوّل بار
دہلی مین آیا اکثر ارباب دہلی سے کیفیت وسعت اخلاق وکمال عرفان جناب والا کی سُنکر باشتیاق
ملازمت وتمنای زیارت بعد نماز عصر کے کہ حضور پرنور اسوقت ختم و پنج آیت خوانی مین مصروف ومراقب
تھے حاضر خدمت ہوا حضار محفل صدق منزل آیات قران مجید ورکوع فرقان حمید نوبت بنوبت
پڑھتے تھے ۔ مین بھی شریک جلسۂ مقدسہ ہوا اور خیال کیا کہ مین یہاں کی معمولات سے محض ناآشنا
ہون اگر کچھ واقفیت رکھتا تو شریک ثواب قرأت ہوکر سعادت حاصل کرتا اسی اثنا مین ایک
قاری نے بعد ختم سورۂ فاتحہ کے بسم اللہ شروع کی جناب مستطاب نے باشراق باطن وادراک مافی الضمیر
چشم مبارک وا کرکے فرمایا کہ خاموش صاحبزادۂ کچھوچھوی پڑھینگے بایمای فیض انتمای جناب
سامی کے مین نے الم شروع کی اثناء قرأت مین خیال اس امر کا ہوا کہ ماکان محمدؐ بھی مین پڑھون
کسی قاری نے ماکان محمدؐ شروع کیا حضور پرنور نے منع فرماکر مجکو اشارہ فرمایا ۔ بعد ماکان محمدؐ کے
پھر مجھے خیال ہوا کہ درود تاج کی بھی اگر اجازت پاؤن تو پڑھون کہ حضور اقدس نے درود تاج پڑھنے
کی ہدایت کی مین نے درود تاج پڑھا الغرض بعد ختم کے دولت ملازمت وسعادت مکالمہ سے مشرف
ہوکر مقر خوارق وکشف اتم جناب والا مناقب کا ہوا اور تا اقامت مقام دہلی ہر روز حاضر بارگاہ عالی

ہوتا رہا از انجملہ جناب موصوف حاضر خدمتِ فیضدرجت ہوئے اور کیفیت فیضِ عام بہر خاص و عوام ملاحظہ کر کے بزبانِ خیال عرض رسان ہوئے کہ اگر پیشگاہِ بندگان عالی سے اِس خاکسار کو وردِ دعاے سیف الرحمن کی اجازت ہو تو کمال سرفرازی و بندہ نوازی ہے جناب قبلہ و کعبہ نے بکشفِ صادق واشراق تام کسی دوسرے شخص سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کو بعض ارباب حاجت بخیل و بی فیض کہتے ہین حاشا و کلا یہ فقیر کسی کی محرومی و ناکامی کا خواہان نہین مگر جبتک حضرت غوث الورٰی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات سے اجازت نہین حاصل کرتا کسیکو نہ داخلِ سلسلہ کرے اور نہ کوئی دعا وغیرہ تعلیم کرے شاہ صاحب نے بہزار عجز و نیاز بزبان قلب عرض کیا کہ اس فقیر کے لیئے بھی حضرت سلطان الاقطاب غوث الورٰی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے اجازت لیجیے حضور نے بصفاے ضمیر منیر راقم اثم سے ارشاد کیا کہ محمد عمر سید صاحب کا نام مع ولدیت لکھ لو خاکسار نے بتعمیل ارشاد نام سید صاحب کا لکھ لیا دوسرے روز وقتِ اجلاس مسندِ ارشاد کی قبل حاضری سید صاحب کے دیگر حضار محفل فیض سے فرمایا کہ کچھوچھہ کون مقام ہے وہان کے شاہ صاحب آئے ہین اون کیلیے فقیر نے اجازت ادعیۂ خاندانی کی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے لیلی ہے جب شاہ صاحب حاضر خدمت بابرکت ہوئے حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب یہ فقیر بارشاد واجب الانقیاد جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دعاے سیف الرحمن و دعاے حیدری و حزب البحر و قصیدۂ غوثیہ و قصیدۂ بردہ کی اجازت دیتا ہے سید صاحب نے کہا ؎ کاسۂ چشم حریصان پُر نشد ✻ تا صدف قانع نشد پر دُر نشد ✻ حضور اس فقیر کو بوجہ کشاکشِ سفر و عدم تعیین مکان اسقدر مہلت نہین کہ جملہ ادعیۂ خاندانی کو ورد کر سکے حضور پُر نور نے فرمایا کہ فقیر نے بقاعدۂ مخصوصۂ خاندانی آپکو اجازت دی از انجملہ حضرت معزی الیہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ یہ خاکسار مع چند خدام والا تبار کے دربار عمالی مین جناب مقبول کردگار کے حاضر تھا کہ ایک عورت فاحشہ بمدعاے خود حاضر ہوئی اور صف نعال

مین مبتھیکر بکمال الحاح عرض حال کرینلگی حضور پُر نور نے بوسعت اخلاق وشفقت تام ایک تعویذ لکھکر اوسکو دیکر ارشاد فرمایا کہ یہ فقیر آپ کیواسطے ماحضر درویشانہ حاضر کرے وہ عورت سخت ندامت اور شرمساری سے سرفرو ہوئی اور عذر معذرت کر کے رخصت ہوئی۔ سید صاحب بیان کرتے تھے کہ مجھکو اوسوقت یہ خیال ہوا کہ جناب مستطاب نے جو خُلق واخلاق بحال اس عورت فاحشہ کو فرمایا ہے حضار محفل قدس منزل سے کسی شخص پر اسقدر شفقت وعنایت مبذول نہین فرمائی۔ جناب مستطاب نے بادراک مافی الضمیر بعض حضار بارگاہ عالی سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ یہ عورت فاحشہ اس فقیر سے فضل وبہتر ہے۔ ہم لوگ اپنی عبادت وزہد ریاضت پر ایسے نازان ہین کہ انما الاعمال بالخواتیم سے بالکل غافل و ہذا للجنۃ وہذا للنار ولا ابالی و پیرایہ صدق ہو بتمامہ عاطل ہین اور یہ عورت باوجود ارتکاب معصیت وجرائم کے اللہ سبحانہ سے خائف وترسان ہے حق سبحانہ تعالی کو عجز وانکسار مرغوب وغرور واستکبار نامحبوب ہے۔ فقیر کو بلکہ ہر صاحب دانش وتمیز کو لائق وسزاوار ہے کہ حسن خاتمہ وخیریت عاقبت پر نظر رکھکر قطعاً ویقیناً کسی کو بُرا نہ سمجھے ولنعم ما قال السعدی علیہ الرحمۃ ؎ بس بزرگی ہمچو ماہ زخجلت سیہ شود ✤ بس قد ہمچو تیر زہیبت کمان شود ✤ بس شخص مینواکہ وراز علو قدر عشرت سرا جنت اعلی مکان شود الیضاً ؎ درکم زخویشتن بحقارت نظر مکن ✤ گر بہتری بمال بگوہر برابری ✤ امروز غرۂ بفصاحت کہ در حدیث ✤ ہر نکتہ را ہزار دلائل بیاوری ✤ فردا فضیح باشی در موقف حساب ✤ گر علتے نگوئی و عذرے نیاوری ✤ حضور پر نور کے ان کلمات نصائح سمات کو کہ بکشف صحیح واشراق تام بتنبیہ اس ناکام کے ارشاد فرمائے تھے بگوش عبرت نیوش سنکر سخت نادم وشرمسار ہوا ازانجملہ مولا بخش باشندہ مقام کیرانہ مرید جناب والا بیان کرتے تھے کہ خادم نے خدمت والا مین عرض کیا کہ میرے برادر معظم میان کریم بخش عارضہ بخار سے علیل ہین اگر پیشگاہ بندگان عالی سے حکم محکم صادر ہو تو مکان پر جاکر اون کی عیادت کر آؤن حضور نے سکوت

فرماکر مراقبہ کیا بعدہ ارشاد فرمایا کہ ہان جاؤ اونکی زندگی مین مکان پر پہونچ جاؤگے مین مایوس ہوکر
اُفتان وخیزان منزل طے کرتا ہوا چہارشنبہ کو مکان پر پہونچکر اون سے مُلاقی ہُوا جمعہ کے روز بھائی
صاحب بلقضاء الٰہی فوت ہوگئے ازانجملہ نامبردہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ بعد نماز مغرب کے
کہ حضور پُرنور بمعمول خود بعد نوافل کے مُراقبہ کیا کرتے تھے خادم بشرف زیارت حجرۂ مسکونہ بالائے مسجد ہم
جاکر پسِ پُشت بیٹھ گیا حضور نے بکشفِ صادق بجلسۂ مراقبہ ارشاد کیا ع امن تذکر جیران بذی سلم
خادم نے بعجز و نیاز وادب عرض کرکے حسب اشارت فیض بشارت قصیدۂ بردہ سُنایا ازانجملہ میر محفوظ علی
صاحب بیان کرتے تھے کہ مین عرصہ سے بیکار تھا عسرت وفلاکت سے تنگ ہوکر مستغیثانہ بدربار فیض آثار
حضرت مرشد برحق قدس سرہ کے حاضر ہوکر عرض رسان ہوا کہ اگر پیشگاہ بندگان عالی سے حکم ہو تو الور مین
تلاشِ معاش جاؤن فرمایا کل جواب دونگا دوسرے روز ارشاد ہوا کہ الور جاؤ خدا مالک ہے کچھ قدرے
فائدہ حاصل ہوجائیگا بعد اجازت کے خاکسار سواری کی تلاش کرتا رہا تا بشراکت دو تین آدمیون کے
کرایہ کی کفایت ہو۔ اسی اثنا مین دو ہفتہ گذر گئے ایک روز بعد نماز ظہر کے حاضر خدمت فیض موہبت
ہوا ارشاد فرمایا کہ تمکو کوئی سواری نہین ملی ورنہ ابتک واپس بھی آجاتے خاکسار یہ کلمہ سُنتے ہی
نہایت پریشان ہوا اور دست بستہ عرض کیا کہ حضور مین بتلاش روزگار جاتا ہون سیاحی کرنے نہین
جاتا جناب والا نے سکوت فرمایا خادم نے بھی بپاس ادب کچھ عرض نکیا۔ بعد چندروز کے سواری بکفایت
ملی مین الور مین پہونچا جس شخص سے کہ مجکو اُمید توسّل کی تھی اُنھون نے بعنایت خود مبلغ ۵۰
روپیہ عطا فرماکر رخصت کیا بصدق ارشاد والا اسقدر فائدہ حاصل ہوا اور بے نیل مرام اپنے مکان
پر عرصہ دو ہفتہ مین واپس آیا ازانجملہ میان احمد بخش مُرید جناب والا کے راقم سے بیان کرتے تھے
کہ خاکسار ایکبار عرض رسان ہوا کہ اگر ملتزمانِ دربار عالی سے اجازت ہو تو مال تجارت قریب پانصد ۵۰۰
روپیہ کے رام پور لیجاؤن حضور نے بکشف صادق وانکشاف تام ارشاد فرمایا کہ ہان جاؤ تین روپیہ کا

مال فروخت ہوئیگا۔ خادم کو پراگندگی خاطر سے سخت تشویش ہوئی اور عرض کیا کہ خاکسار کا سفر کرنا
بالکل بیکار ہے فرمایا کہ مرادآباد مین تمام مال فروخت ہوجائیگا حسب ارشاد عالی باطمینان خاطر میں مرادآباد
مین گیا او نفع تجارت سے بہرہ مند ہوا چند روپیہ کا اسباب باقی تھا کہ نفس نے اس امر پر آمادہ کیا
کہ رامپور جاکر حضور مرشد برحق قدس سرہ کو ظہور صدق ارشاد کو اعلام و یادگار برادران طریقت کا کیجے
چنانچہ مین رامپور گیا اور کئی روز تک وہان مقیم رہا صرف تین روپیہ کا مال فروخت ہوا وہان سے
مع الخیر واپس آکر شرف پابوسی سے مشرف ہوا ازانجملہ میر سید محمد صاحب خلف الصدق جناب
میر شرف الدین صاحب مرحوم بیان کرتے تھے کہ خاکسار بحضور جناب قبلہ و کعبہ نور اللہ مرقدہ کے حاضر ہوکر
عرض پیرا ہوا کہ میرا ارادہ ہے کہ بتلاش معاش ٹونک کو جاؤن جناب والا بکشف صادق و مکاشفہ صحیحہ
مژدہ کامیابی و نوید بہبود سے مشرف فرماءین حضور پرنور نے بعد مراقبہ کے ارشاد فرمایا کہ میر صاحب
تم ٹونک کو نہ جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگے۔ میر صاحب قبل از امتناع جناب مستطاب کے قصد سفر
کا کرچکے تھے بمقتضای ع قضائی نبشتہ نباید سترد ؛ دوسرے روز بحصول رخصت حاضر خدمت
عالیدرجت ہوئے حضرت قبلہ و کعبہ نے فرمایا کہ میر صاحب دو روز کے بعد برخوردار محمد حیات کا عقد نکاح
ہے آپ شریک دعوت ولیمہ ہوکر تشریف لیجائیے گا میر صاحب بپاس ادب انکار نکر سکے رخصت ہوکر
عازم سفر ہوئے اتفاقاً اوسروز ریل چلی گئی دوسرے روز پھر گھر سے چلے اوسروز بھی ریل نملی حضور
پرنور قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر کیفیت عرض کی جناب مستطاب نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ کل
کے روز بعد تناول طعام دعوت ولیمہ کے تشریف لیجانا چنانچہ دوسرے روز بعد امتثال امر وارشاد
عالی ریل مین سوار ہوکر ٹونک کو گئے عرصہ دس ماہ تک تلاش روزگار مین سعی اور کوشش کی بجز
تضیع اوقات و رنج و تردد کے کچھ حاصل نہوا بعد عرصہ مسطورہ کو بے نیل مرام دہلی کو واپس آئے
ازانجملہ میر صاحب موصوف بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میری اہل خانہ کی طبیعت علیل ہوئی شدت

اعتلال و تغیر حال سے اُمید زیست منقطع ہوگئی جناب حکیم بدرالدین خان صاحب اور حکیم اکبر علی خان صاحب بہ تشخیص خود علاج و مداوا مین مصروف تھے مگر صورت بہ معلوم ہوتی تھی والدہ صاحبہ نے بمعائنہ این حال مایوس ہوکر فرمایا کہ سید محمد یہ وقت امداد باطنی و اعانت معنوی حضرت مرشد برحق کا ہے تو حضرت کی خدمت مین جاکر استدعا کر حسب الحکم قریب نصف شب کی حاضر آستانہ عالی ہوا اور عرض حال کیا حضور پُرنور نے بکشف صادق و انکشاف صحیح مژدۂ صحت یابی سے خوشوقت کیا و بتسکین خاطر فاتر بنفس نفیس مع حضار محفل فیض منزل کے دعا صحت فرمائی اور مکرر نوید نشاط افزا سے مسرور کر کے رخصت کیا خاکسار جسوقت مکان پر آیا مریضہ کو صحت ہونی شروع ہوئی اور چند روز مین بالکل صحیح و سالم ہوگئی از انجملہ مولا بخش مرید جناب والا کے بیان کرتے تھے کہ مجکو عرصہ تک بخار آیا ہر چند اطباء یونانی سے علاج کرایا صورت صحت کی معلوم ہوئی ناچار آیا و بخدام والامقام جناب مقبول ملک العلام کے مستغیث ہوا۔ حضور پُرنور نے سکوت فرماکر ارشاد کیا کہ حکیم احسن اللہ خان صاحب کا علاج کرو بذریعہ رقعہ فیض مرقومہ کے حکیم صاحب کا علاج شروع کیا بعض اشخاص نے مجھسے کہا کہ مولا بخش تمکو دق ہوگئی ہے مین افسردہ خاطر حضور والا کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض حال کیا جناب مستطاب نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ تمکو دق نہین علاج بالکل چھوڑ دو اور فلان آیت قرآن مجید کی پڑھو اور پانی پر دم کر کے پی لیا کرو اللہ تعالیٰ صحت دیگا۔ بارشاد والا اوس آیت کو چند روز پڑھا اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی از انجملہ علی جان سپاہی بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ مین نے عرض کیا کہ حضور خادم کی تنخواہ کم اور خرچ زیادہ ہے میرے بڑے افسر نے اقرار سفارش ترقی تنخواہ کا کیا ہے حضور بھی دعا فرمائین کہ میری ترقی ہوجاوے۔ حضور نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ بے حکم آلہی کوئی امر ظہور مین نہین آسکتا تمھاری ترقی بہت کم ہوگی۔ مین مایوس ہوا جب افسر نے میرے لیئے سفارش کی حرف

ایک روپیہ کی ترقی ہوئی۔ بعد عرصہ کے خادم نے پھر عرض حال کیا حضور نے فرمایا اب وقت
آگیا ہے یہ فقیر بھی دعا کریگا۔ بعد ایک ہفتہ کے یہ خاکسار بمشاہرہ دس روپیہ کے مقرر ہوگیا
ازانجملہ مرزا مرتضیٰ بیگ صاحب مُرید جناب والا کے بیان کرتے تھے کہ ایکبار خادم نے عرض کیا
کہ جس سررشتہ مین مین ملازم ہون بالفعل دو اسامی باضافہ تنخواہ موجود ہین اگر پیشگاہ بندگان
عالی سے اجازت ہو تو ایک اسامی کی اپنے لیئے درخواست کرون بعد مراقبہ کے ارشاد کیا کہ مرزا صاحب
اس معاملہ مین سعی نکرو حسب ارشاد عالی مین نے سعی نہین کی مگر دل مین خیال اس امر کا رہا کہ جناب
والا نے باوجود اضافہ تنخواہ کے نہین معلوم کس حکمت مخفیہ کی وجہ سے منع فرمایا ہے اتفاقاً
بعد ایک سال کے وہ دونون اسامی تخفیف مین آگیئن اوسوقت اس خاکسار کو حکمت حکم امتناعی
جناب مستطاب کی معلوم ہوئی **ازانجملہ** شیخ قادر بخش صاحب مرید جناب مستطاب قدس سرہ
کے راقم سے بیان کرتے تھے کہ میرا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس آتا قبل قیام فرودگاہ کے
حضور پُرنور کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر تقبیل اقدام و شرف تلثیم عتبۂ فلک مرتبہ سے مشرف
ہوتا تھا ان ایام مین مین لدھیانہ سے آیا تھا حسب معمول ہمراہ حافظ سعد اللہ مرحوم کے حاضر
بارگاہِ عالی ہوا بعد شرف زیارت کے دو روپیہ خدمت مین نذر کیئے حضور پُرنور نے خلاف معمول
انکار کیا مین کمال افسردہ خاطر ہوا اور خیال کیا کہ واللہ اعلم ان روپیون مین کیا شبہہ ہے جو
حضور نے بکشف صادق دریافت فرماکر قبول نہین فرمائے۔ مین نے میان غلام صابر سے
کہا کہ غلام صابر اسوقت مجکو ایک روپیہ قرض حسنہ کہین سے لادو مین ادا کردونگا چنانچہ اوسی
وقت ایک روپیہ قرض حسنہ لیکر حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس مین پیش کیا حضرت نے قبول فرمایا اور
حجرۂ بالائے مسجد مین بُلاکر ارشاد فرمایا کہ قادر بخش اپنے مرشدون کو مال مشترک بلا استیذان
شریک نذر نہین کیا کرتے فقیر کو زمانہ سن تمیز سے آج تک اللہ جلشانہ نے بالفضل خود حق غیر و مال

... اور آیندہ بھی انشاء اللہ بفضلہ تعالی مضمون و
مامون رہونگا خاکسار حضور کے ارشاد سے اوسی وقت متنبہ ہوا کہ فی الواقع ان دونون روپیونمین
میرے شریک کا حق شامل تھا جناب والا نے بصفائے ضمیر اسکا اظہار فرمایا کمال خجالت سے
سرفرو ہوا اور بعہد واثق تعہد کیا کہ آیندہ انشاء اللہ العزیز کبھی بزرگ کی خدمت مین سیما بحضور
خدام والا مقام کے کوئی چیز کہ جسمین حق غیر شامل ہو کبھی پیش نکرونگا ازانجملہ نامبردہ بیان
کرتے تھے کہ مین ۲۸ ماہ رمضان المبارک کو حاضر خدمت فیضدرجت ہوکر عرض رسان ہوا کہ آجکل
کثرت کاروبار سے اسقدر مہلت نہین کہ سونی پت مکان پر جاؤن مگر ارادہ دلی یہ ہے کہ کل کے
روز اگر رویت ہلال نہو تو تاریخ ۳۰ کو سونی پت چلا جاؤن بنابر صدور حکم دارشاد والا حاضر خدمت
ہوا ہون حضور نے فرمایا کہ قادر بخش اللہ تعالی نے بانعام خود ایک روزہ معاف فرمایا ہے
تم کل ہی مکان پر جاؤ حسب الحکم رخصت ہوکر ۲۹ کو علی الصباح روانہ ہوا اتفاقاً او سروز سونی پت
مین رویت ہلال نہوی مجکو جناب والا کے ارشاد پر یقین تھا کہ ۲۹ کو رویت ہلال نہوگی مگر بحکم شرعی
تاریخ ۳۰ کو روزہ رکھا بعنایت اللہ العزیز قبل دوپہر کے دہلی و دیگر قصبات سے اسناد و اخبار
رویت ہلال کی آئین چنانچہ اوسی وقت روزہ افطار کیا اور عید ہوئی ازانجملہ نامبردہ کہتے تھے
کہ ایک مرتبہ خادم نے عرض کیا اگر حضور اجازت فرمائین تو خادم کا ارادہ ہے کہ بمعیت شرکار
خود پنجاب کو جاکر مال تجارت خریدون حضور نے سکوت فرماکر مراقبہ کیا بعدہٗ فرمایا کہ پنجاب کو نجاؤ
پورب کی طرف جاؤ ورنہ نقصان ہوگا خاکسار کو حضور کے فرمان عالی پر یقین کامل تھا مگر مصلحت
شرکا سے مجبور ہوکر پنجاب کو گیا بجز نقصان اور تضیع اوقات کے کچھ حاصل نہوا ازانجملہ مرزا
غلام فخر الدین مرید جناب والا کے کاتب الحروف سے بیان کرتے تھے کہ عید کے روز خادم بشرف
زیارت حاضر خدمت اقدس ہوا بعد عرصہ کے مرزا حسین بیگ مدح خوان بھی بشرف پابوسی

حاضر ہوئے حضور نے جیب مین سے چند فلوس نکالکر فرمایا کہ حسین ہیگ عیدی لو مجکو یہ وسوسہ
ہوا کہ مین تو ان سے پہلی آیا تھا مجکو نہ عنایت ہوئی ۔ حضور نے بصفائے قلب اس شبہہ کو دریافت فرما کر
جیب مین ہاتھ ڈالا اور ارشاد کیا کہ غلام فخرالدین خفا کیون ہوتے ہو تم بھی عیدی لو کاتب
الحروف خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین عرض رسان ہے کہ حضور پُرنور جدّی و مرشدی
انار اللہ برہانہ کا معمول تھا کہ عیدین کو علاوہ داد و دہش روزانہ کے بعض بعض مُریدون و اقارب
وعشائر کو عیدی عطا فرمایا کرتے تھے اور روزمرہ کے سخاوکرم کا یہ حال تھا کہ کوئی مسافر و سایل
بارگاہِ عالم پناہ سے محروم نجاتا ہر شخص کو بقدر حیثیت نقد و جنس ہمیشہ بندگان عالی سے عنایت
ہوا کرتا تھا ۔ بعض مشایخان صورت پرست حضور کی اس بذل و عطا کو محمول بہ عملِ تسخیر وہمزاد و کیمیا
کیا کرتے تھے استغفر اللہ ولاحول قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ نہین خیال کرتے کہ واصلان الی اللہ
وعارفان باللہ بُشرای راحت افزای من لہ المولی فلہ الکل ۔ بفیض مبدء فیاض مفاتیح
خزائن مخفیہ و مقالید مرکوزات آلہیہ پر ایسے متصرف ہوتے ہین کہ بحکم قادر ذوالجلال اگر آن واحد
مین عطائے نعمائے بے انتہا و آلاء لاتعد و لاتحصی سے سائلین وطالبین کو مالا مال فرماوین تو
درست و بجا ہے وسالکان راہ سلوک و رہروان طریق معنوی کو اگر طرفۃ العین مین منزلِ مقصود
پر پہنچاوین تو حق و سزاوار ہے چنانچہ حکایات قوّتِ تصرف اولیاء عظام کی کُتب معتبرہ مین
مذکور ہین اس مقام ارادۃ الاختصار مین صرف ایک ہی حکایت پر کہ جسکو حضرت شیخ المحققین محدّث
دہلوی ؒ نے کتاب اخبار الاخیار مین درج فرمائی ہے حیطۂ تحریر مین آتی ہے **حکایت** نقل است
کہ روزے خواجہ معین الدین را وقت خوش بود فرمود ہر کس ہر چہ خواہد بگو بخواہد کہ ابواب اجابت
مفتوح است یکی دُنیا بخواست و دیگرے عُقبیٰ ۔ روی بجانب شیخ حمید الدین کرد کہ تو میخواہی دُنیا
و عُقبیٰ معزز و مکرم باشی گفت بندہ را خواستے نباشد خواست خواست مولی است تعالی بعد ازان

سعدی بجانب خواجہ قطب الدین آورد و ہمین کلمہ را فرمود عرض کرد کہ بندہ را اختیار سے نیست ہرچہ شود اختیار شماست - خواجہ بعدازان فرمود التارک للدنیا والفارغ عن العقبی سلطان التارکین حمید الدین الصوفی - ازان روز او را سلطان التارکین لقب آمد انتہی حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ من القیوم مثنوی شریف مین فرماتے ہین - اشعار

ھر کہ خواہد از تو از یک تا ھزار	دست در زیر حصیرت کن برار
ہین زگنج رحمت بے مر بدہ	در کف تو خاک گردد زر بدہ
ھر چہ خواہندت بدہ منیش ازان	داد یزدان را تو بیش از بیش دان
در عطا مانہ تحیر و نہ کم	نے پشیمانی نہ حسرت زین کرم
دست زیر بوریا کن ای سند	از برائے روی پوش چشم بد
پس ز زیر بوریا پر کن تو مشت	وہ بدست سایل بشکستہ پشت
بعد ازین از اجر ناممنون بدہ	ھر کہ خواھد گوہر مکنون بدہ

آمدم بر اینکہ بعض کج منشان خُردہ بین نے اس قسم کے وساوس ہی یعنی حضرت مرشد برحق قدس اللہ سرہ کی یہ بذل و عطا بوجہ عمل تسخیر ہمزاد و کیمیا وغیرہ کے ہے خاکسار ننگ خاندان کو مبتلا کیا احقر نے اوّلاً بجواب معقول قایل کیا مگر مقتضائے بشریت سے یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ حضور پُر نور سے کسی وقت اس امر کو دریافت کرنا چاہیئے چنانچہ ایک روز بعد نماز عشا کے عرض کیا کہ حضور نے بالطاف مربیانہ و عطاف مرشدانہ خادم ننگ خاندان کو جملہ معمولات خاندان سے سرفراز فرمایا ہے مگر ایک امر کہ جسکو بعض مریدان عقیدت مند و حضار محفل فیض منزل ہی خاکسار نے سُنا ہے نہین معلوم کہ حضور نے کس مصلحت سی مخفی و مستتر رکھا ہے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ وہ کیا ہے خادم نے عرض کیا کہ عمل دست غیب و کیمیا و ہمزاد - غصہ ہوکر فرمایا کہ جو تم سی کہتا ہے

غلط کہتا ہے یہ فقیر سوائے عمل واشغال و ذکر الٰہی کے کسی چیز کو بہتر نہیں سمجھتا جو چیز کہ بذریعہ ہمزاد کے حاصل ہوتی ہے اسکا کھانا حرام ہے۔ ہاں بعض اعمال اس قسم کے ہیں کہ جنکی وجہ سے ملایکہ من جانب اللہ مقرر ہوتے ہیں وہ بتاثیر اُس عمل کے بامر الٰہی خزائن مخفیہ غیبیہ سے بقدر ضرورت حاضر کرتے ہیں اس میں ہو اگر خود کھاوے اور کسی کو بھی کھلاوے تو کچھ مضایقہ نہیں ہاں یہ عمل اس فقیر کو نہیں آتا ورنہ تجھسے میں کبھی دریغ نکرتا۔ خاکسار ساکت ہوا اور بیقین کامل معلوم کیا کہ جو کچھ حسب خواہش وصدق ارشاد والا علی الفور موجود ہو جاتا ہے محض بخرق عادت وقوت تصرف بواسطہ کسی انسان کے یا بواسطہ اُن مردمان غیبی کے کہ تحت حکم محکم ومنقاد واجب الاذعان کے تھے چنانچہ وہی لوگ وقت تحمل جنازہ شریف کے موجود تھے اور بعد دفن کے غائب ہو گئے تھے بذریعہ ان لوگوں کے حاضر ہوتا تھا چند حکایات بصدق ایمنی درج اوراق ہوتی ہیں کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ حضور پرنور قدس سرہ کو عمل ہمزاد کا معلوم تھا اور بعض شائقین کو تعلیم بھی فرمایا تھا چنانچہ وے لوگ تا تحریر رسالہ ہذا بقید حیات ہیں۔ زمانہ سابق ہیں کہ حضور پرنور اوایل عمر میں مسند ارشاد پر اجلاس فرما ہوئے تھے ان ایام میں اس قسم کے اعمال کی تعلیم بعض اشخاص کو فرمائی تھی میں بعد جب کثرت شغل واشغال وذوق ذکر الٰہی کا ہوا اور متوسلین خاندان کو توجہ و القا و طریق تعلیم فقر وعرفان کا شایع فرمایا اس روز سے شوق اعمال کا ترک کیا نہ کبھی اس قسم کے اعمال کی تعلیم ہوئی و نہ بنفس نفیس مرتکب اس امر کے ہوئے واللہ اعلم بالصواب وہ واقعات بطریق ہمزاد کے تھے یا محض تصرف ذات والاصفات کی یا بذریعہ موکلات غیبیہ کے کہ تحت حکم محکم ومنقاد فرمان واجب الاذعان کے تھے بعض واقعات جو مریدان بعقیدت توامان کے روبرو واقع ہوئے احقر بر روی کار لاتا ہے۔ مرزا غلام فخرالدین مرید جناب والا کے بیان کرتے تھے کہ ایکمرتبہ بعد نماز عشا کے چند خدام حاضر تھے کہ ایک خادمہ بادیہ شیر وبرنج کا لیکر آئی

حضور نے تبرکاً اس مین سے قدرے تناول فرما کر حاضرین کو عنایت فرمایا جب وے لوگ
کھا چکے فرمایا کہ الٰہی بخش تمنے تمام عمر اپنی تحصیل عملیات مین صرف کی کچھ حاصل بھی ہوا یا نہین
الٰہی بخش بہرے نے عرض کیا کہ مجھے کچھ حاصل نہین ہوا تبسم فرما کر پنکھے سے بادیہ کو ڈھانپ دیا
بعد تھوڑے عرصہ کے پنکھا اوٹھایا وہ بادیہ روپیون سے پُر پایا حضور نے فرمایا کہ یہ مال حلال
ہے اسمین سے دو روپیہ کی شیرینی تقسیم کردو چنانچہ دو روپیہ عطا کرکے پنکھا ڈھانک دیا وہ روپیے
دفعتہً غائب ہوگئے ازانجملہ مولوی شاہ عبدالغفور صاحب یوسف پوری بیان کرتے تھے
کہ ایک مرتبہ وقت روانگی وطن بعد نماز صبح کے بطلب رخصت حاضر خدمت ہوا حضور نے وقت
اجازت کے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ بیل پر سوار ہونگے تھوڑا کھانا بطریق نہار شکنی کے
کھا لیجیے ہرچند خادم نے عذر کیا مگر حضور نے قبول نفرمایا اور ایک طباق گرم قبولی کا دریچہ
موضع وضو سے نکالکر عنایت کیا مجکو تعجب ہوا کہ یہان کوئی شخص موجود نہین ہے یہ طعام
تر و تازہ اسوقت کہان سے آیا بپاس ادب کچھ عرض نکر سکا اور نہار شکنی کرکے رخصت ہوا ازانجملہ
ایک مولوی صاحب پورب سے بنابر شرف زیارت حاضر خدمت ہوئے حضور نے باخلاق کریمانہ آپکو
مکان پر فروکش کرایا عرصہ تک مولوی صاحب آستان عالی پر حاضر رہے حضور پُرنور کا معمول تھا کہ
بعد درس قران مجید کے مولوی صاحب سے دفتر اردو مثنوی شریف کا سنا کرتے تھے جسروز مولوی
صاحب اپنے مکان پر رخصت ہوکر جانے لگے موقع وقت پاکر کتاب کو خفیہ اپنے ہمراہ لے گئے
حسب معمول جب حضور نے اُسکا ملاحظہ کرنا چاہا کتاب نہ پائی۔ خدام سے جو حاضر خدمت تھے تلاش
کرائی مگر کہین پتہ نملا۔ جناب والا نے بکشف صادق ارشاد کیا کہ کتاب آجائیگی تم تلاش نکرو
دوسرے روز بعد درس قران مجید کے ایک خادم سے فرمایا کہ کتاب طاق مین رکھی ہے لے آؤ جب

کے پاس موجود ہے فرماتے تھے حضور پرنور قدس اللہ سرہ العزیز کہ اس زمانہ مین لوگون کو شوق عمل ہمزاد کا ہے اکثر اشخاص اس فقیر سے بھی دریافت کرتے ہین مگر یہ فقیر کسی کو تعلیم نہین کرتا ایک بزرگ میر محمدی صاحب بتاشون کی گلی مین رہتے تھے عمل ہمزاد کا کیا کرتے تھے ایکمرتبہ اُن کے احباب نے کہا کہ میر صاحب اسوقت شکبنہ کو جی چاہتا ہے اگر آپ بزورِ عمل کہین سے منگا کر عنایت فرمادین تو کمال نوازش ہو۔ میر صاحب نے اوسی وقت بقوتِ عمل ایک ہانڈی شکبنہ پختہ کی منگوا کر ہدیۂ احباب کی اِسی اثنا مین ایک زن خاکروب محلہ اُفتان وخیزان آئی اور کہا میر صاحب میری ہانڈی اسوقت چولھے پر سے غائب ہوگئی ہے مدد کیجیے تمام لوگ خندہ زن ہوئے اور ہانڈی اُس عورت کی حوالہ کی۔ اِن ایام نکبت انجام مین بعض لوگون کو خیال حرام وحلال کا نہین ہے صرف کرشمہ وطلسم باغوای خلق حاصل کرکے رجوع انام کرتے ہین او نقص ایمان ومسئلت روز عدل وداد سے بالکل بیخوف ہین۔ اللہم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔

کاتب الحروف عرض رسان ہو کہ ایک مرتبہ حافظ عبداللہ صاحب کوہ والے جناب قبلہ وکعبہ کی خدمت اقدس مین ایک درویش رمضان شاہ کو کہ عمل ہمزاد مین مشاق تھا اپنے ہمراہ لائے حضور پرنور نے صورت درویشانہ دیکھکر بحسن اخلاق خاطر ومدارات کی حافظ صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ شخص اپنے فن مین بڑا کامل ہے حضور نے سکوت فرماکر اشارہ اِسکی اظہار کمال کا کیا رمضان شاہ نے بعمل ہمزاد چند روپیہ مختلف سکون کے منگوائے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ تمنے بوسیلہ ہمزاد شیطان کے منگوائے ہین جو مال غیر ہے اِسکا کہانا او کھلانا شرعاً ممنوع ہے رمضان شاہ نے بمقتضاء الکریم یقیس علی نفسہ بخیال خام حضور پرنور کے اظہار کمال کے ارادہ کیا جناب مستطاب نے بکشف صادق اسکے مافی الضمیر کو دریافت کرکے ایسا غصہ کیا کہ چشمان فیض توامان سرخ ہوگئین اور فرمایا کہ یہ فقیر اسکو حرام جانتا ہے۔ مجکو اللہ تعالیٰ نے بافضالہ وبرکت پیران عظام کو دولت

لازوال والنعام ہای صوری ومعنوی سے مالامال فرمایا ہے رمضان شاہ ہیبت جلال ذات والا سے
ترسان ولرزان رخصت ہوا بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ نامبردہ حافظ عبداللہ صاحب کا سَو روپیہ سے
زیادہ نقصان کر کے کسی سمت کو چلا گیا - ایک شخص نتھن شاہ بنابر شرف پابوسی واظہار کمال
خود حاضر خدمت ہوئے اور دعوی ساخت کیمیا کا کیا حضور نے تبسم فرما کر ایک تولہ سیماب منگوا کر
اونکو دیا نتھن شاہ نے اوسیوقت سیم خالص بنا کر نذر کی حضور نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ تمھارے
پاس اکسیر ہے اوسکے ذریعہ سے لوگون کو اپنا کمال دکھا کر مطیع ومنقاد کرتے ہو نامبردہ نے عرض کیا
کہ خادم برضا ورغبت چاہتا ہے کہ یہ نسخہ خدمت والا مین عرض کرون تا بذریعہ اس کے گوشۂ خاطر
عاطر خدام والا مقام سے فراموش ہون فرمایا کہ یہ فقیر اسکو پسند نہین کرتا - فقرائے طریقت وعرفائے
حقیقت کی نظر فیض اثر کو کیمیا سمجھتا ہون ؎ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند * آیا بود کہ
گوشۂ چشمے بما کنند * نامبردہ حضور سے رخصت ہوا بعد عرصہ کے مسموع ہوا کہ پنجابیون مین
سے ایک شخص کے سَو روپئے لیکر فرار ہو گیا - آمدم بر سر سخن حضور پرنور جدی ومرشدی
انار اللہ برہانہ وقدس اللہ سرہ کو جو مراتب عالیہ ومقامات متعالیہ اللہ جلشانہ نے عطا
فرمائے تھے اور ذات گرامی کو مظہر اُن کرامات وخوارق کریمہ کا کیا تھا - اگر جملہ خوارق بوارق
کشف تام کہ جو بجال متوسلین خاندان وحضار محفل فیض منزل کو باوقات مختلفہ وانواع شتی
صادر ہوئے ہین سلک تحریر مین منسلک کیجاوین تو ایک دفتر ضخیم وکتاب فخیم فراہم ہووے
حرزاً عن الطوالت وخوفاً للاطناب انھین چند حکایات صدق آیات پر اکتفا کر کے بعض واقعات
قوت تصرف وزور باطن کے باظہار علو درجت وازدیاد عقیدت مقران فضل وکمال ارباب
کمالات کی صفحۂ قرطاس پر احقر بروی کار لاتا ہے بر طبایع ہدایت مطالع ارباب صدق وصفا

جناب مستطاب معلی القاب قدس سرہ کی گردش دور دوار سے ایسے گرفتار بلای عظیم ہوئے کہ تمام کاروبار خراب ہوگیا اور ہزارہا روپیہ کا قرض اُن کی ذمّہ عاید ہوا - قرضخواہوں نے اونکی گرفتاری ومحبوسی کے لیئے وارنٹ جاری کرائے - نامبردہ ایک روز مضطرب الحال اُفتان وخیزان بدربار فیض بار حضرت مرشد برحق مقبول بارگاہ لم یزلی کے حاضر ہوکر بدیدۂ اشکبار سر عجز ونیاز قدم فیض شیم پر رکھکر ملتجی ہوئے - اشعار از غزل مفتی غلام سرور ؎

کیجے کرم کہ اب ہم بیدست وپا ہوئے ہین	لیجے خبر کہ عاجز مفلس گدا ہوئے ہین
جتنے تھے یار اپنے اغیار بن گئے ہین	جو آشنا تھے اپنے نا آشنا ہوئے ہین
پُرسانِ حال کب ہے تم بن ہمارا کوئی	عقرب ہمارے حق مین سب اقربا ہوئے ہین
مایوس ہوکے سب سے باحال زار واتبر	حاضر تمھارے در پر اے پیشوا ہوئے ہین

جب حضور نے آہ وزاری بصد بیقراری اِس غمدیدہ کی ملاحظہ فرمائی بشفقتِ مربیانہ والطاف مُرشدانہ آبدیدہ ہوکر کلمات تسلی سمات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے اِس عقیدت کیش نے قدم فیض شیم سے سر نہ اوٹھایا - یکایک بحر مواج ولایت جوش زن ہوا وبحالت جذب قوت تصرف ارشاد فرمایا کہ "قادر بخش سر اُٹھا بحر رحمت الٰہی متموج ومتلاطم ہے - کوئی تمکو گرفتار نہیں کرا سکتا اگر کوئی تمکو مقید کرادے قیامت مین اِس فقیر کا دامن گیر ہونا - مگر ادای قرض مین سرگرم رہو کہ عذاب الدین سے اللہ جلشانہ محفوظ رکھے - یہ فقیر تا انفصال مقدمہ تمھارے ہمراہ ہے" نامبردہ نے اس قسم کی کلمات تصرف سمات بگوش عقیدت نیوش سُنکر سر اُٹھایا و باطمینان خاطر وتسلی رُخصت حاصل کی حضور پُرنور قدس سرہ نی باقرار خود عرصۂ تین ماہ تک ہر ایک سفر وحضر مین بعالم خواب میان قادر بخش کو بپیکر سراپا اطہر کو اسطرح نمایان فرمایا کہ کمر بستہ - چہرہ مبارک سُرخ وجبین

[illegible] حضرت مرشد برحق انار اللہ برہانہ نے نامبردہ نے
بعد عرصۂ مذکور کے بارِ قرض سے سبکدوشی حاصل کی اور معاملہ داد و ستد و خرید و فروخت کا
پھر جاری کر کے شکریہ بذل توجہات جناب ولایت مآب کا ادا کیا **ازانجملہ** میان قادر بخش
صاحب بیان کرتے تھے کہ ایکمرتبہ معاملہ داد و ستد مین بعض ارباب کلکتہ سے قضیہ نامرضیہ واقع
ہوا وہ لوگ بشرارت خود آمادۂ فساد ہوئے خادم نے حضور فیض گنجور سے عرض حال کیا جناب مستطاب
نے سکوت فرماکر ارشاد کیا کہ یہ فقیر دعا کریگا۔ بعد چند روز کے جب زیادہ فساد ہوا وے لوگ مستعد
نالش کرنیکو ہوئے خاکسار نے خدمت مین خدام والامقام کے کیفیت گذشتہ بیان کی اور خواستگار
اس امر کا ہوا کہ کلکتہ کی آمد و شد مین علاوہ خرچ اوقات کی زیرباری کرایہ کی ہوگی اگر بتوجہ موجہ جناب
والا کے وہ لوگ خود دہلی مین آکر فیصلہ کرلین اور عدالت تک نوبت نہ پہونچے تو کمال بندہ
نوازی ہو۔ حضور پرنور نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ قادر بخش اس فقیر نے کئی بار دعا کی مگر مشیت الٰہی
مین ابھی توقف ہے آج شب کو یہ فقیر پھر دعا کریگا۔ نامبردہ نے زیادہ اصرار سے عرض کیا حضور
نے سرنگون ہوکر توجہ خاص سے اوسیوقت پھر دعا فرمائی بمقتضاے ع اجابت از درِ حق بہرِ
استقبال می آید۔ معاً درِ اجابت وا ہوا اور نتیجہ توجہ باطنی و قوتِ ولایت کا سائل کو حاصل
ہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ قادر بخش رنج مت کرو اللہ جلشانہ نے دعا قبول فرمائی وے لوگ
خود دہلی مین آکر فیصلہ کرلین گے بصدق ارشاد والا وے لوگ دہلی مین آئے اور حسب منشاء خادم
کے فیصلہ کر کے کلکتہ کو چلے گئے و نعم ما قال فی المثنوی المعنوی۔ **اشعار**

ھر کہ جویا شد بیابد عاقبت	مایہ اش درد ست و اصل مرحمت
ھر کجا دردے دوا آنجا رود	ھر کجا فقرے نوا آنجا رود
ھر کجا مشکل جواب آنجا رود	ھر کجا پستی است آب آنجا رود

رَو بدین بالا و پستیها بدَو	تا شوی تشنه حرارت را گرو
تا سقاهم ربهم آید خطاب	تشنه باش الله اعلم بالصواب

از انجملہ نامبردہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضور پُرنور قدس اللہ سرہ نے احقر کو کمال شفقت و الطاف مربیانہ سے ارشاد فرمایا کہ قادربخش جیسا کہ حضرت یعقوب علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک قمیص بحفظ جان عطا فرمایا تھا یہ فقیر اپنی کلاہ بحفظ وامن تمکو دیتا ہے اسکو بحفاظت تمام اپنے پاس رکھنا۔ کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ اوس کُلاہ کی خاکسار نے زیارت کی تھی اوسپر دو شعر رشتہ ریشمی سے دوختہ تھے ؎ کلاہ خسروی و تاج شاہی * بہر کَل کے رسد حاشا و کلّا * دوسرا شعر راقم کو یاد نہین رہا **الغرض** وہ عطیہ حضور سر و چشم پر رکھکر یہ خیال کیا کہ دیکھئے مشیت الٰہی سے کس بلاءِ ناگہانی مین مبتلا ہوکر ببرکت اس کلاہ شریف کی نجات ملتی ہے۔ ہر سفر و حضر مین بحفظ خود اپنے ہمراہ رکھتا تھا۔ اتفاقاً بعد عرصہ کئی ماہ کے سفر پنجاب کا ہوا اُن ایام مین قوم ہنود مین تقریب میلہ ہردوار کی تھی گاڑی مین سواریاں اس کثرت سے بھری ہوئی تھین کہ مسافرون کو سخت تکلیف تھی جب ریل قریب دریاے بیاس کے پہونچی واللہ اعلم کیا صدمہ ہوا کہ گاڑیاں اولٹ گئین تمام لوگ صدمۂ انقلاب سے سراسیمہ و پریشان ہوے۔ خاکسار بحسن توجہ حضرت مرشد برحق و تبرک کلاہ شریف کی صحیح و سالم گاڑی سے باہر آگیا کسی قسم کی زحمت و تکلیف خادم کو نہین پہونچی **از انجملہ** جب حضور پُرنور قدس اللہ سرہ ایام بلوۂ غدر مین بارشاد واجب الانقیاد حضور پُرنور جناب سرور کائنات صلعم قدم مبارک مین تشریف فرما ہوکر عرصہ کئی سال تک قیام فرما رہے اہل بلوہ جسقدر کہ اسباب مکان پر موجود تھا مع زوج کواڑ داخلی و خارجی حجرہ و الماری کے تاراج کرکے لیگئے بعد عرصہ

مسجد مین تشریف لائے مسجد و حجرہ کو ویران دیکھکر سکوت فرمایا بعد چند روز کے حضرت اقدس

کی قوتِ تصرّف و جذبِ صادق سے جن لوگون نے وہ کواڑ لیئے تھے حاضرِ خدمت ہوئے اور

بہزار عجز وانکسار جوڑیان کواڑکی بندگان عالی کیخدمتمین پیش کرکے مستدعی عفو تقصیر کے ہوئے حضور نے

تبسّم فرماکر ارشاد کیا کہ اس فقیر کو ان کواڑون کی ضرورت تھی اللہ تعالی نے بافضالہ عنایت

فرمائی اور جو اسباب کہ اس فقیر کا گیا ہے اوسکی یہہ فقیر خواہش نہین رکھتا۔ صرف اللہ جلشانہ کا

نام کافی ہے **ازانجملہ** علی جان سپاہی مُرید جناب والامناقب کی بیان کرتے تھے کہ خادم ہمیشہ

بنا بر شرف زیارت حضور پُرنور کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوتا تھا اتفاقاً ایک بار حجرۂ بالاے مسجد

پر کہ جنابِ والا اوسوقت یادِ الٰہی مین مستغرق تھے بلا اجازت وارشاد بآداب تمام بیٹھ گیا جب

حضور کو افاقہ ہوا اور خادم کو بیٹھا ہوا پایا بحالتِ جذب ارشاد کیا کہ علی جان یہہ وقت ہماری

یادِ الٰہی کا ہے اسوقت تم نہ آیا کرو خیر اسوقت تم آگئے آیندہ خود ہی نہ آسکوگے مجھکو سخت اندیشہ

ہوا کہ دیکھیے اس خفگی کا کیا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے ترسان و لرزان رخصت ہوکر چلا گیا۔ جب پہرا دینے

کے واسطے کھڑا ہوا یکایک افسر نے آکر کہا کہ علی جان تمکو اس دروازہ پر کتنا عرصہ ہوا مین نے

عرض کیا کہ گیارہ سال سے متعین ہون افسر نے معاً حکم دیا کہ آج ہمنے تمھاری تبدیلی سونی پت

کو کی چنانچہ اوسی روز بحکم حاکم مین سونی پت چلا گیا **ازانجملہ** نامبردہ بیان کرتے تھے کہ

منشی علی نواز کا لڑکا ایسا سخت بیمار ہوا کہ اُمید زیست کی منقطع ہوگئی منشی صاحب نے کہا کہ علیجان

تم حضرت قبلہ و کعبہ کیخدمت بابرکت مین جاکر عرض حال کرو حسب الحکم حضور اقدس کی خدمت مین

حاضر ہوا اور کیفیت بیان کی حضور نے متبسم ہوکر فرمایا کہ علی جان تمھارے ہاتھ مین کیا ہے

مین نے عرض کیا کہ یہہ ڈنڈا ہے بحکم سرکار ہر ایک سپاہی اپنے پہرے کیوقت ہاتھ مین رکھتا ہے

والا مین نے امتثال امر کیا بعون اللہ العزیز و توجہ موجہ جناب والا کے لڑکے کو صحت ہو گئی ۔

ازانجملہ بیان علاؤالدین مدح خوان شاگرد جناب مستطاب کے بیان کرتے تھے کہ بایام حاضر باشی خدمت خدام والا مقام ایک مرتبہ میرے فم معدے مین ایسا درد ہوا کہ زحمت درد سے مثل ماہی بے آب طپان و بیقرار تھا حضور پُرنور نے یہ کیفیت ملاحظہ فرما کر تجویز خود عرق گلاب و نمک گرم کر کے پلایا قدرے تخفیف ہوئی تھی کہ ارشاد فرمایا کہ علاؤالدین کھانا کھاؤ گے۔ خادم نے عرض کیا کہ حضور ابھی درد سے صحت نہین ہوئی کھانا کیونکر کھا سکتا ہون تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ تمھارے اس مرض کی دوا اللہ سبحانہٗ عطا فرماتا ہے اس فقیر کی ناک مین مرغ پلاؤ کی خوشبو آتی ہے ابھی اثنا مین ایک شخص طبق مرغ پلاؤ کا نہایت لذیذ و روغنی لیکر حاضر خدمت ہوا حضرت قبلہ و کعبہ نے مجھکو باصرار تمام کھلایا فوراً وہ درد رفع ہو گیا و نعم ماقال فی المثنوی المعنوی ؎

هرچہ آید پیش ایشان خوش بود	آب حیوان گردد ار آتش بود
زهر در حلقوم شان شکر بود	سنگ اندر راه شان گوهر بود
جملگی یکسان بود شان نیک و بد	ازچہ باشد این ز حسن ظن بود

کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ جملہ واقعات تصرفات حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ سے ایک واقعہ مرزا ناصر الدین صاحب مرید باعقیدت جناب مستطاب کا ایسا کرامت آمیز حیرت خیز ہے کہ جسکے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب مریدان عقیدت توامان بادنیٰ توجہ حضرت والا کے ایسے رفیع الشان ہوئے تو خاص ذات فیض اختصاص جناب مستطاب کی اگر جامع جمیع حسنات مظہر خصایل مرضیہ و مصدر شمایل رضیہ کی ہو تو کچھ بعید نہین ۔ چنانچہ وہ حکایت فیض آیت لکھی ہے مرزا ناصر الدین بیگ صاحب باشندہ شہر دہلی ساکن حویلی مرزا بدل بیگ خان مرحوم قبل شرف عتبہ بوسی

والسلاک زمرۂ خدام کے بمقتضای صحبت ابنای جنس سے بفحوای غرّاے ٥ صحبت صالح ترا
صالح کند ÷ صحبت طالح ترا طالح کند ÷ ایک عورت فاحشہ پر عاشق ہوے وبانجاح مرام خود بارگاہ
عالم پناہ حضرت قدوۃ العرفا نور اللہ مرقدہ کے حاضر ہوے حضور نے بمعائنۂ حال ہدایت اشتمال
بمقتضای تعرفہم بسیماہم زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب کیونکر تشریف لاے
مرزا صاحب نی عرض حال کیا حضور فیض گنجور نے کمال تحمّل وغایت حلم سے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب
اللہ جلشانہ کا عشق حاصل کرو کہ تمام جہان تمھاری اطاعت وانقیاد کو اپنا فخر سمجھے اور خلاق الانس
والجن تم سے راضی وخوشنود ہو مرزا صاحب نے ایک آہ سرد کھینچ کر عرض کیا کہ یہی ہدایت فرمایئے
حضور پُر نور نے تبسّم فرماکر بتصرف خود اُن کے قلب کو کہ کثافت ہواے نفسانی سے پُر تھا ایسا منقلب
فرمایا کہ لوث وساوس سے بالکل پاک وصاف ہو گیا وباسباب ظاہر اُنکو نقش حُب عنایت کرکے رخصت
کیا مرزا صاحب جسوقت اوس عورت کی مکان پر گئے وہ عورت خود اون کے حُسنِ صورت پر عاشق ہوئی
مرزا صاحب پہلے ہی حضرتِ والا کے پرتوِ نظر فیض اثر سے شُستہ وپاک ہو چکے تھے بالقاے ربّانی
وہدایت ازلی بفحواے صدق انتماے یَہدِی اللّٰہُ لِنُورِہٖ مَن یَّشَاءُ - یہہ خیال پیرامون حال ہوا کہ
فی الواقع جو حضرت نے ارشاد فرمایا تھا وہی امر حق ہے من لہ المولے فلہ الکل - بجذب صادق وفرط
عشق کشان کشان درگاہ والا پر حاضر ہو کر مستدعی بیعت ومتصدّر راہ سلوک کے ہوے حضور پُر نور نے
بعد لا ونعم کے سلک خدام مین منسلک فرمایا اور طریق خاندانی واشغال واوراد معمولی تعلیم فرمائے
مرزا صاحب ایسی مجاہدہ ومرتاض تھے کہ شب وروز ولیل ونہار یاد کرد گار مین مصروف رہتے تھے
بتوجّہ موجہ جناب مستطاب کے چند روز مین راہ سلوک طے کر کے عمدۂ اخوان طریقت وزبدۂ خُلّان
حقیقت سے ہوے حضور پُر نور نے اُنکا لقب حیدری شاہ رکھکر ممتاز کیا چنانچہ جناب موصوف

سرہ کی خدمت بابرکت مین جو ارباب اغراض دنیوی حاضر ہوتے تھے اُن کے کُل حالات بلاعرض کیفیت بالمشافہ اظہار کردیتے تھے حضور پُرنور نے ایکمرتبہ ارشاد کیا کہ حیدری شاہ اللہ جلشانہ عالم الغیب ہی فقیر صاحب عرفان کو چاہیئے کہ بمقتضائے تخلقوا باخلاق اللہ واستر کما ستر اللہ الیاس۔ مخلوق خدا کی پردہ دری نکرے اور اپنے کشف سے اُن کے درپئے عیب جوئی کے نہو اس فقیر کی محفل مین بیٹھکر تم مخلوق خدا کا افشاء راز کرتے ہو جو شخص جس غرض کو بیان کرے اگر موافق شرع شریف کے ہو اُسکے اعانت کرو والا قول حسن وسخنان شایستہ سے اوس کو نصیحت کرو فرماتے تھے حضور پُرنور اس فقیر کے ارادتمندون مین کوئی شخص ایسا صاحب کشف نہین مگر افسوس کہ یہ شخص بامر تقدیری وحکم ازلی اس حالت پر رہ نہین سکینگا عنقریب اسکو جنت ہوجائیگی حضور پُرنور نے بعد تعلیم شغل واشغال کے ادعیہ واوراد خاندانی کے چلہ کرنیکا حکم فرمایا چنانچہ ناہرد نے متعدد چلے ادعیہ وغیرہ کے کیئے منجملہ اُن کے ایک چلہ بارشاد جناب والا بدرگاہ حضرت شاہ بڑے صاحب قدس اللہ العزیز کے کرنا چاہا حضرت قبلہ وکعبہ نے بپاس خدمت وانتظام امور متعلقہ اربعین کے سکندر علی شاہ کو ہمراہ کیا۔ شاہصاحب نے چلہ شروع کیا بعض واقفان حال نے حضرت ظل سُبحانی مہتمم سلطنت اسلامی سلطان **ابو ظفر بہادر شاہ** سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ سے بیان کیا کہ اس مقام برکت التیام مین ایک درویش باصفا از خادمان حضرت حافظ صاحب قبلہ وکعبہ کے باداے اربعین عزلت نشین ہوئے ہین۔ چونکہ حضرت والا کو فُقراء طریقت وعرفاء حقیقت لاسیما حضرت جدی ومرشدی علیہ الرحمۃ سے کمال عقیدت تھی شاہ صاحب کو کئی بار طلب فرمایا شاہ صاحب نے ملاقات سے انکار کیا ایکروز حضرت ممدوح بنفس نفیس حکیم احسن اللہ خان صاحب کو ہمراہ لیکر درگاہ شریف مین تشریف لائے شاہ صاحب نے ملاقات نہین کی اور سلیم پور کو جاکر لب دریا زاویہ نشین ہوکر اتمام اربعین مین مصروف ہوئے

منشی عنایت علی ساکن خورجہ سکار پور پل پر داروغہ تھے شاہصاحب سے آکر کہا کہ ان ایام مین کثرت بارش سے دریا طغیانی پر ہے آپ یہان سے چلے جائیے شاہصاحب نے ہرچند اونکو منع کیا مگر داروغہ نے قبول نہین کیا اور بزور و تعدّی اونکو اُٹھا دیا شاہصاحب سکندر علیشاہ کو ہمراہ لیکر حضرت قدوۃ الابرار میران شاہ عبد اللہ قدس سرہ کی بارگاہ عالی مین حاضر ہوکر اداے اربعین مین مشغول ہوئے۔ بتصرّف شاہ صاحب کے پل شکستہ ہوگیا اور داروغہ بھی موقوف کیا گیا اور جُرمانہ اوسکے ذمہ عائد ہوا بعد چلّہ کے شاہصاحب جریدہ و تنہا شہر الور مین پہونچے اور عرصہ تک قیام پذیر رہے جب اونکے خوارق و تصرف کا وہان شہرہ ہوا ایک رئیس صاحب جاہ کی بی بی نے فرزند کی استدعا کی شاہصاحب نے اون کے لیئے دعا کی اللہ جلشانہ نے فرزند عطا کیا۔ اُن رئیس کی دوسری بی بی کو بہت رشک ہوا اور بالحاح و تضرّع شاہصاحب سے درخواست کی کہ اُسکا لڑکا مرجائے شاہصاحب نے حالتِ جذب مین کہا کہ لڑکا مرجائیگا۔ بقضاے الٰہی وہ لڑکا فوت ہوگیا۔ اُن رئیس نے جب یہ کیفیت سُنی درپئے اونکی ایذا کے ہوا شاہ صاحب وہان سے خفیہ فرار کرکے دہلی مین حضور کی خدمتِ اقدس مین حاضر ہوئے اور سرگذشت بیان کی حضور نے غصّہ ہوکر فرمایا کہ حیدری شاہ تو اس فقیر کو بدنام کریگا۔ من بعد باجازت و ارشاد جناب والا کے حضرت قدوۃ المجاذیب سید محمود بہار قدس اللہ سرہ کی بارگاہ عالی مین حاضر ہوئے اور ارادہ اداے اربعین کا کیا۔ حضور پُرنور نے عشرت علی خادمِ درگاہ کو اونکی خدمت و انصرام امور متعلقہ اربعین کی مامور فرمایا۔ ایکروز قبل از اختیار عزلت خادم مذکور سے کہا کہ عشرت علی میری بکری کہ جسکو مین نے محبت و اُنس سے پرورش کیا ہے تا ایام اربعین اوسکو بحراستِ خود اپنی بکریون کی ہمراہ چراگاہ مین چرایا کرو مین بعد چلّہ کے تمہارا حقِ خدمت ادا کردونگا نامبردہ نے بپاس اخوۃ طریقت اوسکو اپنی نگرانی مین رکھا شاہ صاحب عزلت نشین ہوئے بعد چند روز کے بصدق ارشاد واجب الانقیاد

جناب مستطاب کی شاہصاحب کو بسبب بے احتیاطی بعض شرائط کے آثار رجعت نمایان ہوگئے تھے
کہ اونھین ایام مین بکری شاہ صاحب کی بقضائے الٰہی مر گئی عشرت علی نے کہا کہ شاہ صاحب آج
شب کو آپکی بکری مر گئی شاہ صاحب بسبب رجعت کے از خود رفتہ ہو چکے تھے بغیظ و غضب کہنے لگے
کہ آج تیری سب بکریان مر جائینگی چنانچہ اوسی شب کو چالیس بکریان اوسکی مر گئین خادم مذکور بعد دید
اینحال افتان و خیزان حضور جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کیخدمت اقدس مین حاضر ہوا اور عرض حال
کیا حضور پرنور نے آبدیدہ ہوکر فرمایا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید - اور ارشاد کیا واصبر ان اللہ
مع الصابرین - بعد تسلی و تشفی کے ارشاد فرمایا کہ عشرت علی جبتک تو نہ جیگا یہ فقیر اوسکے قصور سے
درگذر نکریگا - بعد چند روز کے حضور نے بقوت تصرف و زور باطن شاہصاحب کو دہلی سے خارج کیا
عرصہ ہفت یا ہشت سال تک کوہ و بیابان مین لیل و نہار مجنون وار سرگردان رہے بعد عرصہ مذکور کی
اونکی اہلیہ حضور پرنور کیخدمت مین حاضر ہوئین بعجز و انکسار و الحاح بیشمار خواہان اونکی عفو تقصیر کی
ہوئین حضور پرنور آبدیدہ ہوئے اور اقرار ان کے عفو تقصیر کا کر کے عشرت علی کو بلایا فہمایش کر کے
اونکی تقصیر عفو کرائی و بقوت تصرف بلا ارسال خط شاہصاحب کو مقام بے نام و نشان سے طلب
فرمایا شاہصاحب اسی کیفیت مین سرمست حاضر بارگاہ عالی ہوئے اور تقبیل اقدام سے شرف حاصل
کیا حضور پرنور نے فرمایا حیدری شاہ ایک چلہ اس فقیر کے پاس رہو انشاء اللہ العزیز رجعت دفع
ہو جائیگی شاہ صاحب نے اقبال نکیا اور بعد چند روز کے قصبہ فریدآباد مین گئے اور وہین بقضائے
الٰہی فوت ہوئے حضور پرنور کو کمال رنج و قلق ہوا اور ارشاد کیا کہ اس فقیر کے ارادتمندون مین
کوئی ایسا ریاضت کش و مجاہد نتھا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے **فرماتے تھے** حضور پرنور قدس اللہ
سرہ کہ بعض ادعیہ مین اسقدر احتیاط ہوتی ہے کہ بایام اربعین اگر کوئی امر خلاف شرائط چلہ
کے واقع ہوتا ہے معاً قاری ورد کو نقصان پہونچتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسکی درپے

نقصان ہوتا ہے تو اوسکو بھی ایذا و تکلیف پہونچتی ہے یہہ فقیر قبل ایام بلوۂ غدر کے حجرۂ مسکونہ
مین زکوٰۃ قصیدۂ بردہ کی ادا کرتا تھا۔ ایک درویش حلیم شاہ نے کہ اس فقیر سے بعیت رکھتا
تھا باغوای کسی شخص کی گوشت گاؤ کا سقف حجرۂ مسجد پر رکھ دیا بحکم آلہی مکان مین آگ لگی عرصہ
تین روز تک وہ آگ مشتعل رہی تمام مکان مع اسباب جل گیا۔ نامردہ جبوقت گوشت رکھکر بھاگا
بعنایت غیبی بام سقف سے ایسا بے اختیار گرا کہ ساق پاؤ ٹوٹگئی جب عرصہ تین روز تک آتش زبانہ خیز و شعلہ
انگیز رہی اور کوئی تدبیر اوس کی فرو ہونیکی معلوم نہین ہوئی حضور پرنور نے بقوت تصرّف قریب
منبر مسجد کے تین ضرب اِلّا اللّٰہ کی مارین وہ آتش بالکل فرو ہوگئی **کاتب الحروف**
عرض کرتا ہے کہ حلیم شاہ کو خاکسار نے دیکھا تھا ہفتہ عشرہ مین حضور کیخدمت مین حاضر ہوتا تھا
جناب والا بوسعتِ اخلاق اوسکی خاطر و مُدارات فرماکر وقت رخصت کی دو پیسے عنایت کرتے تھے
ازانجملہ مولوی محمد حیات صاحب رامپوری گویا تخلّص نواب اصغر علی خان صاحب کے مکان پر فروکش
ہوئے اور ایک لڑکا حسین وجمیل کہ مولوی صاحب کو اُس سے انس طبعی تھا وہ لڑکا حضور کی مسجد مین
نماز پڑھنے آتا تھا اور بعد نماز کے مثل دیگر خُدام کے عرصہ تک حاضر خدمت فیضدرجت رہتا مولوی
صاحب نے اپنی خام خیالی سے اسکو حاضری خدمت سے منع کیا لڑکے نے نہ مانا اور وقتاً بعد وقت نماز
کو آتا رہا مولوی صاحب نے کوئی عمل بہ نیت ایذا رسانی جناب مستطاب کی شروع کیا قبل نصف شب
کے کہ حضور اوسوقت لبستر استراحت پر آسودہ تھی اثر اس عمل کا جسم اطہر پر اس طرح معلوم ہوا کہ گویا
تمام جسم مین زنبور نیش زنی کرتے ہین حضور پرنور نے بکشف خود اس احوال سے اطلاع پاکر بقوت
تصرف اوسی وقت ایسا خیال کیا کہ مولوی صاحب بعد نیم شب کے بیت الخلا مین گرے اور
تمام جسم انکا نجاست سے آلودہ ہوگیا اور بامداد غیبی بلا اطلاع احدے از الناس تمام فراشخانہ
مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ مولویصاحب نے حضرت قبلہ وکعبہ کی تکلیف دہی کی لیئے کوئی عمل

پڑھا تھا جناب مستطاب نے بزور تصرف ایسا قلب کیا کہ اثر اسکے انقلاب کا مولوی صاحب پر اوسیوقت محسوس ہوگیا مولوی صاحب اس خبر وحشت اثر سے بہت نادم و از کردہ خود پشیمان بہزار عجز و انکسار حضور کیخدمت مین بامید عفو تقصیر حاضر ہوکر باین مضمون ترانہ سنج ہوئے ؎

عفو کر دیجے مری تقصیر کو * شاد کر دیجے دل دلگیر کو - حضور پُر نور نے بشان معافی ان کی تقصیر عفو فرما کر بخاطر و مدارات اونکو رخصت کیا ازانجملہ مرزا مرتضی بیگ صاحب مرید جناب مستطاب قدس اللہ سرہ کی بیان کرتے تھے کہ بعد ایام بلوہ غدر کے یہہ خاکسار دہلی مین بسر رشتہ کلکٹری عہدہ اہلمدی مین نوکر تھا اتفاقاً ایکمرتبہ حسادِ بدنہاد نے اسطرح مجکو جعل مین پھنسایا کہ سات مثلون مین جنمین بیان جائداد مفسدین کا کہ جو بالزام مفسدہ بلوہ غدر قرق ہوگئی تھی اور بنام اہلمدی میری کو حکم واگذاشت جائداد مذکور کا مزین بدستخط خاص حاکم صاحب عدالت مرقوم تھا اوس دستخط خاص کو سرسوزن سے گود کر جعلی قرار دیا اور باجلاس حاکم پیش کراکے سر اجلاس یہہ امر ظاہر کیا کہ یہہ دستخط مجوزہ یعنی حاکم کے نہین بلکہ اہلمد نے بسازش خود اپنے دستخط کو ملتبس بدستخط حاکم کرکے محض برفاہ ملزمین و مجرمین جائداد قرق شدہ کو چھوڑ وانا چاہا ہے اس مقدمہ جعلی مین مع دو اہلکار کے ماخوذ ہوکر حوالات ہوگئی - تھوڑے عرصہ مین اُسسے تو نجات حاصل ہوئی مگر بعد تین ماہ کی حاکم نے بعلت مذکورہ بنا ترک الزام حکم معزولی و سزائے قید نافذ کیا قضارا یہہ حکم محکم تحت قلم حاکم کے نہین آیا تھا کہ کچہری برخاست ہوگئی - خاکسار فرصت غنیمت جانکر مستغیثانہ بدربار فیض بار حضرت مرشد برحق کے حاضر ہوا اور بغایت حزن و ملال کیفیت واقعہ ہائلہ بگوش حق نیوش جناب والا کی پہونچائی حضور پُر نور کو خاکسار کے حال زار پر ہمیشہ سے توجہ خاص تھی سرگذشت سنکے کمال مغموم و محزون ہوئے اور زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب یہہ امر حق ہے یا ناحق خاکسار نے بصدق عقیدت عرض کیا

کہ خداے بے نیاز علیم و دانا ہے حاسدین ذی بعناد قلبی دستخط حاکم کو جعلی قرار دیا اور در پئے
ایذا و ہتک حُرمت مجہہ بیگناہ کے ہوئے ہین اور دو اہلکار بھی بوجہ اتفاق رای و شرکت اہلمدی
میری کی ماخوذ ہوگئے ہین حضور بھی بصفای باطن و کشف تام صدق اس معاملہ کا غور فرما کر توجہ
خاص مبذول فرماوین ورنہ کل ہم ضرور محبوس و مقید ہونگے - جناب مستطاب نے بعد مراقبہ و مشاہدہ
صدق معاملہ کے کمال قوّت باطن و تصرّف معنوی سے ارشاد کیا کہ مرزا صاحب کچھ تردّد نکرو حاکم حقیقی
کو یاد کرو انشاء اللہ تعالے اتم معہ شرکا خود بالکل بری از تہمت ہو جاؤ گے - حضور کے فرمان کو
امر یقینی جانکر باطمینان خاطر مکان پر گیا - دوسرے روز باجلاس حاکم حاضر ہوا وقت پیشی مقدمہ کے
دفعتہً رای حاکم کی ایسی منقلب ہوئی کہ دلایل جُرم ماسبق کو بتقریر خود باطل قرار دیکر ہم تینون کو بری
از تُہمت کیا اور تنخواہ تین ماہ کی اوسی وقت دیکر رخصت کیا از انجملہ شیخ قادر بخش مُرید
جناب قبلہ و کعبہ کے بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ بارگاہ خدام عالی مقام مین حاضر ہو کر عرض رسان
ہوا کہ خادم بعمر سیزدہ سال خواب مین دولت زیارت پُر بشارت جناب نبوّت مآب سرور عالم صلعم
و صاحبزادگان والا مرتبت و شاہزادگان زیب شہادت مصدوق مضمون رفعت مشحون
سیدا شباب اہل الجنّۃ حضرت امام حسنین رضی اللہ عنہما سے مشرّف ہوا حضور پُر نور جناب سرور
کائنات صلعم نے ایک دانہ گندم خادم کو عطا فرمایا مین نے اوسی وقت اُسکو کھا لیا بعد دو تین روز کے
حضرت قدوۃ الکبرا شاہ غلام احمد چشتی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق حضرت قبلۃ الکملا مولانا
ضیاء الدین چشتی فخری نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے دولت دیدار سے شرف حاصل کیا حضرت
موصوف نے دونون ہاتھون سے کوئی چیز عنایت فرما کر کھا لو جسنے چہاند الو مین خواب سے
بیدار ہوا اور یہ دونون خواب اپنے اُستاد حافظ نور الدین صاحب سے بیان کیئے حافظ صاحب
نے یہ تعبیر خواب بیان کیا کہ قادر بخش تُمھاری تقدیر مین ایک فرزند ہے اللہ تعالے وقت معہودہ

پر عطا فرمایگا۔ چنانچہ بعد عرصہ کے اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند عطا کیا محمد اسمٰعیل اسکا نام رکھا بعدہٗ ایک فرزند اور پیدا ہوا محمد حسین اُس کا نام رکھا تھا مگر وہ لڑکا انتقال کرگیا پھر آج تک کوئی اولاد نہین ہوئی شاید مشیت الٰہی سے کوئی اور اولاد مقدر مین نہین ہے۔ حضور پُر نور نے فرمایا حافظ نور الدین نے تعبیر مین غلطی کی تمھاری تقدیر مین اللہ تعالیٰ نے کئی اولاد اور لکھی ہین مگر تمھاری اہل خانہ کو خلل مسان کا ہے اسی وجہ سے کوئی اولاد نہین ہوتی یہہ فقیر بتدبیر خود انکا علاج کریگا۔ حضور نے حسب وعدہٗ خود علاج کیا اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا میرے والد ماجد نے محمد یعقوب نام رکھا۔ خادم حضور کیخدمت مین حاضر ہوا بلا عرض کیفیت کے حضور نے فرمایا کہ قادر بخش محمد یعقوب نام مبارک ہے بعد عرصہ کے ایکروز خاکسار نے عرض کیا کہ تمنائے دلی خادم کی یہہ ہے کہ محمد یعقوب کا عقد نکاح اسی صغر سنی مین ہوجائے اور وداع وقت معہودہ پر ہو بشرطیکہ حضور اقدس بمکاشفہٗ صادقہ اطمینان اس امر کا فرمادین کہ یہہ فرزند صدمات ممات سے محفوظ رہکر ثمرات دنیاوی سے متمتع ہو اور حیات مستعار مین برخوردار ہو۔ حضرت قبلہ وکعبہ نے بعد مراقبہ کے ارشاد فرمایا کہ قادر بخش یہہ نور العین شجرہ زندگی سے بارور ہوگا تم باطمینان خاطر حسب منشاء خود فکر اس کے ازدواج کا کرو بارشاد والا محمد یعقوب کا عقد نکاح ہوا۔ بقضائے الٰہی بعمر دو سال محمد یعقوب کے اسقدر چیچک برآمد ہوئی کہ بعض قرائن سے اُمید زیست کی منقطع ہوگئی ونیز مظنہ زوال بینائی چشم کا ہوا۔ مین بدیدہ اشکبار اُفتان وخیزان دربار فیض بار مین حاضر ہوا اور بصد آہ و بکا عرض حال کرکے متر صد بذل توجہات کا ہوا حضور نے کلمات تسلی سمات سے اطمینان خاطر فرمایا مقتضائے محبت وجوش اُلفت سے طبیعت کو صبر نہین ہوا ناچار زانوی پاک پر سر رکھکر خوب آہ و بکا کی حضور نے آبدیدہ ہوکر بقوت تصرف وصدق مکاشفہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش یہہ دامن اِس فقیر کا پکڑ بعون اللہ عزوجل اگر یہہ فرزند دُنیا مین زندہ نرہے اور نخل مراد سے بارور نہو تو

روز قیامت مین اس فقیر کا دامن گیر ہو جیو اللہ تعالی نے اوسکی عمر دراز لکھی ہے مگر ایک آنکھ باقی رہیگی خاکسار باطمینان خاطر رخصت ہو کر مکان پر آیا بعد چند روز کے اللہ تعالے نے اوسکو صحت دی مگر موافق ارشاد والا کے ایک آنکھ قایم رہی اور دوسری جاتی رہی و نیز بصدق فرمان واجب الاذعان ورای محمد اسمعیل و محمد یعقوب کے دو فرزند اور پیدا ہوے اور اسوقت تک زندہ موجود ہین بخادمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین عرض رسان ہی کہ حکایات مرقومۃ الصدر جناب مستطاب مقبول بارگاہ ملک العلام سباح بحر عرفان غواص دریای القان متصف بصفات عالیہ و متسم بسمات متعالیہ کے کہ باظہار علو درجت حیز قلم مین آئی ہین یہ وہ آیات بینات و خوارقات واضحات ہین کہ برای العین مشاہد ہوئے ہین اگر اسی قسم کے واقعات واقعیہ کہ جو بحال حاضرین آستان فیض نشان کی نوک زیر قلم ہون تو یقین ہے کہ صفحات قرطاس سے ایک دفتر ضخیم مالامال ہو و با اینہمہ زبان قلم ضراعت رقم مقر عجز و انکسار ہو کر تحریر اوصاف و انتساخ حالات کرامات سمات سے لال ہو بنا بر علیہ ناچار عنان شبدیز خامہ عجز ختامہ کے میدان بیان سے معطوف کر کے بمقتضاے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ شمہ بوارقات کریمہ و خوارقات جسیمہ سے خواطر عقیدت مظاہر ناظرین باتمکین کو سرور آگین کرتا ہے ارباب صدق و صفا و اصحاب خبرت و وفا پر ظاہر و باہر ہو کہ ذات مجمع الحسنات و مظہر البرکات حضور پرنور قدس اللہ سرہ کے جو من جانب اللہ بافادہ عامہ خلایق و کافہ انام عالم دنیا خصوصاً طبقہ ہندوستان لاسیما خطہ پاک دہلی مین جلوہ آرا و رونق افزا تھے ہر ایک مرید و غیر مرید و وارد و صادر بحاضری خدمت و ابلاغ ضراعت تا مجات بہرہ یاب ہو کر فایز المقصود ہوتے اگر احیاناً کوئی متنفس بمشیت الٰہی و حکم محکم قضا و قدر مستفیض الخدمت نہو سکتا حضور پرنور بکشف باطن و معائنہ انجام کار کسی مرد خدا صاحب بصیرت کی خدمت مین رہبری فرماتے و یا بعالم منام بشارت فیض اشارت کسی بزرگ صاحب خدمت کی نام و نشان سے اطلاع فرما کر فایز المرام

کرتے چنانچہ دو دین نمایان با بہار یعنی صفحہ قرطاس پر منعکس ہوتے ہین **حکایت** شیخ
قادربخش مُرید جناب مستطاب حضرت جدی و مرشدی انار اللہ بُرہانہٗ کی بیان کرتے تھے کہ مین
سیالکوٹ مین تھا میرا لڑکا علیل ہوا اُسکی حالت ردی دیکھکر سینہ فگار دلریش فرودگاہ مین پڑا ہوا
انواع و اقسام آلام مین مبتلا تھا کہ غفلت طاری ہوئی حضور پُرنور قدس اللہ سرہ باہزاران جاہ و جلال
وابہت و اجلال تشریف فرمائے کلبۂ احزان ہوئے اور زبان بشارت ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ قادربخش
سید سراج الدین مجذوب سیالکوٹ مین تشریف رکھتے ہین دو پیسے اور ایک روپیہ اونکی خدمت مین
اِس فقیر کیطرف سے نذر کرو تمھارے لڑکیکو صحت ہوجائیگی خادم نے خواب مین عرض کیا کہ حضور
سید صاحب کسی کی نذر قبول نہین کرتے فرمایا تمھاری نذر قبول کرینگے دو پیسے اپنے پاس رکھینگے
اور روپیہ کا اِشارہ اِس فقیر کی طرف کرینگے خاکسار خواب سے بیدار ہوا علی الصّباح مین نے شاہ صاحب
کیخدمت مین حاضر ہونیکا ارادہ کیا تھا کہ سیّد صاحب خود رونق افروز ہوئے شرف پابوسی سے مشرف
ہوا اور حسب ہدایت جناب مُرشد برحق قدس سرہٗ کے دو پیسے اور ایکروپیہ نذر خدام جناب والا کی کیا
جناب اقدس نے دو پیسے قبول کیئے اور روپیہ واپس کرکے اشارہ دہلی کا فرمایا بتوجہات جناب مستطاب
کے لڑکے کو اوسی وقت صحت ہوگئی خادم بعد چہار ماہ کے دہلی مین آکر حسب معمول بشرف تقبیل اقدام
خدام ذوی الاحترام کے حاضر آستانہ فیض کاشانہ ہوا اور وہی روپیہ نذر خادمان عالیشان کے
کیا حضور نے متبسّم ہوکر فرمایا کہ یہ ہماری امانت تھی۔ دوسرا روپیہ مین نے بمعمولی خود اور پیشکش کیا
قبول فرماکر دُعا صلاح حال و مآل سے سرفراز فرمایا **ازانجملہ** شیخ قادربخش صاحب باشندہ شہر میرٹھ مُرید
حضور پُرنور نور اللہ مرقدہٗ کے بیان کرتے تھے کہ ایکمرتبہ میری اہل خانہ علیل ہوئین شدّت اعتلال
و ضعف حال سے مین سخت پریشان و سراسیمہ ہوا اسباب ظاہر الکا علاج و مداوا کرتا رہا مگر صحت نہوئی
بعد مدّت مدید و عرصہ بعید کے بمقتضای کل امر مرہون باوقاتہ۔ ایکشب کو بعالم خواب یہ واقعہ

دیکھا کہ حضرت قدوۃ الکبرا باہزاران جاہ وجلال بمصاحبت ایک بزرگ باصفا کہ شان شکوہ اُنکی
صورت سے عیان اور انوار گرد گار اُن کے چہرہ سے نمایان غربتکدہ خاکسار پر رونق افروز ہوے
حضور پر نور نے اُن بزرگ سے ارشاد فرمایا کہ قادر بخش کی اہلخانہ کی صحت وازالۂ مرض کے لیئے دعا
فرمایئے حضرت موصوف نے بارشاد جناب والا کے دعا فرمائی بفضل اللہ الشافی وتوجہ حضرت
اقدس قدس اللہ سرہ کی میری اہلخانہ کو صحت ہوگئی **ازانجملہ** شیخ قادر بخش صاحب سونی پتی
بیان کرتے تھے کہ ایک درویش سے راولپنڈی مین ملاقات ہوئی مین نے بصدق نیت وحسن
عقیدت دو روپئے نذر کیئے قبول نہین فرمائے اور اپنے دولت خانہ پر ٹھہرا کر ماحضر پیش کیا
خاکسار نے بعد کھانا کھانے کے پھر نذر پیش کی انکار کیا اور غصہ ہو کر دشنام مغلظات سے اپنے
مونھ کو آلودہ کر کے کہا کہ دیکھو صبح کو تمھارا کیا حال ہوتا ہے مین خاموش ترسان ولرزان اپنے
مکان پر آیا کہ پسلی مین درد شدید ہوا حضور پر نور قدس سرہ کی توجہات بعنایات کی بدولت
جو عملیات وادعیہ واوراد خاندانی معلوم تھے بترکیب معلوم عملدرآمد کیا فوراً وہ زحمت دفع ہوگئی
اور آسایش سے بستر راحت پر آرام کیا حضور مغفور مرشد برحق قدس سرہ مع ایک درویش کے تشریف
فرما ہوے اور ارشاد کیا کہ یہہ درویش فضل آلہی شاہ نام حضرت اخوند شاہ عبد الغفور صاحب کے
خلیفہ حضرون مین تشریف رکھتے ہین علی الصباح اونکی خدمت مین جا کر اپنی امانت جو حضرت
واہب بےمنت نے تمھارے لیئے خاص کی ہے شاہ صاحب سے لیلو۔ خادم خواب سے بیدار ہوا۔
علی الصباح حضرون مین آکر حضرت شاہ صاحب کی زیارت سے شرف اندوز ہوا۔ شاہ صاحب نے
کمال اخلاق وعنایات بعنایات سے اپنے دولت خانہ پر فروکش کرایا بعد نماز عصر کے حجرہ مین
لیجاکر توجہ والقاء سے سرفراز کیا اور ایک اسم اسماء الہی سے عنایت فرما کر رخصت کیا ازانجملہ

تھے اونکا لڑکا عبدالکریم نام مفارقتِ پدر سے بنہایت پریشان و افسردہ خاطر رہتا تھا شیخ نصر اللہ
نے حضورِ پرنور قدس سرہ سے کیفیت گم گشتگی برادر و سراسیمگی برادر زادہ کی بیان کرکے مستدعی
اِس امر کے ہوئے کہ عبدالکریم کو بعالمِ خواب اُنکی مُلاقات کا شوق ہے۔ اگر بتوجہ ملازمان عالیشان
یہ مدعا حاصل ہو و نیز خود بھی بحین حیات اپنے مکان پر آجائین تو کمال بندہ نوازی ہو حضور
پُرنور نے ایک اسم اسماء الٰہی سے عبدالکریم کو تعلیم کیا۔ نامبردہ نے بہدایت جناب والا اُس اسم کو پڑھا
بتوجہ موجہ حضورِ پرنور عبدالکریم سے بعالم خواب مُلاقات حاصل ہوئی نامبردہ کو اُنکی مُلاقات سے
تسکین خاطر ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ عبدالکریم اگر فتح اللہ خواب مین تمکو کوئی چیز دیتے تو دُنیا
مین ضرور ملاقات ہوتی۔ اب ملاقات ہونی معلوم نہین ہوتی آیندہ الغیب عند اللہ۔ و نیز واضح
ہو کہ ذات بابرکات مجمع الحسنات حضرت جدّی و مرشدی انار اللہ برہانہ کی مثل دیگر اولیا اکبار
و ارباب خدمت و اہل تصرّف کی تھی کہ ہر ایک امر لاینحل مین تصرّف خود سعی و کوشش فرماکر طالبین
کو فایز المقصود کرتے اور مشیت الٰہی و امر تقدیری سے جو حکم کہ بارتکاب فواحش و کردار زشت
بسزای و سرزنش بے ایمان منجانب اللہ نازل ہوتا اور مخلوق خدا اوسکی پاداش مین گرفتار بلاء عظیم ہوتے
اوسکو اندفاع مین بارکان مخصوصہ و اعمال مقررہ حضرت مشائخین کرام جہد بلیغ فرماتے باوجود
اس علو درجت و قوتِ تصرّف کے اسقدر مزاج فیض امتزاج مین اخفا و استتار تھا وقتیکہ ذکر
اربابِ خدمت و اہل تصرّف کا ہوتا اور آمد سخن مین کوئی اہل عقیدت حضور پرنور کی نسبت کوئی امر
عرض کرتا تو جناب والا سکوت اختیار فرماکر دیگر مشاغل مین مصروف ہوتے چنانچہ ایکبار شیخ قادر بخش
سونی پتی نے سیدانی صاحبہ کہ دہلی مین ایک مجذوبہ تھین اُنکا حال حضور اقدس سے دریافت کیا
جناب والا نے فرمایا کہ سیدانی صاحبہ جملہ اہل خدمات شہر مدارسے ہین دہلی مین اہل خدمت بیشتر
ہین منجملہ اُن کے ایک یہ بھی ہین ان سب مین ایک صاحب ولایت تھے نامبردہ نے عرض کیا وہ صاحب کون

سے ہین یا اہل جذب ہی حضور نے سکوت کر کے اسکی تصریح نفرمائی چونکہ ارباب عقیدت کو بوقوع واقعات
مفصلۂ ذیل خوب معلوم تھا کہ بجز ذات ملکی صفات کی اور کوئی اہل تصرف متحمل اس مرتبہ عالیہ و مرتبہ
متعالیہ کے نہین تھا بنا ئ علیہ اسکی تصریح مین زیادہ اصرار بندگان عالی سے نہین کیا گیا چنانچہ
وہ واقعات مظہر خوارق و علو درجت جناب والا کے یہ ہین کہ حافظ عبداللہ صاحب پولے والے
کہ اجل خلفاء حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کے تھے راقم سے بیان کرتے تھے کہ ایکبار
دہلی مین وباء ہیضہ کی اس کثرت سے ہوئی کہ بہت لوگ مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے اللہ جلشانہ نے
بافضال خود و استغفار بندگان نیرہ کار نظر رحمت فرمائی ایک شب حضور اقدس نے ارشاد کیا کہ حافظ
عبداللہ بحکم قادر بیچون آج شب کو اس بلاء جانگاہ کو طبقۂ دہلی سے خارج کرنا چاہیئے۔ یہ فقیر
بنفاذ حکم ایک اسپ باد پا و نیزہ دیتا ہے تا آج شب کو تعمیل حکم کرو۔ چنانچہ جب آیا حضرت والا
اُسی شب کو وہ بلا دفع کی گئی۔ بعنایت اللہ وعونہ و تصرف حضرت قبلہ وکعبہ انار اللہ برہانہ پھر کوئی
شخص اس بلا مین مبتلا ہو کر ہلاک نہوا بعد دو تین روز کے آمد خط ہانسی ہی معلوم ہوا کہ جو زور شور
وبا کا دہلی مین تھا ویسیہی ہانسی مین ہو رہا ہے **ازانجملہ** شیخ قادر بخش سونی پتی سے ایکروز
ارشاد فرمایا کہ قادر بخش عجب شان کبریائی ہے کہ بحکم محکم پروردگار عالم شومیٔ اعمال بندگان گنہگار
سے دہلی پر ایک بلا آئی تھی اللہ تعالےٰ نے بدعاء بعض بندگان خود اُس بلا کو ارباب شہر
سے دفع فرمایا اور بلیون پر وہ بلا نازل ہوئی گویا کہ دلی کی بلا بلی پر آگئی حضور کے صدق ارشاد
کا یہ نتیجہ ہوا کہ اوسی روز سے اسقدر بلیان مرین کہ شاید کوئی محلہ ایسا ہوگا کہ جسمین مری ہوئی
بلی مزبلہ پر نہ پڑی ہو۔ چند روز یہ کیفیت رہی من بعد وہ بلا دفع ہو گئی **ازانجملہ** شب پنجم ماہ
ذیقعدہ قبل ارتحال جناب غفران مآب کہ راقم ننگ خاندان نے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ حضور پیرور کے
انتقال کا وقت قریب آگیا ہے اور جناب والا حجرہ بالائی مسجد مین چارپائی پر آسودہ ہین خاکسار

محزون ومغموم حجرہ اول مین مع دیگر خدام کے حاضر تھے حضور نے احقر کو اپنے قریب بلایا اور عنایات

مخصوصہ سے ممتاز فرمایا خاکسار نے عرض کیا کہ اگر حضور اپنی علو درجت وسمو منازل سے احقر کو شرف

آگاہی بخشین تو عنایات مربیانہ سے کچھ بعید نہین - جناب والا نے بالطاف کریمانہ خادم کو کیفیت تصرّف

وقوّت باطن وانتظام اسرار مکنونہ واہتمام امور مستترہ کی دہلی سے ہانسی تک ظاہر کر کے مشرّف فرمایا

خواب سے بیدار ہو کر شکر نوازش جناب والا کا بجالایا **ازانجملہ** نواب رضا علی خان صاحب فرماتے تھے

کہ مین مرادآباد سے ریل مین آتا تھا ایک شخص محمد سلیمان صاحب نامی باشندہ مکّہ معظمہ زاد اللّٰہ شرفاً وعظماً

سے ملاقات ہوئی بعد ادائے مراسم سنت سنیّہ علی صاحبہا الف التحیّۃ کے مین نے دریافت کیا کہ آپ

کہان تشریف لیجائینگے جناب موصوف نے فرمایا کہ مین دہلی مین بپاس شرف زیارت حضرت قُطب

وقت جناب مولانا حافظ شاہ عبد العزیز صاحب کے جاتا ہون مکّہ معظّمہ مین حضرت ابراہیم رشید مکّی نے

کہ وہ بھی ایک درویش باصفا صاحب عرفان ہین یہ ہین مجھسے فرمایا تھا کہ جب تم ہندوستان کو جاؤ

تو دہلی مین ضرور حضرت کی خدمت مین جانا کہ جناب موصوف دہلی مین قُطب وقت ہین باستسعاد شرف

ملازمت واستحصال دولت پابوسی حضرت والاجاہ کے دہلی جاتا ہون - خادم کہین نوّر اللّٰہ قلبہ

بنور الصّدق والیقین عرض رسان ہے کہ حضرت جدّی ومرشدی نوّر اللّٰہ مرقدہ کی کرامات وتصرّفات

اسقدر لاتعد ولاتحصی تھے کہ میدانِ قلم کے بیان ورقم سے تنگ وعقل سلیم وطبع مستقیم اس کے

احصار وشمار سے دنگ اور پائے وہم وخیال اُسکی قطع مسافت سے لنگ ہے - الحق چون نباشد ؎

وانّہ قُطب الوریٰ بین النجوم اشارات ❊ علیہ بدر الدّجیٰ بین الدّراری والسّحاب ؎

نیست شرحِ این سخن را منتہی ❊ پارہ گفتم بدان زان پارہا ❊ قوّتِ تصرّف وزور باطن وکشف تام

جناب مستطاب کی یہ کیفیت تھی کہ اگر کوئی خادم خُدام ذوی الاحترام سے بلا اجازت واستیذان جناب

والا کے کسی درویش اہل صفا وارباب بصیرت وصفا کی حلقۂ توجہ والتفات مین حاضر ہو کر مستفیض ہونا

اصلا معلوم نہوتا - گاہے حضور بنفس نفیس منع فرماتے وگاہی وہ خود صاحبِ حال اپنی زبان صدق
ترجمان سی فرماتے کہ ای شخص تجھپر کسی درویش کاملِ صاحبِ عرفان کی ایسی نظر پڑی ہے کہ جسکی وجہ سے
ہماری توجہ والقاء کا اثر تیرے قلب پر محسوس نہین ہوسکتا اور اگر احیاناً کوئی صاحبِ طریقت کسی خادم کو
کوئی دعا و اسماء آلہی تعلیم فرماتے اور مقتضای بشریت سی بفقدان بعض شرائط نقصان بذمۂ قاری عاید
ہوتا حضور اقدس اپنی قوتِ تصرف سی اوسکو ایسا دفع فرماتے کہ اثر اُس نقصان کا ہرگز معلوم نہوتا
چنانچہ چند حکایت بصدق اہمین حوالۂ قلمِ ضراعت رقم ہوتی ہین **حکایت** شیخ قادر بخش سونی پتی
مُریدِ جناب قبلہ وکعبہ قدس سرہ کہ راقم سے بیان کرتے تھے کہ خادم شہر کانپور مین ایک بزرگ
باصفا کی خدمت بابرکت مین بحلقۂ توجہ حاضر ہوتا تھا جملہ متوسلین خاندان اُن کی فیضان توجہ سے
فیضیاب ہوتے مگر مجکو اصلا خبر نہوتی بعد کئی روز کے اُن بزرگ نی خود ارشاد فرمایا کہ قادر بخش ہماری
توجہ والقاء کا اثر تمھارے قلب پر نہوگا اسلیے کہ تمھارے شیخ کامل کی نظر عنایت تمپر اسقدر غالب ہے
کہ کسی کی توجہ سے تم مستفیض نہوگے - بعد عرصہ کے جب خادم دہلی مین آیا حضور نے متبسم ہوکر فرمایا
کہ کانپور مین جلسۂ توجہ مین کئی مرتبہ شریک ہوے مگر کچھ حاصل نہوا - خاکسار بارِ ندامت سے سر فرو ہوا
ازانجملہ نامبردہ بیان کرتے تھے کہ سید احمد علی شاہ صاحب نے واسطے کشایش روزگار کے
ایک اسم اسماء آلہی سے تعلیم کیا خاکسار نے اوسکو بشرائط اربعین کانپور مین پڑھا ایک روز ایام چلہ
مین بعالم خواب ایک بلا نے مجھکو ایسا دبایا کہ مین ازخود رفتہ ہوگیا اسی اثنا مین حضور پرنور مرشد
برحق دستگیر واماندگان پشت وپناہِ بیکسان بعالمِ خواب تشریف فرما ہوئے اور ارشاد کیا اُفوض امری
الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد - بہدایت جناب والا یہی آیت میری زبان سے برآمد ہوئی معاً
وہ بلا رفع ہوگئی خاکسار بتوجہ موجہ جناب مستطاب کی صحیح وسالم اوس بلا سی محفوظ ہوکر خواب سے

بیدار ہوا اور شکریہ بدل توجہات غائبانہ کا بدل و جان بجالایا - الحق ؎

پیر اگر حاضرست ور غائب	بالیقین از مرید آگاہ ہست
دستِ پیر از غائبان کوتاہ نیست	دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست

ازانجملہ شیخ قادربخش صاحب باشندۂ شہر میرٹھ بیان کرتے تھے کہ کیمپ میرٹھ مین حضرت شاہ غوث محمد صاحب قیام پذیر تھے خادم کمین بعض اوقات جناب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوکر ترکیب اشغال کی دریافت کیا کرتا تھا ایک شب کو حضورِ پرنور حضرت ہادینا و مرشدنا قدسنا اللہ بحقائق اسرارہ بعالمِ خواب تشریف فرمای کلبۂ احزان ہوئے اور زبان ہدایت ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان مین کچھ شغل و اشغال و طریق ریاضت و مجاہدہ کی کم نہین ہین دوسرے مقام سے استفاضہ کی کیا ضرورت ہے خاکسار خواب سے متنبہ ہوا و موافق ہدایت جناب والا کے ترک استفادہ کیا بعد عرصہ کے جب دہلی مین بنابر شرف پابوسی حاضرِ خدمت ہوا حضور نے ارشاد کیا ؎ باغ مرا چہ حاجتِ سرو و صنوبرست شمشادِ خانہ پرورِ ما از کہ کمترست **ازانجملہ** جناب مولوی محمد سعید صاحب گورکھپوری باستماع شہرۂ فیضان صوری و معنوی بنابر شرف پابوسی حاضرِ خدمت فیضدرجت ہوکر خاص مسجد مین قیام پذیر ہوئے بعد عرصہ کے جناب مستطاب نے باستدعای جناب موصوف کی دعاء سیف الرحمن تعلیم فرماکر بادای اربعین دریای جمنا پر اجازت فرمائی اور ایک طالبعلم مبارک علی نام بانتظام امور متعلقۂ ایام چلہ اُن کے ہمراہ کیا مولوی صاحب بادای اربعین مصروف ہوئے - اتفاقاً اُن ایام مین طغیانی دریا سے پانی قریب نشستگاہ مولوی صاحب کے آگیا مولوی صاحب نے بخوف جان ارادہ کیا کہ وہان سے علیحدہ ہوکر کسی مقام محفوظ مین نشست اختیار کرکے ایام باقی ماندہ کو تمام کرین - چونکہ ذات پاک حضرت اقدس قدس اللہ سرہ کی اللہ جلشانہ نے محض برفاہ عموم انام خلق فرمائی تھی چنانچہ حضرت اقدس شانِ رحمانی متوسلین خاندان و دیگر متشبثین دامن فیض ملمن کا بیشتر اوقات خیال مرکوز خاطر رکھتے تھے

علی الخصوص ایسے وقت صعب مین کہ نوبت ہلاک جان وخوف تضیع نفس ہو باعانت باطنی وقوتِ تصرّف
مہلکہ جان رُبا سی نجات عطا کرانا ذمۂ ہمتِ عالیہ پر لازم ومتحتم تھا بنا برعلیہ حضورِ پرنور نے بکشفِ خود
وقوتِ تصرّف معنوی صورتِ مثالی سی بصدائے جان بخش یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ "محمد سعید خبردار حصار
سے قدم باہر نہ نکالنا یہ فقیر تمھارے ہمراہ ہے۔ حضرت موصوف نے جب یہ آواز تسلی انداز خوف رُبا
بسمعِ عبرت نیوش سُنی باطمینانِ خاطر اُسی مقام پر ادائے اربعین مین مشغول رہے بعد تکمیل ایام چلہ جب
دربِ دولت پر حاضر ہوئے یہ حکایت کرامت آمار ارباب عقیدت سی بیان کی۔ خاکسار ننگِ خاندان نے
یہ حکایت زبانی شیخ قادر بخش صاحب کے سُنکر باظہار علو درجت وازدیاد ارادت مُریدانِ صادق الاعتقاد
وناظرین باتمکین کے درج اَوراق کی ہے **ازانجملہ** میر محفوظ علی صاحب بیان کرتے تھے ایکبار خادم
نے عرض کیا کہ اگر بندگانِ حضور سے اجازت ہو تو دعا حزب البحر کی زکوٰۃ ادا کرون حضور نے منع
فرمایا بعد عرصہ کے حضرت نے باصرار خاکسار کے طوعاً وکرہاً اجازت ادای اربعین کی عطا فرمائی۔
احقر نے بشرائط اربعین ایک مکان مین کہ متّصل مکان مسکونہ کے تھا عزلت گزین ہوکر پڑھنا شروع کیا
اتفاقاً ایک روز غفلتِ اہلخانہ سے کوئی شخص روبرو میرے آگیا اُسی شب کو ایک شکل مہیب ومنظر
کریہہ میرے خواب مین آئی اور ایسا ڈرایا کہ مین سخت پریشان ہوا بامدادِ غیبی نام نامی واسم گرامی حضرت
محبوبِ سبحانی غوث الصمدانی رضی اللہ عنہ کا یاد آیا بمجرد ورد نام پاک کے وہ بلا دفع ہوگئی خواب سے
بیدار ہوا اور سپاس بے قیاس حضرت خلّاق انس وجان کا بجالایا بعد نماز صبح کے حضور نے زبانی میان
غلام صابر صاحب کے کہلا بھیجا کہ یہ فقیر اِسی واسطے تمکو ادای اربعین سی منع کرتا تھا خیر جلد تمام کرلو۔
حسب ارشاد عالی چلہ تمام کرکے شکر عنایات بےنہایات جناب سامی کا ادا کیا **ازانجملہ** جالندھر
مین ایک درویش صاحب تصرّف تشریف رکھتے تھے مین جناب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوکر شریک

اثر نہو تا جناب موصوف نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش تم حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی۔
سلطان الاولیا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے محبوب کے ہاتھ پر بیعت رکھتے ہو
تم پر کسی کی توجہ اثر نکریگی۔ تمھارے شیخ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات پاک سے کمال تقرب
رکھتے ہین **کاتب الحروف** خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین عرض رسان ہے
کہ فی الواقع حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کو جناب سرور عالم صلعم و جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ سے اسقدر قرب تھا کہ کسی امر جلی و خفی مین بلا استرشاد و استیذان آنجناب کے
سبقت نفرماتے چنانچہ اکثر حالات تقرب سمات جناب والا کے کتاب مستطاب ریاض الانوار مین
مشروحاً و مبسوطاً مندرج ہوکر منظور نظر خاص و عام ہوئے ہین بعض حکایات صدق آیات کہ بعد
طبع کتاب مسطور کے مریدان عقیدت توامان سے مسموع ہوئی ہین بازدیاد اعتقاد ناظرین ہدایت
بنیاد کے احقر نوک ریز قلم کرتا ہے۔ شیخ **قادر بخش** بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے دل مین
شوق اس امر کا ہوا کہ حضور پرنور مرشد برحق سے واسطے شرف زیارت جناب سرور کائنات صلعم
کے عرض کیجے چنانچہ خادم نے حاضر خدمت ہوکر مافی الضمیر کو بیان کیا جناب والا نے بشفقت مربیانہ
ارشاد فرمایا کہ تم درود خضری گیارہ سو مرتبہ پڑھو خادم نے عرض کیا کہ مجھکو اسقدر مہلت کہان
ہے حضور کی توجہ و عنایت پر تکیہ کرکے حاضر دربار عالی ہوا ہون متبسم ہوکر ارشاد کیا کہ خیر پانسو مرتبہ
پڑھو حسب ارشاد والا بتعداد مذکورہ بعد نماز عشا کے درود معلوم پڑھا بعون توجہ جناب مستطاب
کے شرف زیارت سے مشرف ہوا **ازانجملہ** میر محفوظ علی صاحب مرید جناب والا کے بیان کرتے تھے
کہ حضور پرنور قدس سرہ کی قدم مبارک مین ضرر تو تشریف لیجا نیکی وجہ بعض احباب لہراد سے سنکر
خاکسار کو خیال اس امر کا ہوا کہ اگر یہی واقعہ حضور پرنور بنفس نفیس اپنی زبان سے بیان فرمائین تو البتہ
باعث تقویت و اطمینان محمد امداد تمند کا ہو چنانچہ ایک روز بعد مغرب کے بپاس اطمینان اس امر کے

حاضر ہوا اوسوقت ایک شخص بپاس شرف پابوسی حاضر تھے اور حضور پُر نور مکالمہ فرماتے تھے۔ خاکسار ذرّۂ بیمقدار کے اس شبہ وخطرہ کو باشراقِ باطن وصفائی ضمیر معلوم فرماکر انھیں صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم قدم مبارک مین بتقریب فاتحہ پنجشنبہ کی نہین آتی جناب موصوف نے عرض کیا کہ علایق دنیوی وکشمکش اموراتِ ضروری کسب سعادت سے محروم رکھتے ہین انشاءاللہ العزیز حاضر ہوا کرونگا۔ حضور نے فرمایا کہ یہہ فقیر عرصۂ تیس سال تک ہر روز دربار عالی مین حاضر ہوا ہے تم لوگون کو اس دربار کی قدر ومنزلت نہین معلوم۔ صدہا اولیاء کرام وارباب کمال اسی مقام فیض التیام سے مستفیض ہوئے ہین چنانچہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ وامام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ ومولانا شاہ عبد العزیز صاحب ومولانا شاہ عبد القادر رضی اللہ عنہما ودیگر اکابرین شریعت وطریقت قدم مبارک بیرون شہر دہلی واقع کوٹلہ مین حاضر ہوکر فیضان معنوی کو پہونچے ہین۔ من بعد حضور پرنور نے وہ کیفیت جو خاکسار نے ریاض الانوار کے صفحۂ ۱۹۹ مین درج کی ہے بیان فرماکر تاکید اکید وقدغن بلیغ حاضری دربار عالی کی ارشاد فرمائی۔ احقر کے دلمین یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ اگر بتوجہ موجہ خدام ذوالاکرام کے حاضر آستانہ حضرت حبیب لولاک جناب سرورِ عالم صلعم کے بشارت صدق اس قدم فیض شیم کی مجکو بھی حاصل ہو تو زہی نصیب وخہی سعادت۔ حضور نے اِس امر کا جواب ارشاد نفرمایا جب خادم رخصت ہوکر مکان پر جاکر سو رہا بعالمِ خواب یہہ واقعہ دیکھا کہ ایک مجلس مین جناب سرورِ عالم صلعم رونق افروز ہین اور حضرت مرشد برحق قدس سرّہٗ بھی تشریف فرما ہین حضور پُرنور جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیتہ والصلوٰۃ نے زبان فیض ترجمان سے بشارت صدق معجزہ باہرہ نقش قدم فیض شیم کی حاصل کرکے سرفراز ہوا خواب سے بیدار ہوکر شکر عنایات بغایات حضرت قبلہ وکعبہ کا بجا لایا۔ علی الصباح واسطے نماز صبح کے حاضر ہوکر دولت پابوسی سے مشرف ہوا حضور تبسّم فرماکر بلا تکلم بالائے حجرہ تشریف لیگئے بعد نماز ظہر کے خاکسار قدری شیرینی لیکر حاضر خدمت ہوا۔ حضور پُرنور نے فاتحہ جناب سرور کائنات صلعم کا دیکر شیرینی خادم نے

کو تقسیم فرمائی ازانجملہ راقم اثم نے خدمت فیضدرجت مین عرض کیا کہ خاکسار ننگ خاندان کو آرزو
قلبی و تمنائی دلی تقبیل اقدام جناب نبوت مآب محبوب رب العلمین علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم کی ہو اگر
بتوجہ بندگان عالی شرف زیارت سے مشرف ہون تو کمال سرفرازی و بندہ نوازی ہے باعطاف
مربیانہ والطاف مرشدانہ ایک درود شریف بتعداد پانصد مرتبہ کے تعلیم فرمایا خاکسار نے حسب الحکم
بعد نماز تہجد کے پڑھا اُسی شب کو اثنائے قرات مین کچھ غفلت ہوئی تھی کہ جمال جہان آرائے حضور
سرور انبیا امام المرسلین وخاتم النبیین - نظم

مقصود وجود اہل عالم		محبوب قلوب نسل آدم	
سر دفتر جملہ کائنات است		سر خیل جمیع ممکنات است	
موصوف صفات عالیاتست		منعوت نعوت وافیات است	

حضرت رسول الثقلین احمد مجتبی محمد مصطفے صلعم سے سرفراز ہوا ازانجملہ راقم اثم نے ایک مرتبہ
بمعمولی خود ماہ ربیع الثانی مین بتقریب فاتحہ سترہوین جناب سلطان الاولیا شیخ المشایخ حضرت
سلطان نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ کے ارادہ حاضر ہونے دربار عالی کا کیا حضور پُر نور نے
بکمال تقرب و قوت تصرف ارشاد کیا کہ آج تو میرے پاس حاضر رہ خاکسار نے بقول حضرت خواجہ حافظ
علیہ الرحمۃ کے ع کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا - حضور کے ارشاد کو اپنا فخر و اعزاز سمجھکر بدل
و جان منظور کیا اور آستان ہدایت نشان جناب ستطاب کی حاضر رہا شب کو بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا
کہ خاکسار اندرون حظیرہ مقدسہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ متصل بائین طرف کی باادب تمام و خضوع تام
استادہ فاتحہ خوانی مین مصروف ہے جسوقت فاتحہ خوانی سے فراغت پائی بیدار ہوا اور شکریہ عنایات
بیغایات جناب والا کا بجالایا ازانجملہ شیخ قادر بخش بیان کرتے تھے کہ ایکبار حضور کی خدمت مین
عرض کیا کہ جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو دل مشتاق ازبس بیتاب ہے

اگر جناب کی خاص توجہ مضمون یہ مراد دلی حاصل ہو تو حضوری کی ذات سے کچھ بعید نہین فرمایا کہ بعد
نماز عشا کے ایا سیدی یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ بترکیب خاندانی پڑھو انشاء اللہ العزیز
حضرت کی زیارت سے مشرفیاب ہو گے بارشاد واجب الانقیا و خادم نے اسکو ورد کیا دولت زیارت
سے کامیاب ہوا ازانجملہ شیخ قادربخش کہتے تھے کہ میرا ایک مقدمہ عدالت مین دایر تھا باستحصال
اطمینان بخدمت خدام ذوی الاحترام کے عرض کیا کہ خادم کمین کا ایک مقدمہ عدالت مین دائر ہے
اگر بتوجہ موجہ جناب والا کے فتح ہوجاوے اور مژدہ فتحیابی سے سرفراز ہون تو کمال بندہ نوازی
ہے فرمایا کہ آج شب کو خیال کر کے کل جواب دیا جائیگا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور اسی وقت حکم آخر
سُنایا جائیگا اور جناب والا شب کو خیال فرمائین گے۔ احقر بحصول اطمینان و تقویت قلب حاضر بارگاہ
عالی ہوا ہی تا امر ممنون سے اعلام فرمائین چشم فیض شیم بند کر کے با کمال استغراق بجانب عراق توجہ
فرمائی بعد تھوڑے عرصہ کے ارشاد فرمایا کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ مقدمہ
آج ہی فتح ہوجائیگا خاکسار قدمبوس ہو کر عدالت مین گیا بصدق ارشاد جناب مستطاب وہ مقدمہ
اوسی وقت فتح ہوا المختصر حضور پرنور قدس اللہ سرہ کی حکایات صدق آیات قوت باطن
و کمال تصرف کی اس کثرت سے ہین کہ احصا و شمار انکا حیطہ تحریر و حیز تقریر سے خارج ہے فی الواقع
ذات ملکی صفات آنجناب مخزن رشد و ہدا کی عالم بطون سے منصہ ظہور پر ایسی رونق بخش تھی کہ جو امر
زبان فیض ترجمان سے کہ برفاہ عام و خاص برآمد ہوتا گویا من جانب اللہ صادر ہوتا تھا۔ بیشتر ارباب حوائج
و اہل غرض از لکھنؤ و دہلی و دیگر امصار و دیار کے باشتیاق آستان فیض نشان حاضر ہو کر عرض حاجت
کرتے حضور پرنور کی ادنی توجہ و صرف ہمت سے فایز المرام ہوتے۔ جناب مستطاب قدس سرہٗ کا
معمول تھا کہ ارباب حاجات اہل اسلام کو اکثر اوقات بانجاح مرام آیات قرآنی و ادعیہ ماثورہ و دیگر
اسمائے الٰہی کی تعلیم فرماتے اور قوم ہنود کو ایسا کلمہ کہ اونکی زبان مین تحمید و توصیف ذات باری

پروال ہو تلقین فرماتے اور بعض اوقات ارباب اوجاع وآلام کو ایسے الفاظ مذاق آمیز حلاوت انگیز لطافت خیز زبان مبارک سے ارشاد فرماتے کہ حاضرین کو تبسم وضحک لاحق ہوتا اور مریض اُس مرض سے شفا پاکر چلا جاتا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص شاکی دردسر کا ہوتا تو ارشاد فرماتے "نہ لکھنے پڑھی نام محمد فاضل چھو" فوراً وہ شکایت رفع ہوجاتی **حکایت**۔ ایک مرتبہ لالہ فقیر چند جوہری ساکن دہلی محلہ جوگی واڑہ اپنے فرزند کو کہ دردسر سے سخت بیتاب تھا اپنے ہمراہ لیکر بعد نماز عصر کے کہ حضور پرنور اُسوقت بالائے حجرہ تشریف لیجاتی تھے بعقیدت تمام حاضر ہوئے اور عرض حال کیا جناب مستطاب نے فرمایا کہ یہ وقت اس فقیر کی یادِ الٰہی کا ہے تم کل بعد دس بجے کے آنا۔ لالہ صاحب نے لڑکے کی کیفیت بیتابی وبیقراری کی بگوش حق نیوش خدام والامقام کے عرض کرکی بالحاح تمام ملتجی بذل توجہات سامی کی ہوئے حضور پرنور نے بوسعت اخلاق وفرط اشفاق تبسم فرماکر کہا نہ لکھو نہ پڑھے نام محمد فاضل چھو۔ بفضل شافی مطلق وتوجہ حضرت قبلۂ برحق درد بالکل رفع ہوگیا **ازانجملہ** ایک شخص کسی مرض صعب مین مبتلا حاضر بارگاہ عالی ہوا حضور نے فرمایا کہ یہ شخص صحیح وسالم وتندرست ہے ٥ عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل + چھچھوندر کے سر مین چنبیلی کا تیل + جا چھو فوراً وہ شخص تندرست ہوکر رخصت ہوا **ازانجملہ** ایک شخص دردسر سے پریشان حاضر آستانۂ فیض کاشانہ ہوکر مستغیث ہوا حضور نے بطور مذاق کے فرمایا۔ "ہل شیطان اسی کی چوٹی آسکا کان چھو" بافضال الٰہی وتوجہ حضرت حقایق پناہی وہ شخص صحت پاکر چلا گیا۔ ولنعم ما قال الحق ٥

اصطلاحاتیست مرابدال را	کہ نباشد زان خبر عقال را
باش تاروزے کہ محمولانِ حق	اسپ تازان بگذرند از نہ طبق
یعرج الروح الیہ والملک	من عروج الروح تہتز الفلک

ازانجملہ ایک شخص درد چشم وضعف بصارت سے نہایت ضعیف الحال بعد نماز جمعہ کے بموجودگی

راقم اثم بشرف پابوسی حاضر عتبۂ فلک مرتبہ ہوکر بالحاح وبیقراری وتضرع وزاری عرض رسان ہوا کہ
یہ مسکین بے تسکین آوازہ بے اندازہ فیض عام جناب والا کا سنکر خدام والا مقام کیخدمت مین حاضر
ہوا ہے اگر بعین عنایت وچشم رافت قدری لعاب دہن عطا فرمایا جاوے تو خادم بصدق عقیدت
اس ریق انیق کو زیب چشم کرکے معذوری سے نجات حاصل کرے حضور پرنور قدس سرہٗ نے
ہضماً للنفس اس سے انکار فرمایا- اس عقیدت شعار ہدایت یافتہ ازلی نے باصرار بیشمار وخضوع وخشوع
ریق انیق جناب مستطاب کا لیکر بصدق ارادت زیب چشم کیا بفضل اللہ الشافی وتاثیر لعاب دہن کے
اوس عقیدت شعار کی چشم مین روشنی حاصل ہوئی **ازانجملہ** مولا بخش مرید جناب والا مناقب نے
بارادت وحسن عقیدت ایکبار خدمت والا مین عرض کیا کہ خادم دیرینہ کی ترقی روزگار کے لیئے
ایک تعویذ پیشگاہ بندگان عالی سے مرحمت ہو حضور لامع النور نے بشفقت مربیانہ اپنے دست خاص
سے ایک تعویذ قلمی فرماکر عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس تعویذ کو خوشبوی عطر سے معطر کرکے بازو
بازوے راست پر باندھنا بعد بتصرف خود اس تعویذ کو دم کرکے نامبردہ کو عنایت فرمایا حضور کے
نفس مسیحا دم سے وہ تعویذ معطر ہوگیا **ازانجملہ** مرزا مرتضی بیگ صاحب مرید جناب مستطاب کے بیان
کرتے تھے کہ ایکمرتبہ مجکو تپ لاحق ہوئی عرصہ تک اوسکی دفع کے لیئے علاج ومداوا کیا مگر صورت فائدہ
کی معلوم نہین ہوئی- جناب حکیم بدر الدین خان صاحب نے بتدبیر خود مسہل کی تجویز کی خاکسار نے
حضور پرنور کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوکر عرض حال کیا- حضور نے فرمایا کہ مرزا صاحب آپ مسہل نہ لیجے
اللہ تعالی بافضال خود صحت عطا فرمائیگا- خادم نے عرض کیا کہ عرصہ سے اسکی دفع کیلیئے علاج
کرتا ہون مگر صورت بہ معلوم نہین ہوتی اگر بتوجہ موجہ جناب والا کے صحت ہوجاوے فہو المراد ورنہ
کل تجویز جناب حکیم صاحب کے مسہل ہوگا- حضور اقدس نے بتصرف خود ارشاد فرمایا کہ آپ دو تین روز
اور توقف کیجیے اللہ تعالی اسی عرصہ میں آپکو صحت عطا کریگا اور ایک تعویذ دست خاص سے تحریر

ملمس پر باندھنے کو عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ تعویذ خاص اس جگہہ سی علیحدہ نہو موافق ہدایت
کے وہ تعویذ ملمس پر باندھا بصدق ارشاد والا دو تین روز مین بالکل صحت ہو گئی الغرض
حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کی حُسن اخلاق و فیضان بی پایان و قوت تصرف کا شہرہ سُنکر
اور آوازہ فیض اندازہ حضور کے فیض عام کا معلوم کر کے جوق جوق مخلوق خدا بمقتضاے شعر
چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید * روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ * عرصۂ دور دراز سے
حاضر ہوتے اور بیشتر ارباب حوائج و اصحاب اغراض جو حاضری دربار عالی سی قاصر رہتے تھے بعقیدت
خود بذریعہ عرایض نامجات کی عرض حال کرتے ہر ایک شخص مُرید و غیر مُرید بحسن توجہ و بذل عنایت
جناب والا کی فایز المقصود ہوتا حضور پُرنور قدس سرہ کا معمول تھا - اگر کوئی صاحب مُریدان سلسلہ
و متوسلین خاندان بحصول مدعا و یا بشرف تقبیل اقدام در دولت پر حاضر ہوتے تو بوسعت اخلاق و شفقت
عام طعام ماحضر انکی مہمانی ضرور کرتے اور بعض اوقات غیر متوسلین خاندان کو بھی دعوت ماحضر و تبرک
ماہو الموجود سی محروم نفرماتے - صدہا مرتبہ یہ امر معائنہ کیا گیا ہے کہ اگر ایک آدمی یا دو آدمی کی قوت
کے موافق کھانا موجود ہوتا اور مہمان زیادہ ہوتے حضرت اقدس کی ادنی توجہ سے اللہ تعالی پردہ
غیب سے ایسا سامان مہیا فرماتا کہ سب مہمان سیر ہو جاتے اور اگر کوئی شخص بخواہش خود وقت
خورش طعام کے خیال کبھی اور طعام کا کرتا حضور پُرنور بکشف صادق و انکشاف تام مافی الضمیر سے
آگاہ ہو کر فرماتے کہ اس فقیر کی ناک مین فلان فلان طعام کی خوشبو آتی ہے اللہ تعالے بقدرت
کاملہ عطا فرماتا ہے چنانچہ اوسی وقت کوئی شخص وہی طعام لیکر حاضر خدمت ہوتا حضور پُرنور تبسم
فرماکر جملہ حاضرین کو کھلاتے اور اوسکی تمام کرانہیں مبالغہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ کھانا تمکو
نقصان نہین کریگا اور اگر نقصان کرے تو یہہ فقیر ذمہ دار ہے - خاکسار ننگ خاندان چند حکایات
کرامات سماعت بوثوق انیمعنی منجملہ اُن حکایات کی ایک حکایت منشی احسان اللہ صاحب باشندہ شہر میرٹھ

تخلص مخبرؔ کی کہ جناب موصوف نے رُوڑکی سے بذریعہ خط کے حقر کے پاس بھیجی تھی جسکو تحریر مین لاکر
ناظرین باتمکین کے پیش نظر کرتا ہے **نقل خط منشی احسان اللہ صاحب مخبرؔ** - بعد سلام سنت
الاسلام و مراسم نیازمندی معروض خدمتِ اقدس ہو کہ عطیہ جناب کتاب مستطاب ریاض الانوار کہ اسم
بامسمّیٰ ہے عین انتظار مین فرحت افزائے خاطر عقیدت آگین ہوئی حق تعالیٰ آپکو باین یادآوری
سلامت باکرامت رکھے یہ عاجز جناب غفران مآب حضرت حافظ جی صاحب علیہ الرحمۃ کا پُرانا خادم
اور نیازمند ہے اب میری عمر باون ترپن برس کی ہے اور حضرت کی خدمت بابرکت مین بارہ
تیرہ برس کی عمر سے حاضر ہوتا تھا مجھپر ابتداء سے نظر عنایت تھی اور اس عرصہ مین جو کرامتین
مین نے دیکھی ہین مین ہی جانتا ہون ایکبار مین منشی عبد الغنی صاحب مرحوم کو حضرت کی قدمبوسی
کے لیئے اپنے ہمراہ لیگیا چونکہ کئی برس کے بعد حاضری کا اتفاق ہوا تھا نہایت توجہ اور مہربانیات
عنایت فرمائی اور ہم دونون کو مٹھائیان اور میوہ جات اور حلوا کھلانا شروع کیا کہ ہم کھاتے
کھاتے تھک گئے اور بار بار فرمایا کئے کہ بھئی تم بہت مدت مین ملے ہو تمھاری دعوت مجھپر واجب ہے
ہمنے ہرچند عرض کیا کہ حضرت آپ تو ہمین کئی دعوتون کے برابر کھلا چکے ہین واجب تو ایک ہی
ہوتی مگر حضرت یون ہی فرماتے رہے کہ نہین بھئی تمھاری دعوت مجھپر واجب ہے اور یہ کھانا جو مسافرون
کے لیئے نیچے پکتا ہے تمھارے کھلانیکو جی نہین چاہتا ہے تم سردار لوگ ہو تمھارے لیئے تمھارے
لایق کھانا ہونا اور اپنے لیئے تو مین کچھ سامان کرتا نہین ہون چونکہ ہم دونون عصر کے وقت
حاضر ہوئے تھے حضرت ہماری تواضع مین مغرب تک مبالغہ فرماتے رہے اور ہمکو رخصت نہین دی
اتنی دیر مین قلب کا جو حال ہوا دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من - کہ سالہا سال کی کدورت
یون اُڑ گئی جیسے آگ سے باروت اُڑتی ہے - بعد مغرب کے ہم مستدعی رخصت کی ہوئے حضرت نے
... فرمایا کہ تمھاری دعوت ہم پر واجب ہے نوافل پڑھتے جاتے تھے اور یہ دو ... کے

بعد بمقتضاے کمال اخلاق ہمسے باتین کرتے جاتے تھے اسی اثنا مین ایک خادم نے اوپر آکر عرض کیا
کہ حضرت ایک شخص خوان لیئے دروازہ پر حاضر ہے اگر حکم ہو تو اندر آنے دون جناب مغفور یہہ سُنتے ہی
بے اختیار قبلہ رو استادہ ہو گیٔے اور اس حمد و ثنا کے ساتھ شکر باری عز اسمہ ادا کیا کہ ہمکو ذوق آگیا ازان بعد
اُس خادم کو ارشاد کیا کہ خوان لے آؤ وہ تو بادشاہ نے ان سردارون کی خاطر عطا فرمایا ہے اور
اپنی ذات والا صفات کو ایسے اوصاف سے موصوف فرما کر بولے کہ اُنکا اعادہ ترک ادب ہے - اوس خوان
گرم مین الوان نعمتین زاید از خوراک موجود تھین حضرت نے خوش ہو کر اپنے دست مبارک سے دستر خوان
بچھایا اور ارشاد ہوا کہ بسم اللہ کیجے - ہم کھانے لگے - لذت طعام کو بیان مین زبان قاصر ہے جب
کھانا اختتام پر آیا حضرت نے فرمایا کہ کھانا تھوڑا تھا - ہم اپنے دل مین ہنسنے لگے کہ خدا جانے بہت کتنا
ہوگا اتنے مین خادم نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک شخص خوان طعام لیئے دروازے پر حاضر ہے ارشاد
ہو تو اندر آنے دون حضرت نے دستر خوان پر سے اوٹھکر قبلہ رو استادہ ہو کر پھر اوسی ذوق سے شکر ادا
کیا ذائقہ سے بڑھکر سامعہ نے مزہ اوٹھایا اور مشروبات و ماکولات ماضیہ کا اندازہ بھلایا الغرض
خوان ثانی مین بھی اول سے کم طعام نتھا مگر اقسام مختلفہ آچار اور چٹنی اور مربے سے مالامال تھا
یہہ سب کھانا بھی یہانتک کھایا کہ دستر خوان پر کوئی دانہ اور کوئی ریزہ باقی نرہا اوس خوان کے
ظروف مین جب دو ایک لقمے باقی رہے تو حضرت نے سب کھانون کو ملاکر ایک کردیا میری اس بیان مین
سر مو مبالغہ نہین لقمہ ہاے اخیر مین جو لذت پائی ہے بائیس تیئیس ۲۳ برس ہوے ہنوز اس حلاوت کی کوئی
نعمت نہین کھائی منشی عبد الغنی مرحوم بھی جبتک زندہ رہے بیشتر یہی کہتے رہے کہ اس مزہ کے لقمے
کبھی کھانے مین نہین آئے - خیر کھانا کھا کر جب ہاتھ دھو چکے تو مجکو یہہ خطرہ آیا کہ آج تو ہمنے ستم کیا ہے
کہ اسقدر غذا کھا گئے ہین اسکو کون ہضم کریگا - معاً حضرت کو اشراق ہوا بکمال عنایت فرمانے لگے کہ یہہ کھانا
تو نور ہو جائیگا کچھ گرانی نہین ہونیکی خاطر جمع رکھو جب جناب کرامت مآب سے رخصت ہو کر اپنے مقام

پر آئے تو سوار ہی سے اتر تے ہی میرا یہ حال ہوا کہ بھوک نے بیتاب کر دیا منشی عبد الغنی کے سامنے کھانا مانگتے
شرم آئی جب وہ بستر پر چلی گئی تو مین نے خدمتگار سے پوچھا کہ آج کیا پکایا ہے اُسنے کہا میان آج تو لالہ
مہیش داس اور زور آور سنگھ کے یہان سے تمھاری اور منشی جی کی دعوت آئی ہے دو ہنگی مٹھائی اور
پکوان رکھا ہوا ہے اسلیئے کچھ پکایا نہین منشی جی نے کھانا کھانے سے انکار کیا مگر مین نے بکمال اشتہا معمولی
کھانا کھایا اور برکتِ طعام خوان حضرت وہ ثقیل کھانے بھی ایسے ہضم ہو گئے کہ صبح کو طبیعت نہایت سبک
تھی گرانی کا کیا دخل ملاحظہ فرمایئے یہہ کتنی کرامتین اور کتنے تصرف ہین انتہی الخط ملتقطا - از انجملہ
لالہ فقیر چند بیان کرتے تھے کہ مین موسم گرما مین شدتِ گرمی و تمازت آفتاب سے گھر کو نجا سکا ایک گوشہ
مسجد مین سو رہا وقت زوال کے کہ حضور پُر نور اوسوقت قیلولہ فرما تھے چند اشخاص عقیدت اختصاص
بشرفِ پابوسی حاضر خدمت اقدس ہوئے حضور نے خواب سے بیدار ہو کر اُنسے ملاقات کی اور فرمایا کہ آپ
سب صاحب ریل پر سے تشنہ و گرسنہ تشریف لائے ہین اسوقت یہ فقیر آپ لوگون کی کیا دعوت کرے اللہ تعالے
اگر اسوقت فلان فلان طعام عطا فرماوے تو اوسکی بندہ نوازی ہے وے لوگ کمال عجز و ادب سے سرنگون
ہوئے اسی اثنا مین ایک شخص خوان مملو بانواع و اقسام اطعمہ کہ جنکا نام حضور نے بکشف خود پہلے ہی ارشاد
کیا تھا لیکر حاضر ہوا حضور پُر نور نے تبسم فرما کر شکر حق ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے آپ لوگون کی
دعوت پردۂ غیب سے فرمائی ہے سب صاحبون نے کھانا کھایا اور بعد کامیابی کے رخصت ہوئے از انجملہ
جناب سید شاہ ظہور الحسنین صاحب عرف چھٹو میان صاحب قادری مارہروی خاکسار ننگ خاندان سے
فرماتے تھے کہ یہ فقیر ایکبار دہلی مین گیا اور حضرت حافظ صاحب قبلہ سے ملازمت حاصل کی حضرت صاحب
نے بکمال تواضع و مدارات مجھکو ایک مرید کے مکان پر کہ قریب دولت سرائے جناب کے تھا فروکش کرایا کئی
روز تک وہان مقیم رہا یوم رخصت و وداع بکمال عجز و انکسار ارشاد کیا کہ صاحبزادے صاحب اس فقیر کی
خواہش دلی یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالفضل خود بدعوت جناب کے کچھ طعام لذیذ مثل سویان و فلان فلان

طعام عمدہ ونفیس عطا فرماوے آپ تناول فرماکر تشریف لیجائین فقیر نے ھر چند باصرار بیشمار عذر ومعذرت
کی مگر جناب حافظ صاحب انھین کلمات کو زبان سے ارشاد فرماتے رہے ناگاہ کوئی جوان ایک خوان
لیکر حاضر خدمت ہوا دیکھتے ہی خوان کے خندہ فرماکر ارشاد کیا اللہ تعالیٰ نے اِس فقیر کی شرم رکھ لی -
مین نے عرض کیا کہ حضور ابھی تک تو خوان کھولا نہین یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس مین وہی کھانا ہو جو آپ
فرماتے تھے - فرمایا کہ یہہ فقیر آپکے خاندان کا نام لیوا ہے اللہ تعالیٰ ببرکت آپکے خاندان کے فقیر کی شرم رکھیگا
جسوقت وہ خوان کھولا وہی طعام کہ جسکا ذکر حضرت نے ارشاد کیا تھا اُس خوان مین موجود تھی حضرت نے مجکو
کھلاکر رخصت کیا **ازانجملہ** شیخ قادر بخش بیان کرتے تھے کہ میری بھائی حافظ عبد الکریم سونی پت مین
آئے خاکسار نے مع عزیز و اقارب کی انکی دعوت کی تخمیناً ڈیڑھ سیر زردہ اور بارہ آثار بریانی اور پندرہ ثار نان
خمیری اور لقدر محتاج سالن تیار کرایا اتفاقاً جس روز خاکسار نے دعوت کی تھی اوسی روز برادری
مین پنچایت تھی بعد پنچایت کے بعض مردمانِ برادری ہمراہ حافظ صاحب کے مکان پر آگئے خاکسار بپاس
مروت کسیکو منع نکرسکا قلتِ طعام وکثرتِ انام سے مجکو سخت حیرت ہوئی آخر الامر خاکسار نے بصدق
عقیدت وحسن اعتقاد اولاً حضور مرشد برحق کی روح پر فتوح سے استغاثہ کیا من بعد ایک عمل عطیہ
جناب والا کا بتعداد معلوم پڑھکر کھانے پر دم کیا بعون اللہ العزیز المنان وتوجہ موجہ حضرت اقدس اسقدر
اوس کھانے مین برکت ہوئی کہ تمام حاضرین نے کھایا اور سیر ہوکر تحسین وآفرین کرتے ہوئے رخصت ہوئے
ازانجملہ نامبردہ نے ایکبار باستحصال برکت واحراز سعادت حضور پرنور کی مع خدام وحاضرین
مسجد کی دعوت کی خاکسار راقم الحروف بھی ہمرکاب جناب مستطاب کے حاضر تھا اور میان نظام علی شاہ
صاحب وعبد اللہ شاہ صاحب واحمد علی شاہ صاحب مع مریدان خود اس مجلس مین شریک تھے چونکہ اس محفل
مین سماع بھی تھا باستماع سماع قریب چارسو آدمی کے جمع ہوئے نامبردہ نے ۱۲ آثار بریانی اور سات
آثار زردہ اور پانچ آثار باقرخانی اور سالن لقدر حاجت پکوایا تھا کثرت اہل مجلس کی دیکھکر اونکے والد

میان محمدبخش صاحب مرحوم نے اپنے فرزند سے کہا کہ قادربخش کھانا اسقدر کہان ہے کہ کل ارباب محفل کو
کھلایا جائے تم ساٹھ روپیہ کی شیرینی بازار سے خرید کر لاؤ اور حاضرین کو تقسیم کردو مین اُسوقت محجوب
ہوا اور بپاس ادب والد بزرگوار کے کچھ عرض نکر سکا بحُسن عقیدت وخلوص تام بحضور مرشد برحق کے حاضر ہوکر
کیفیت منشاء والد ماجد کی عرض کی حضور نے اوّلاً تو سکوت کیا بعدازان ارشاد فرمایا کہ قادربخش جسقدر
کھانا موجود ہے اوسپر ایک چادر ڈال کر بسم اللہ کر کے اپنے دستِ خاص ہی کھانا نکالو اور سب ارباب
محفل کو کھلاؤ اللہ تعالیٰ بافضال خود طفیل جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی برکت عطا فرمائیگا
حسب ارشاد عالی خادم نے تعمیلِ حکم کی بصدق ارشاد والا وہ طعامِ قلیل جملہ حاضرین بزم کیلئے
بوجہ احسن کافی ہوا اور تمام لوگ سیر ہوئے اور جو کھانا کہ باقی رہا اور مستحقین کو بقدر حصّہ ہر ایک کے
تقسیم کیا گیا - کاتب الحروف عرض رسان ہے کہ حضور پُرنور نور اللہ مرقدہٗ اس قسم کی محافل اور مجالس
مین کہ جہان مزامیر وملاہی ہوتی تھی بپاس آداب شریعت ولحاظ طریق عالیہ قادریہ اجلاس نفرماتے
مگر بمجالست ارباب بصیرت وعرفان واصحاب اذواق ومواجید صادق دریغ بھی نفرماتے جو کیفیت
شوقیہ وحالتِ ذوقیہ وقت دون وقت جناب غفران مآب کو بوجہ اصطلام واستیلاء ولولۂ عشق
باستماع قران مجید ومدایح ومناقب وادای فرایض ونوافل کے طاری ولاحق ہوتی تھی خاکسار
ننگ خاندان کو کہان مجال کہ سلک تحریر مین منسلک کرے مگر بمقتضای مالایدرک کلہ لایترک کلہ
بتکمیل سوانح عمری وتتمیم مکارم اخلاق ومحاسن اوقات بعض حالات عشق آمیز وشوق انگیز زیب قلم
کر کے چند اقوال ہدایت اشتمال مسئلہ سماع کے کہ محققین ارباب تصرف واصحاب تصوّف ومدققین
اہلِ کمال نے بلا تعصّب وتعسّف وافراط وتفریط کتب معتبرہ ومستندہ مین درج کیئے ہین راقم اثم بپاس
اظہار حق وکف لسان الطاعنین صفحۂ قرطاس پر منقش کر کے ہدیۂ ناظرین منصفین وتحفہ لاحظین انصاف
آئین کئے کرتا ہے مخفی مباد کہ حضور پُرنور قدس سرہ کی غلبۂ شوق وسرگرمی عشق واشتعال نائرۂ اشتیاق

کی یہہ کیفیت تھی کہ باتعیین و تخصیص و بعام تقیید و خصوصیت خلوت و جلوت کی کلام عبرت انتظام و سخنہائی وحدت التیام بر بمضمون اس غزل آبی شعر ع بسودای جانان زجان مشتغل ❊ بذکر حبیب از جہان مشتغل ❊ بیاد حق از خلق بگریختہ ❊ چنان مست ساقی کہ می ریختہ ❊ دم گرم و آہ سرد اسطرح سی بر آمد ہوتی کہ باعث جذب قلوب و جلب دلہای اہل عقیدت و حضار محفل قدس منزل ہوتا و باانیہمہ مزاج فیض امتزاج مین اسقدر ضبط و تحمل تھا کہ بموقع شرکت محفل سماع اہل بصیرت و ارباب معنی اگر کسی صاحب حال کو ہیجان شوق و غلبہ ذوق وجد ہوتا حضور پر نور کی حال ضبط اشتمال کو بجز سرخی چشمان فیض توامان و درخشانی عذار و چکیدگی لعاب دہن کے اصلا تغیر و تبدل و جسم فیض شمیم و اعضاء منیف کو قطعاً تحرک نہوتا الحق و نعم ما قال

ابیات

ای کہ از کشمکش قال و مقال	غنیمت حالت ارباب کمال
بنگر این حالت درویشان را	کوشش و سوزش عشق ایشان را
کہ درین رہ چہ طلبہا دارند	در طلبہا چہ تعبہا دارند
زین طلب گرنہ خدا یافتہ اند	اینہمہ از بہر چہ بشتافتہ اند

فرماتے تھے حضور مغفور کہ بعض ارباب معنی و اہل ذوق کو بدون سماع مطلق کے بھی دم تصفیق و صدای صفیر سے وجد و بیخودی ہو جاتی ہے چنانچہ اس فقیر نے ایک بزرگ کو بچشم خود دیکھا تھا کہ فیل پر سوار تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص نے تالی بجائی وہ بزرگ بی اختیار ہاتھی سے گر کر بیہوش ہو گئے و نیز ایک بزرگ بازار مین جاتے تھے ایک ترہ فروش نے کہا "سویا پالک چوکا" یکایک نعرہ مار کر مدہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا لوگون نے دریافت حال کیا فرمایا کہ یہہ ترہ فروش حق کہتا ہے سوئی پلک چوک گیا و نعم ما قال السعدی علیہ الرحمۃ من اللہ الہادی ع شب و روز در بحر سودا و سوز ❊ ندانند ز آشفتگی شب ز روز ❊ الست از ازل ہمچنان شان بگوش ❊ بفریاد قالوا بلی در خروش ❊

ابیات دیگر

عاشقان بینی بجان حیران شده	هر یکے نوع دگر بریان شده
عاشقان بینی درین رہ گشته غرق	از قدم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان بینی ز ورد عشق خویش	سر برہنه پا برہنه دل ز ریش
عاشقان بینی ز عشق دوست مست	جمله اندر دوستی گشتند ہست

پھر ارشاد ہوا کہ مردان خدا و عرفا، اہل صفا غفلت چشم زدن و خواب طرفۃ العین کو موت بلکہ کفر جانتے ہین حضرات صوفیہ صافیہ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم نے ہوش در دم کو تفسیر رعایت نفس یعنی کوئی دم ذکر آلہی و یاد کردگار سے خالی نہو تعبیر فرمایا ہے **حکایت** ایک بزرگ کسی درویش باکمال کے شہرۂ عرفان سُنکر مشتاق ملازمت ہوئے اور بشرف زیارت اون کے ہتیہ سفر کا کیا اتفاقاً جبر راہ سو وہ درویش باکمال تشریف لیجاتے تھے ایک آواز بے پیکر عنصری و حس جسمانی اُن کی گوشزد ہوئی کہ اے شخص تو جسکی زیارت کو جاتا ہے وہ شخص اسوقت مرگیا یہہ سُنکر اُنکو سخت رنج ہوا اور ارادہ فسخ عزیمت کا کیا بالقاء ربانی یہہ امر خیال مین آیا کہ بزرگان دین و اولیاء عظام کو باب فیوض مسدود نہین اُنکے مزار مقدس و مشہد منور کی زیارت و ایصال ثواب و استفاضۂ فیضان معنوی سے فیضیاب ہوکر مراجعت کرین گے چنانچہ سفر طے کرتے ہوئے اُس شہر مین تشریف لائے اور استفسار حال کیا ہر ایک ادنی اعلی نے اُن کی حالات فیض آیات و خوارق لوارق بیان کیئے کمال استعجاب سے اونکی خدمت مین حاضر ہوئے اور شرف زیارت و استسعاد ملازمت سے مشرف ہوئے حضرت شاہصاحب نے بصفای باطن و کشف صادق ارشاد فرمایا کہ جو خبر راہ مین آپنے سُنی تھی وہ صحیح تھی یہہ فقیر اُسوقت یاد آلہی سے غافل تھا صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل الذین یذکر ربه والذی لایذکر ربه مثل الحی والمیت

مُلا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین لکھا ہے والحاصل ان الذکر حیوۃ قلب السالک

والغفلتہ مؤنۃ انتہیٰ ولنعم ماقال ؎ ہر آنکو غافل ازوی یک زمان است ٭ دران دم کافر است اما نہان است ٭ اگر آن کافری پیوستہ بودے ٭ در اسلام بروے لبستہ بودے **الغرض** حضور مغفور قدس اللہ سرہ العزیز باداب شریعت ورعایتِ خاندان عالیہ قادریہ بیشتر آوان اس قسم کی محافل ومجالس مین کہ جسمین آلات محرمہ ہوتے تھے اجلاس نفرماتی اور اگر گاہے بمجالست ارباب بصیرت واہل معنی اتفاق اجلاس فرمانی کا ہوتا بکمال ضبط وتحمل تھوڑی دیر نشست فرماتی من بعد بفرودگاہ خود تشریف لے آتے وجد مصنوعی وحالتِ موضوعیہ سے حضور پُرنور کو کمال نفرت تھی - ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ یہ فقیر بتقریب عُرس حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ کی بارگاہ عالی مین قریب غلام گردش کی محفل سماع مین حاضر تھا ایک صاحب درویش صورت میری قریب بیٹھے تھے اُنکو وجد شروع ہوا عرصہ تک اونکو کیفیت طاری رہی جب وقت تقسیم تبرک کا ہوا اُسی حالت مین اپنی مُرید سے کہا کہ میرا دوہرا حصہ لیلینا اور پھر حالت ووجد مین مصروف ہو گئے - اِس فقیر کو یہ حرکت ناشایستہ اونکی ناپسند ہوئی اُسی وقت یہ فقیر محفل سے علیحدہ ہو گیا اور عرصہ تک اس اندیشہ وخیال مین رہا کہ یہ لوگ کیسے بےادب وگستاخ ہین کہ بمحفل اولیاے اولوالعزم بجای حفظ اداب کی اپنی حالتِ موضوعیہ سے اولیاء ماسبق کو موردِ طعن کراتی ہین حضرات صوفیہ رحمہم اللہ نے اس قسم کی محافل ومجامع مین اگر شرکت فرمائی ہے تو بپابندی شرائط وآداب وعلم مصطلحات بعضون نے بمزامیر وبعضون نے بلا مزامیر ضرورۃً استماع فرمایا ہے - یہ لوگ بنام نہاد اتباع باوصف عدم اطلاع احوال وبی فہم معانی مصطلحات وفقدان اہلیت محض بہوائے نفسانی وپابندی رسمیات بزرگان سلف کو تفضیح وتحقیر کراتے ہین ع ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا - **راقم اثم** عرض کرتا ہے کہ اُس زمانہ مین جب یہ کیفیت تھی تو اس زمانے مین ایسے مشائخان معنی پرست کہان کہ جنکے فیضان صحبت وبرکات ذوات قادسات سے محفل مین انوار کردگار جلوہ افروز ہون اور اونکی تاثیر صحبت وصفائے باطن سے حاضرین محفل کو حظ وکیفیت حاصل ہو - دریغا بعض حضرات مشایخ کہ جنکو نہ علم سے مس اور نہ

احکام شرعیہ سے واقفیت نہ اقوال ارباب طریقت سے بہرہ اور نہ اپنے بزرگان طریقت کی اتباع کتب مشائخین پر نظر اور حقیقت و معرفت تو بجای خود ہے صاف ارشاد ہو گئے ہین کہ جنکی وجد و کیفیت ارباب بصیرت و اہل معنی کو سخت ناگوار ہوتی ہے مگر بپاس ادب و خوف فتنہ و فساد اونکو منع نہین کر سکتے راقم نے ایام صغر سنی مین کیفیت بعض ارباب صدق کی بچشم سر معائنہ کی تھی چنانچہ ایک مرتبہ خاکسار تقریب ہفتدہم بدرگاہ عالیجاہ سلطان المشایخ حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ کی خاص غلام گردش مین حاضر تھا ایک شخص سرمہ فروش مرید خاندان صابریہ علی صاحبہا الف الرحمتہ والتحیتہ شریک جلسہ سماع ہوا غلبۂ شوق و استیلاء عشق سے اوسکو کیفیت شروع ہوئی اشتعال نائرۂ اشتیاق سے اس عاشق زار منتظر جلوۂ کردگار کو اسقدر اضطراب و بیتابی لاحق ہوئی کہ حضار محفل اُسکی گرفت و روک و تھام سے عاجز آگئے تھے کیفیت شوقیہ و حالت صلبیہ سے ایسا مجروح و زخمی ہو گیا تھا کہ بینی و گوش سے خون جاری تھا آخر وقت عصر تک یہی کیفیت رہی راقم بعد نماز عصر کے مکان کو چلا آیا واللہ اعلم بالصواب وہ شخص زندہ رہا یا واصل بحق ہوا۔ اس قسم کی حالت و کیفیت خاکسار نے بچشم خود معائنہ کی ہے آن ایام نکبت انجام مین بعض مشائخین محض ناآشنا اس امر سے کہ آیا کس طریقہ مین کن شرائط و آداب سے سماع مسموع ہوا ہے اور کس طریقہ مین اجتناب لازم ہے۔ بیجا با پابندی رسمیات بمضمون ای صدق انتمائے

شعر در خلوت خاص آمدہ عامے چند ٭ بدنام کنندۂ نکونامے چند ٭ اکابرین ماسبق کو محل طعن و ہدف تیر ملامت بناتے ہین ع مانعین اہل یقین از اہل تسنن بپاس آداب شریعت و تخلیط خاندانی اگر کسی صاحب کو منع کرتے ہین تو اونکو بطریق طنز و تشنیع کے جواب دیتے ہین کہ ہم لوگ زمرۂ فقرا و متبعین اقدام اہل طریقت ہین اور یہ لوگ ارباب شریعت ہین ان کو طریقت سے کیا نسبت سبحان اللہ سچ

فرمایا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق۔ ہکذا فی مرج البحرین للشیخ الدہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ حضرت

شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ باوصف دعوی توحید کے شریعت و طریقت کی نسبت اپنی مثنوی مین تحریر فرماتے ہین
شریعت را مقدم دار اکنون ٭ طریقت از شریعت نیست بیرون ٭ کسے کو در شریعت راسخ آید حقیقت
راہ بروے خود کشاید - حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء مین حضرت خواجہ سہیل
عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین تحریر فرماتے ہین و علماء ظاہر گویند کہ میان شریعت و طریقت
او جمع کردہ بود و عجب در انکہ این خود ہر دو یکی است کہ حقیقت روغن شریعت است و شریعت مغز آن
ایضاً تذکرۃ الاولیا مین حضرت ابو اسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین باید کہ پیوستہ
تحصیل علوم شرعی مشغول باشی کہ اہل طریقت و حقیقت را در ہمہ حال از علوم گزیر نیست - ارباب خرد
و شعور حوالجات مذکور کو بغور و تامل و خوض و تعمق ملاحظہ فرمائین کہ یہہ کیسے بزرگان اولو العزم و متبعان
شریعت ہین کہ اپنے کلام عبرت التیام مین ہدایت اتباع شریعت و تاکید تحصیل علوم بقید لفظ شرعی
و در ہمہ حال ارشاد فرما کر قدغن بلیغ کرتے ہین تا جو شخص کہ سعادت فیضان معنوی سے شرف اندوز
ہونا چاہے تحصیل علوم شرعی و اتباع احکام شریعت کو امر یقینی و مقدم جانے اللہ جلشانہ قرآن
مجید مین علماء کی تعریف فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء والیضاً یرفع اللہ الذین
آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات - اور جناب سرور کائنات صلعم فضلاء امت کی توصیف
ارشاد فرماتے ہین عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان العالم لیستغفر لہ من
فی السموات و من فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر
لیلۃ البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء کذا فی المشکوٰۃ - علمائے امت و فضلائے
ملت کی نسبت کلمات شناعت سمات کہنی کمال دنائت و سفاہت پر دلالت کرتا ہے - اس قسم کے لوگون
کی نسبت جو حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ملفوظ مین تحریر فرمایا ہے وہ عبارت
بجنسہ نقل کیجاتی ہے ہکذا عبارتہ - قوی تر شبہ و خفی تر اشتباہی درین مقامی پیروی پیران است

یعنی ہرچہ بزرگان و پیرانِ ما کردہ اند ما نیز اتباع ایشان میکنیم و درا ینجا جماعت ہستند کہ احکام شریعت
را ندانستہ و احادیث و اقوال علما را نہ شنیدہ اند ایشان جاہلانند تعلیم شان باید کرد و حقیقت حال کشف
نمودہ۔ فرقۂ دیگر اند کہ گویند مارا با شریعت چہ کار است ما از ان ایشانیم و دست تمسک بدامن عزتِ
ایشان زدہ ایم دیگر چہ باشد آنہا کافرانند تعزیر ایشان باید کرد و حد ارتداد اقامت نمود۔ پس آدمی
کو چاہیئے کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دے اور سالکانِ راہِ شریعت و رہروانِ ملتِ بیضا از علماء اہلِ تسنن
کی اقوال و افعال کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے کہ اسمین بقول حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے خوف زوال ایمان کا ہی
سماع مطلق مین ائمۂ دین و اکابرین طریقت کی اقوال باہم مختلف و معارض ہین اور یہ مسئلہ یعنی مسئلہ سماع
مطلق اگر مسائل اختلافیہ سی ہی جیسا کہ حضرتِ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی
بدانکہ درین مسئلہ اختلاف بسیار آمدہ قدیماً و حدیثاً و قولاً و فعلاً بعضے با باحت متوقف و متردد ماندہ
و گفتہ کہ نہ این کار کنیم و نہ انکار و حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ملفوظ مین لکھا ہے
مسئلہ سماع نزد مشائخ طریقت قدس سرہم درانچہ نقل میکنند از افعال و اقوال ایشان درین باب
مختلف فیہ یافتیم جماعت از ایشان مجتنب و مباشر و طائفہ متوقف بودند و لکل وجہۃ ہو مولیہا
فاستبقوا الخیرات۔ اور تفسیر احمدی مین ہی: اعلم ان مسائل الغنا اکبر المسائل المختلف فیہا وقد تعارضت
الآیات والاحادیث الدالۃ علی اباحتہ و حرمتہ و کثرت فیہ اقاویل العلماء و آراء الصلحاء۔ پس جبکہ
سماع مطلق مین باہم اقوال اکابرین کی معارض و مختلف ہین چہ جائیکہ مزامیر کہ جسکی حرمت پر بیشتر
احادیث ناطق ہین اور فضلاء دین متین اسکی حرمت لغیرہ ہونے پر تنصیص کر چکے ہین چنانچہ
کتب محققین اسکی تصریح و تنقیح سے اسقدر مالامال ہین کہ تشریح اسکی مورثِ تطویل ہے بلکہ عرفائے
کرام و مشائخین عظام اپنی مجامع و محافل مین باوصف اتباع پیرانِ طریقت کی مرتکب آلات محرمہ کے
نہوتی تھی اور متوسلین دامن فیض مامن و ارادتمندان سلسلہ کو ارتکاب مزامیر سے وعید شدید و زجر

توبیخ فرماتی تھو - حضرت سلطان العرفا سلطان نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات
مین شیخ المحققین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ملفوظ مین افادہ فرمایا ہے - وحضرت شیخ
نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ در غایت تورع واحتیاط مسلمانی ونگاہداشت حدود ظاہر بودند وہمیشہ
بدرس علوم دینی مشغول وگاہ گاہی کہ سماع می شنیدند قوالان ہم از جنس طالبعلمان ودرویشان میبودند
کہ در خدمت ایشان کار میکردند چنین شنیدہ میشود کہ یکبار در خانہ شیخ برہان الدین غریب مجلس
سماع بود ومزامیر نیز بود شیخ نصیر الدین محمود از مجلس برخاستہ واعتراض نمودہ بمنزل خود آمدند و
گفت کہ از طریقہ پیر برگشتن گفت حجت نمیشود واین خبر بسلطان المشائخ رسانیدند فرمودند خوب کرد حق
بجانب اوست ومنتسبان سلسلہ مخدوم شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ غایت اجتناب واحتراز از
شنیدن مزامیر دارند وایشان میگویند کہ شیخ فرمودند کہ ہر کہ سماع مزامیر کند از عقد بیعت ومریدی ما
برآید - اور حضرت سلطان المشائخ جناب محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز نے فوائد الفواد مین ارشاد فرمایا ہے
درباب سماع فائدہ فرمود وگفت کہ چند چیز موجود شود آنگاہ سماع شنود آنچیز مسمع است ومسموع است
ومستمع است وآلۃ السماع است - آنگاہ این قسم را فائدہ فرمود وگفت مسمع گویندہ است
گویندہ می باید کہ مرد تمام باشد کودک نباشد وعورت نباشد مسموع آنچہ میگویند باید کہ ہزل وفحش
نباشد اما مستمع آنکہ می شنود او باید کہ مملو از یاد حق باشد اما آلت سماع آن مزامیر است چون چنگ
ورباب مثل آن باید کہ در میان نباشد این چنین سماع حلال است وحدیث نیز برین نوع کہ السماع
مباح لمن کان قلبہ حی ونفسہ میت - آنگاہ فرمود کہ سماع صوتی است موزون آن چرا حرام باشد
وآنچہ میگویند کلام است مفہوم المعنی آن چرا حرام باشد - دیگر تحریک قلب است اگر آن تحریک بیاد
حق باشد مستحب است واگر میل بفساد باشد حرام است تو نیز جناب محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی
محفل شریف ومجمع منیف مین مزامیر ہوتی تھی - شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ملفوظ مین لکھا ہے

ودر زمانہ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ انکار رواج دیگر یافت ودر مجلس ایشان
مزامیر نبود و تصفیق نبود و یاران خود را ازان منع میکردند و میفرمودند کہ بارے اگر کسے بگفتند باید کہ از اداء
شرع بیرون نرفتند این بنابران است کہ در مسائل مجتہد کور است کہ در شنیدنِ غنا خلافی است اما شنیدنِ
مزامیر بالاتفاق حرام است۔ بلکہ حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ العزیز مزامیر کو منع کرتے تھے۔ اخبار الاخیار
مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ نقل است کہ شخصے در مجلس او تقریر کرد کہ در فلان موضع یاران
شما جمعیتے کردہ اند و مزامیر در میان است فرمود کہ من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات در میان نباشد نیکو
نکردہ اند۔ و نیز اخبار الاخیار مین بحالات حضرت سلطان نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھا ہے
نقل است کہ روزے بعضے از مریدان شیخ نظام الدین اولیا مجلسے داشتند و دف زنان سرودے شنیدند
شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود برخاست تا برآید۔ یاران تکلیف نشستن کردند گفت خلاف سنت است
گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب پیر برگشتی۔ گفت حجت نمیشود دلیل از کتاب و سنت می باید
بعضے از غرض گویان این سخن بخدمتِ شیخ رسانیدند کہ شیخ محمود چنین میگوید۔ شیخ را صدق معاملہ
او معلوم بود فرمود راست میگوید حق آنست کہ او میگوید۔ در سیر الاولیا می نویسد کہ در مجلس شیخ نظام الدین
مزامیر نبودے و تصفیق نکردندے و اگر کسے از یاران چیزے بخدمتِ او میرسانید کہ مزامیر میشود منع میکرد
و میگفت خوب نمی کند و در خیر المجالس میگوید۔ عزیزے بخدمتِ شیخ نصیر الدین محمود در آمد آغاز کرد کہ
کجا روا باشد کہ مزامیر در جمع باشد و دف و نای و رباب و صوفیان رقص کنند۔ خواجہ فرمودند کہ مزامیر
باجماع مباح نیست اگر کسے از طریقت بیفتد بارے در شریعت باشد اگر از شریعت ہم بیفتد کجا رود۔ اول
در سماع اختلاف است۔ بنزدیک علما با چندین شرائط مباح اہل آنرا اما مزامیر باجماع حرام است
متبعین اقدام مشائخین کرام کو معلوم ہو کہ ان عبارات ہدایت آیات کو ملاحظہ فرما کر انصاف کرین
... اوصف اس علو و رفعت و خداشناسی کے کسقدر محتاط و

متورع تھے کہ اپنی مجامع مین بجز سماع مطلق کے مزامیر کو دخل نہ دیتے اور مستمعین مزامیر و متوسلین خاندان و متشبثین سواس فیض مامن کو بوعید شدید تنبیہہ و توبیخ ارشاد کرتے تھے - افسوس اس اتباع و اقتدا پر کہ باوجود دعوۂ اطاعت و ادعای انقیاد کی ایسے استماع مزامیر و آلات محرمہ مین منہمک و منغمس ہوے کہ بفرط تعصب و راہ تعنت علماء شریعت کو بالفاظ ناملایم و غیر مناسب یاد کرنے لگے حضرات صوفیہ صافیہ قدس اسرارہم و افاض علینا من فیضانہم نے سماع مطلق کو کہ بقول محققین حلال و سباح ہی بپابندی صوم طی و آداب و شرائط بسبیل ندرت بلا اعتیاد استماع فرمایا ہے حضرت شیخ المحققین محدث دہلوی نے اپنی ملفوظ مین لکھا ہی - وبیقین رسیدہ است کہ کبرائی مشایخ چشتیہ و بزرگوار ان این سلسلہ قدس اللہ تعالی اسرارہم سماع می شنیدند ولکن باحتیاط و شرایط و آداب و بشیۂ اوقات درخلوات می شنیدند کہ از لقل وجود اغیار و نامحرمان خالی بودے - وگویند کہ در عہد دولت قطب الواصلین خواجہ قطب الدین اوشی قدس اللہ تعالی سرہ العزیز واوصل الینا فتوحہ درویشان روزہ طی بر سبیگر فتند و ریاضت می کشیدند پس از ان در موسم اعراس مشایخ و عزیزان سماع می شنیدند - اگرچہ بعض حضرات صوفیہ ارباب عرفان نے اپنی مجامع و محافل اعراس مین مزامیر و آلات محرمہ کا استعمال کرایا مگر بپاس شریعت و آداب و شرائط ایسے مقام محفوظ و مکان مصئون مین استماع فرماتی تھی کہ بلا اجازت و حکم محکم کوئی متنفس دخیل محفل و حارج اوقات نہو سکتا - یہ امر تا زمان ہدایت نشان حضرت قبلۃ العارفین محب نبی جناب مولانا محمد فخر الملتہ والدین قدس اللہ سرہ کی شائع و ذائع تھا - بعض ثقات اہل ارادت سے مسموع ہوا ہی کہ ایکمرتبہ کوئی بزرگ اولاد امجاد حضرت خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے بنا بر شرف ملازمت جناب مولانا صاحب کی بروز عرس حضرت مولانا محمد نظام الدین اورنگ آبادی چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے تشریف لائے حضرت مولانا صاحب اوسوقت شریک جلسۂ سماع تھے - بپاس لحاظ شرائط ایک شخص بیرون مجلس حاضر رہتا تھا جو شخص کہ ایسے وقت مین بپاس شرف ملازمت جناب مولانا صاحب کی حاضر ہو

بلا اطلاع محفل مین نجا سکے جب یہہ صاحب تشریف لائے خادم نے حسب معمول حضرت مولانا صاحب کی خدمت مین عرض حال کیا جناب مولانا صاحب علیہ الرحمۃ بنفس نفیس بیرون مجلس تشریف لائے اور بکمال عظمت و اجلال دست بستہ بعد عرض تسلیم وکورنش کے فرمایا کہ حضور کے آبا واجداد نے ان قیود کی تنبیہہ وتاکید ارشاد فرمائی ہی اور حضور اونکی اولاد امجاد سے ہین ہم سب خدام کی یہہ عرض ہی کہ آپ ان قیود کو رفع فرمائین حضرت موصوف نے جب یہہ کلام عبرت التیام جناب مولانا صاحب کا بگوش حق نیوش سنا فرمایا کہ یہہ فقیر پھر کسی وقت آپسے ملازمت حاصل کریگا۔ متبعین اقدام صوفیہ کرام کو اس حکایت عبرت افزا پر غور کرنا چاہیئے کہ حضرت مولانا صاحب کیسی اولوالعزم صاحب عرفان تھے کہ جنکے صدہا علماء مشاہر معتقد و خلفاء تھے اپنے پیران طریقت کے ارشاد کی کسقدر اتباع کرتے تھے کہ حضرت خواجہ مودود چشتی رح کی اولاد امجاد کو بفقدان بعض شرائط شرکت محفل سے کس کس آداب ورعایت سے ممانعت فرمائی۔ فی زماننا جو بعض حضرات متبعین سلسلۂ فخریہ نظامیہ ہین متوسلین خاندان قادریہ ونقشبندیہ کو بوجہ عدم مجالست ومشارکت مجامع اعراس کے کسقدر طعن وتشنیع کرتے ہین **الحاصل** حضرات صوفیہ صافیہ وکملاء طریقت مثل جناب محبوب الٰہی وحضرت سلطان نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہما کی مجامع ومحافل مین مناکر ومزامیر وتصفیق نہوتی تھی جیساکہ شیخ محدث دہلوی وصاحب سیر الاولیا ومصنف خیر المجالس نے تصریح کی ہی بلکہ حضرت خواجہ خواجگان قبلۃ الواصلین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے بعض حالات سے بھی یہہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضور پرنور کی روح پاک بارتکاب فواحش ومزامیر بمجمع عرس جناب والا کو حاضرین محفل وجلساء مجلس سے سخت ناخوش وناراض ہوتی ہے چنانچہ اخبار الاخیار مین حضرت شیخ محدث دہلوی نے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حالات مین درج فرمایا ہے۔ چنین شنیدہ شدہ است کہ شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالقدوس

تشریف برند و در مجلس حاضر شوند حاکمند۔ فرمود شما بروید و بزیارت قبر ایشان مشرف شوید و بروحانیت

ایشان متوجہ باشید تا چہ میفرمایند۔ پس من بزیارت رفتم و در مقابلہ قبر شریف خواجہ متوجہ بروحانیت

وی قدس سرہ نشستم و مجلس سماع گرم بود و قوالان و صوفیان در جوش و خروش۔ و درین اثنا حضرت

خواجہ میفرمایند کہ این بدبختان دماغ ما را بردند و وقت ما را مشوش ساختند۔ پس من بخدمت میر سید ابراہیم

آمدم خندہ کردند و فرمودند کہ اکنون ما را معذور میدارید یا نہ۔ عرض کردم ہمچنین است کہ میفرمایند حق

بجانب شماست۔ اس مقام ہدایت انضمام کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ رکن الدین صاحبزادہ

و صاحب سجادہ حضرت شاہ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ متوسل خاندان چشتیہ صابریہ و حضرت

خواجہ خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ جد طریقت حضرت سلطان المشائخ

محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ صاحب سلسلہ چشتیہ نظامیہ مرتکبین فواحش و مناکیر مجمع اعراس کو شیخ رکن الدین

رحمۃ اللہ علیہ سے بحالت توجہ بلفظ بدبختان ارشاد کریں اگر بنفس نفیس حضرت خواجہ صاحب مرتکب

نواہی و ملاہی کے ہوتے تو اسقدر تشدد و اظہار تشویش کیوں فرماتے؟۔ آب جو فی زماننا حضرات

صوفیہ باوصف دعوۂ اتباع کے عرائس مشائخین میں ہر کس و ناکس کو بلا رعایت اہلیت و شرائط پیر تک

محفل سماع کرتے ہیں یہ امر بالکل خلاف اتباع مرشدین کرام کے ہے۔ پس منتسبین سلسلہ کو واجب

و متحتم ہے کہ باقتدای مرشدان طریقت و رہبران راہ حقیقت و معرفت کی آداب کو لحاظ و پاس شریعت

کو بوجہ احسن ملحوظ خاطر رکھیں اور ارباب شرع و تورع کو بالفاظ ناملایم یاد نکریں کہ یہ عادت خلاف

داب طریقت و اہل معنی کی ہے۔ ارباب معرفت و اصحاب حقیقت صوفیہ صافیہ قدسنا اللہ بفیضانہم نے

اگر ارتکاب امورات غیر مشروع کا کیا ہے وہ محل طعن و مورد تشنیع نہیں ہو سکتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

کس کیفیت و ہیجان ذوق و ولولۂ شوق و غلبہ عشق میں اس قسم کی افعال سرزد ہوئے ہیں کہ جنکے

فہم معانی و ادراک مآرب سے عقل انسانی و اقاصی کی عاجز و قاصر ہے۔ اسیواسطے ایسے محل پر خطر موقع

جانگداز مین توقف و سکوت انسب و اولیٰ ہے نہ یہ کہ امور وجدانیہ کو حجت پکڑ کے خود مرتکب خلاف

احکام شرع کے ہون ۔ حضرت شیخ محدث دہلوی نے مرج البحرین مین افادہ فرمایا ہے وبالجملہ

توقف و تسلیم در اقوال و افعال ارباب احوال کہ صادقان راہ و متوجہان درگاہ اند و علم و تقوی و

دیانت ایشان معلوم شدہ اسلم و اسلم است اذ خوض دران باب بردو انکار بے مصلحت و ضرورت محل و

خوف خطر اسلم تسلیم ادنیٰ مرتبہ درحق این طائفہ سواسواست لا لک و لا علیک و اگر توفیق رفیق شود

و بر سرِ کار اطلاع بخشند و از احوال و مواجید ایشان و بر باطن پیدا شود آن بابے دیگر و سعادتے دیگر است

تا نصیب کیست بارے تو اعتقاد و ایمان از دست مدہ ۔ قال سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

الایمان بطریقتنا ہذہ من الولایۃ توسط و اعتدال ۔ مگر مقلدان راہ طریقت و متوسلین دامن فیض

مامن کو تقلید و اتباع اس قسم کے افعال کی ضرورت نہین جیسا کہ حضرت شاہ شرف الحق والدین یحییٰ

منیری نے اپنے ملفوظ مین لکھا ہے ۔ قاضی اشرف الدین عرضداشت اگر مریدے برین نیت سماع

می شنود کہ پیر من شنیدہ است من ہم بشنوم و یا نمی شنوم برا ینکہ آن حال و معانی در پیر من است

آن در من نیست و این ہر دو چگونہ باشد ۔ فرمود مر مرید را مسلم نباشد کہ از سر وقت خویش سماع

کند کہ آفات سماع و پندارہای باطل بسیار بسیار است و نشان حق و باطل پیران پختہ و راہ رفتہ دانند

اما مریدیکہ ویرا ہنوز احوال دل پیدا نیامدہ است و خبر معاملت ہنوز ندانستہ و یا احوال دل پیدا

آمدہ ہست و لیکن شہوت لشکستہ باشد واجب بود بر پیر کہ ویرا از سماع منع کند کہ زیان او بر تر از سود بود

اور مرج البحرین مین حضرت شیخ نے لکھا ہے ۔ بعضے ازین طائفہ اطوار و احوال عارض شود کہ از مقام

ثبات و اختیار بیرون آید یکی را ستے از صفائی عمل و ذکا ونفس برخیزد و دیگری را از نور ذکر و صفائی

قلب و یکی دیگر را از سلطان مشاہدہ و جلائی روح بر ہر تقدیر این حال صحیح است و نسبت درست و لیکن

این قول و فعل کہ از طفح و غلبہ آن صدور یافتہ بنیست و مشروع و محل اقتدا و اتباع نہ اگر گویند

کہ چون قول و فعل نامشروع و غیر قابل اتباع و اقتدا دارند لاجرم ارباب طاعت و ہدایت نبود بلکہ از جملہ

معصیت و ضلالت باشد فماذا بعد الحق الا الضلال۔ پس این اعتقاد عین انکار و تنقیص مشائخ

باشد جوابش آنست کہ صدور امر در غلبۂ حال بطریق عصیان و قصد مخالفت امر و نہی نیست و میل

طبیعت و ہوای نفس و علت جہل و داعیہ ہوا نہ بدلیل آنچہ بیقین معلوم شدہ است از تقویٰ و ورع

و اخذ عزیمت و اتباع و کمال علم و دیانت صاحب آن بلکہ مقرون بصدق نیت و حسن قصد در قہر نفس

و قطع اسباب و اسقاط اغیار و استیلاء محبت و غلبۂ شوق است و اینہا ہمہ احوال صحیحہ و مقاصد حسنہ

است اور دوسرے مقام پر مرج البحرین مین ہے و آنچہ ازین طائفہ در حالت سکر و غلبۂ حال صادر

گردد قولاً و فعلاً طریق اسلم درانجا تسلیم است و ترک مبادرت بانکار و اعتراض با عدم جواز تقلید

و صحت اتباع دران و ایشان خود نیز مریدان را بمتابعت و اقتداء بامثال این امور وصیت

نمیفرمودند بلکہ باز میداشتند و منع میکردند اتباع و اقتدار در احکام شریعت و قواعد طریقت

رود کہ اساس آن بر علم است نہ در جزئیات اذواق و مواجید کہ بناء آن بر حال است پس

جبکہ ثابت ہوا کہ جو اقوال و افعال حضرات صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم کے کہ براہ محبت و فرط

تعشق و غلبۂ حال خلاف احکام شرع شریف کے ظاہر ہوتے ہین اُن کی اتباع و اقتدا متبعین اقدام

کو لازم و ضروری نہین پس جو لوگ کہ بحیلہ و بہانۂ اتباع پیران طریقت و مرشدین عظام مرتکب

ملاہی و مزامیر و دیگر نواہی کے ہوتے ہین بجز اتباع نفس و ہوای خاطر و فرط توغل و تصنع کے

اور کوئی امر متصور نہین ہے اسیواسطے علماء متدین و کملاء طریقت نے اجتماع مجامع زمانہ ہذا کو ممنوع

تحریر فرمایا ہے حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ملفوظ مین لکھا ہے۔ اما این

اجتماعہای خاص با کیفیت مخصوص چہ بود و اینجا فرقہ است کہ اگر نغز لکاوند سخن پیران از ایشان

محض بہانہ و مجرد حیلہ است اگر ایشان معتقد پیران اند چہ شد کہ از روش پیران ہمین سماع و حضور

مجالس آن اگر کنند و باقی همہ را بباد فساد دادند۔ ۶ بدنام کنندہ نکو نامے چند۔ کہ گو مرید ایشان اند حاش للہ

کہ ایشان را با پیران نسبتے و پیران را با ایشان عنایتے باشد پیران اہل حق اند و از ارباب صدق اند اہل بطلان

و کذب کے راضی شوند بنائے فعل ایشان جز نفسانیت و تعصب نیست حتی اگر فقیہے و متشرعے را بہ بینند برغم وے

بیشتر کنند و تنفر شوند گویا کہ این جماعت دشمنی دارند و دینے دیگر دارند و قال فی الجوہرۃ و ما یفعلہ متصوفۃ

زماننا حرام لا یجوز القصد والجلوس الیہ و من قبلہم لم یفعل کذلک و فی التاتارخانیۃ والیتیمۃ سئل الحلوائی

عمن سموا انفسہم بالصوفیۃ فاختصوا بنوع لبسہم واشتغلوا باللہو والرقص وادعوا لانفسہم منزلۃ فقال افتروا

علی اللہ کذبا سئل ان کانوا زائغین عن الطریق المستقیم بل ینفقون من البلاد لقطع فتنہم عن العامۃ

فقال اماطۃ الاذی ابلغ فی الصیانۃ و اشمل فی الدیانۃ و تمیز الخبیث من الطیب ازکی و اولی۔ و فی

جوہر الفقہ۔ السماع والقول والرقص الذی یفعلہ المتصوفۃ فی زماننا حرام لا یجوز الجلوس علیہ و ہو والغناء

سواء وا حتج اہل التصوف علی جوازہ بفعل من قبلہم من المشائخ و عندی فعل غیر الفعل ہولاء کذا فی البرجندی

اور ملا علی قاری نے رسالہ سماع میں لکھا ہے۔ ثم اعلم ان یفعلہ بعض المنتسبین الی المشائخ المتقدمین و من

الجمع بین الذکر والشبابۃ والدف والتصفیق والترقیص فمنکر عظیم فی ہذہ الزمان یجب انکارہ لمن قدر

علیہ اما بالید او باللسان او بالجنان و ذلک اضعف الایمان۔ و فی التفسیر الاحمدی و اما ما رسمہ اہل

زماننا من انہم یہیئون المجالس و یرتکبون فیہا بالشرب والفواحش و یجمعون الفساق والامارد و یطلبون

المغنیین والطوائف و یسمعون منہم الغناء و یتلذذون بہا کثیرا من الہواء النفسانیۃ والخرفات الشیطانیۃ

و یحمدون علی المغنیین باعطاء النعم العظیم و یشکرون علیہم بالاحسان العمیم فلا شک ان ذلک ذنب کبیر

و استحلالہ کفر قطعا یقینا لانہ عین الحدیث لہو الحدیث فی شانہم بخلاف اولیاء الحق فانہ لم یبق حدیث

لہو فی شانہم بل یکون ذلک وسیلۃ لرفع درجاتہم و تکمیل کمالاتہم۔ خلاصہ کلام و تنقیح مرام اس محل

ارادۃ الاختصار میں یہ ہے کہ اجتماع مطلق سماع کہ جو منکرات و فواحش و آلات محرمہ سے خالی ہو اوسکو سننا

اور شریک جلسۂ محفل ہونا عند الشرع درست ہے اور صحت وجواز مین اسکی بلحج الاقوال واصح الروایات کچھ کلام نہین
اور حضرات صوفیہ صافیہ قدسنا اللہ تعالی باسرارہم سے جو بعض امور بحسب صورت خلاف ظاہر شرع شریف کے
بسبب غلبۂ حال وہیجان شوق وفرط محبت وعزم خالص ونیت صادق ووجد بیخودی ووفور اشتیاق وصال ایزد متعال و
مشاہدۂ انوار جمال لایزال کے صادر ہوئی ہین یہ حالت متبعین اقدام کے لئے حجت نہین ہوسکتی بلکہ وہ فعل وقول
مفوض الی اللہ ہین حضرت محدث دہلوی رح نے مرج البحرین مین تحریر فرمایا ہے - صاحب حال در حالت غلبہ اصطلام
واستہلاک در غلبات حال وسطوات وجد حکم مجنون دارد کہ قلم التکلیف ازوی مرفوع است واگر این امور را نسبت
بصاحب حال معصیت وقبیح ونامشروع بندارند شاید کہ در طور اہل باطن کہ تابع صرف معنی افتادہ اند گنجایش داشتہ
باشد ولیکن چون حکم شریعت عام است وعمومات شرعیہ باختلاف افراد واشخاص مختلف نگردد وبخصوصیت حسن
کسی مخصوص نشود وحسن وقبح فعل بامر ونہی شارع است نہ بکیفیت صدور واعتبار حال فاعل لاجرم ذات این فعل
وصورت این حرکت بصفت عدم مشروعیت موصوف بود واز دائرہ حکم وفتوی علم بیرون پس در حقیقت قبح واثم
راجع بذات فعل گردد نہ بفاعل وبسا باشد کہ اصل فعل خطا ومعصیت بود وفاعل را خاطی وعاصی نخوانند پس
جو کہ ارباب عقاید نجدیہ از فرط تعصب وراہ تعنت مشائخین زمانہ ماضی بوجہ صدور ان افعال کے تفسیق وتکفیر
کرتے ہین عند العقل السلیم والطبع المستقیم والمنہج القوی والمسلک القویم خلاف وعند اولی النہی وارباب
الورع والتقی باطل فلا یعبأ باقوالہم الزائغۃ - چہ اینکہ بحوالۂ عبارت سابق وتصریح محققین علماء اہل حق جو
احسن مصرح ہو چکا ہے کہ صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم کے افعال واقوال وحرکات وعادات جو بعض اوقات
بغلبۂ حال وہیجان شوق وفرط محبت کے اگر خلاف شرع شریف کے صادر ہوئے ہین ان مین طریق اسلم وراہ مستقیم
یہی ہے کہ سکوت وتوقف اولی وانسب ہے اور بتنقیح صاحب تفسیرات احمدیہ افعال واقوال اولیاء کبار کے انکی
ذات شمائل کے لیے مسبب فوز عظیم وحظ جسیم ونیل مقصود وحصول مطلوب ہے کما قال فی تفسیرہ بخلاف اولیاء
الحق فانہ مرتب حادث ہوا فی شانہم بل یکون ذلک وسیلۃ لرفع درجاتہم ونیل کمالاتہم - حضرت محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین مین لکھاہی گمان نبرند کہ طریقہ التصوف مخالف اہل سنت وجماعت است وصوفیہ
فرقۂ دیگر اند ورای این فرقۂ ناجیہ حاشا وکلا خاصۂ وخلاصۂ این ملت اقوم محققین صوفیہ اند کہ در ظاہر وباطن
مقتبسان انوار سنت ومکاشفان سر حقیقت اند ودر سلوک طریقت اتباع عملاً وحالاً واختیار عزیمت ظاہراً
وباطناً وتحقیق معنی صدق واخلاص ومعرفت ومکائد النفس ودقایق ورع وتہذیب اخلاق وتصفیہ باطن ہیچکس
از ایشان بیشی نکردہ وانچہ ایشان از اعمال واخلاق واحوال ومقامات ومواجید واذواق ونکات واشارات
وسائر کمالات دست دادہ ہیچ فرقہ را ندادہ - اور تفسیر مظہری مین قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے
ہین وکثیراً ما یتکلمون بتلک المعارف فی غلبۃ الحال فالطریق السوی للعوام عند مطالعۃ کتبہم وسماع کلامہم
عدم الانکار وحملہ علی ظاہر الشریعۃ مہما امکن بالتاویلات فان کلامہم رموز واشارات او تفویض علمہ الی
علام الغیوب کما ہو شان المتشابہات فان فی کلامہم مجازات واستعارات مصروفۃ عن الظاہر ولیس شیٔ منہا
مخالفاً للشرع بل ہی لب الکتاب والسنۃ رزقنا اللہ سبحانہ بفضلہ ومنتہ - پس ایسی اولیاء اولو العزم وفقراء
ذوی الاحترام کہ جنکی شان عالی ہین علماء محققین وارباب تصرف وتمکین مثل صاحب تفسیرات احمدیہ وحضرت محدث
دہلوی وقاضی صاحب پانی پتی رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی تصنیفات عالیہ وتالیفات متعالیہ میں باستقدر عظمت
واجلال بیان فرماوین تکفیر واستخفاف ان حضرات کا علی الخصوص مسایل اختلافیہ مین جیسا کہ سماع کہ زمانہ
سابق سے الی الآن اشیاخ کثیرہ وجماعت سدیدہ کے اقوال باہم متعارض ومختلف ہون پایۂ انصاف سے
ساقط ومرتبہ اعتدال سے بالکل ہدر وباطل ہی - باقی رہی مزامیر چونکہ عند التحقیق حرمت اسکی لغیرہ ہی کہ مفاد
جسکے استحلال کا کفر نہین فضلاً عن الارتکاب پس ایسی محل پر خطر وموقع پر حذر مین تکفیر کرنے سے اجتناب
واحتراز لازم بلکہ واجب ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساوی ہم
کذا فی الترمذی - قاضی ثناء اللہ پانی پتی رسالہ سماع مین لکھتے ہین بخوردار نسبت بکفر اہل اسلام جلدی
ننمایند خصوصاً درین مقام کہ این طعن منجر می شود باکابران رزقنا اللہ تعالے محبتہم واتباعہم حضرت

العالمین شیخ عبدالقدوس الگنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز باوجود کمال علم ظاہر و رفعت شان در علم باطن در
سماع غنا با مزامیر چہ قدر افراط میداشتند ع گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ÷ میلش اندر طعنۂ
پاکان زند ÷ ور خدا خواہد کہ پوشد عیب کس ÷ کم زند در عیب معیوبان نفس۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلعم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک حار علیہ متفق علیہ۔ در صحیح بخاری و مسلم از ابی ذر
رضی اللہ عنہ مروی است کہ رسول صلعم فرمود ہر کسی کہ دیگری را بکفر نسبت کند یا عدو اللہ گوید و او چنین نباشد
مگر آنکہ آن قول بر گویندہ رجوع کند و در جامع الفتاوی ینبغی للعالم اذا رفع الیہ ان لا یبادر بتکفیر اہل
الاسلام مع انہ یقضی باسلامہ تحت ظلال السیوف۔ یعنی لایق است مر عالم را آنکہ اگر بردہ شود پیش او
ذکر کسی از مسلمین کہ در ان احتمال کفر باشد در کافر گفتن او جلدی نکند باوجود آنکہ حکم کردہ میشود باسلام
کسی کہ در سایہ شمشیر اسلام آوردہ انتہی۔ و نیز رسالہ حلت السماع رد قامع البدعۃ میں لکھا ہے واما ما وقع
فی بعض روایات المتاخرین ان مستحل الغناء یکفر فلا یخفی ان منکر الاجتہادیات لا یکفر اجماعا لاسیما اذا کان
مختلفا فیہ و فی شرح عقاید النسفی استحلال المعصیۃ الثابتۃ بالدلیل القطعی کفر واما المعصیۃ الثابتۃ بالدلیل الظنی
فانہ لا یکفر مستحلہا اذا علمت ان مسئلۃ الغناء من الاجتہادیات لا الاعتقادیات بل تردد فیہ اقوال
العلماء ولم یظہر دلیل قطعی علی الحرمۃ المطلقۃ عرفت ان ما وقع فی بعض الروایات من نسبۃ الکفر الی المنکر
او المستحلین لیس بمبنی علی ما ینبغی بل لیس علی صحۃ تلک الروایات فان الائمۃ لیس الا لائق بشانہم و علو منصبہم ان یتکلموا بالتکفیر
فی المسائل الخلافیۃ الاجتہادیۃ انتہی۔ پس تحقیق ماذکر سے بوجہ احسن ظاہر ہوگیا کہ تکفیر و استخفاف
اولیاء عظام کا بوجہ من الوجوہ صحیح و درست نہیں اور جو مشائخین زمانہ ہذا باوجود فقدان شرائط و انعدام
آداب محفل و تخلیط خانہ الی کو کہ اکثر اوقات محض بپابندی رسمیات و بنام نہاد اتباع و تقلید مرشدین طریقت
کی مجالس و محافل میں ارتکاب فواحش و آلات محرمہ کا کرتے ہیں تکفیر ان حضرات کی بھی جائز نہیں بلکہ طریق
انصاف و راہ اعتدال سے خارج ہے چہ اینکہ استماع مطلق سماع یعنی جو سماع کہ خالی ہو منکرات فواحش و آلات

مجردہ سے اسکا سُننا باقوال متصوفہ و محققہ علماء متبحرین صحیح و جایز ہے باقی رہے آلات محرمہ پس وہ عند الشرع
حرام ہین اور ارتکاب بلکہ استحلال فعل حرام کا کہ جسکی حرمت لغیرہ ہو موجب کفر نہین۔ مُلا علی قاریؒ شرح فقہ
اکبر مین لکھتے ہین ہہنا استحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ کفر اذا ثبت کونہا معصیۃ بادلۃ قطعیۃ
وذکر فی الفتاوی ممن انہ اذا اعتقد الحرام حلالا فان کانت حرمتہ لعینہ وقد ثبت بدلیل قطعی یکفر والا بان
یکون حرمتہ لغیرہ او ثبت بدلیل ظنی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ سماع مین لکھتے ہین حرمت
مزامیر حرمت را قطع گفتن چہ معنی دارد دلیل قطعی نیست مگر آیت یا حدیث متواتر یا اجماع اُمت اگر بالفرض حرام
باشد حرمت آن از احادیث است احاد و احادیث احاد دلیل ظنی است از انکار ما ثبت بہا کفر لازم نمی آید
چونکہ حرمت مزامیر کی بوجہ تعارض نصوص و تخالف اخبار کی حرمت لغیرہ ہی بنا بران اگر کوئی شخص مرتکب بلکہ
مستحل اُسکا ہوگا عند الشرع اوسپر کفر عائد نہین ہو سکتا۔ وا بر حال اُن صاحبون کے جو مشائخین زمانہ ہذا کو بسبب
ارتکاب آلات محرمہ کی علی الاعلان کافر و مشرک کہتے ہین ان ہذا الا شئ عجاب۔ فافہم ولا تعصب
وکن من المخلصین اور تمسک کرنا بعض حضرات کا حرمت مزامیر پر آیت فیض ہدایت ومن الناس من یشتری
لہو الحدیث الخ یہہ تمسک پایہ تحقیق سے بالکل خلاف ہی اوّلاً یہہ کہ مفسرین نے اسکی شان نزول مین اختلاف
کیا ہی چنانچہ بعض کے نزدیک شان نزول اس آیت کا یہہ ہی قال فی المعالم نزلت فی النضر بن الحارث بن
کلدہ کان یتجر فا لی الحیرۃ ولیشتری اخبار العجم ویحدث بہا قریشا ویقول ان محمدا یحدثکم بخبر عاد و ثمود وانا
احدثکم بحدیث رستم واسفندیار واخبار الاکاسرۃ فیستملحون حدیثہ ویترکون استماع القران فانزل اللہ
ہذہ الآیۃ اور بعض مفسرین نے اسکی شان نزول کی وجہہ بیان کی ہی قیل کان یشتری القینات
ویحملہن علی معاشرۃ من اراد الاسلام ومنعہ عنہ اور مؤید اسی وجہ کی حدیث ترمذی شریف مین ہے
عن ابی امامۃ قال قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروہن ولا تعلموہن وثمنہن حرام وفی مثل ہذا نزلت
... شارع علیہ السلام نے مطلق لہو کو حرام نہین فرمایا بعض احادیث

مروتیۃ الصحاح مین لہو ولعب کی اجازت فرمائی ہے جیساکہ حدیث فہلا جاریۃ تلاعبہا وتلاعبک اور بخاری
شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی لقد رأیت رسول اللہ صلعم یوماً علے باب حجرتی
والحبشۃ یلعبون فی المسجد ورسول اللہ صلعم یسترنی بردائہ انظر الی لعبتہم - حضرت شیخ الاسلام شرح اس
حدیث مین لکھتی مین ودر حدیث جواز نظر است بسوی لہو مباح اور تیسیر القاری مین شاہ نور الحق تحریر فرماتے
ہین این حدیث دلیل است بر جواز نظر بلہو ولعب مباح - مولانا سلام اللہ بن شیخ الاسلام نی رسالہ کشف القناع
عن اباحۃ السماع مین لکھا ہی قال الغزالی لا دلالۃ فیہا علے الحرمۃ الکراہۃ فقولہ لہو صحیح ولکن اللہو من
حیث انہ لہو لیس بحرام فلعب الحبشۃ ورقصہم لہو وقد کان رسول اللہ صلعم ینظر الیہ ولا یکرہہ بل ہو فعل لا
فائدۃ فیہ وکل ماہو لہو لیس من جنس القربۃ لہو ولیت شعری کیف یکون اللہو حراماً وقد قال صلعم ان الانصار
یعجبہم اللہو انتہی - پس جبکہ مطلق لہو کی ممانعت شرعاً ثابت نہین ہوئی تو نص قطعی علی عمومہ نہوا بناءً علیہ
تمسک باین آیت شریف دربارہ حرمت لعینہ مزامیر کی صحیح نہین ہو سکتا پس مرتکبین بلکہ مستحلین مزامیر کو
کافر کہنا بالکل غلط اور بیجا ہی جیساکہ ملا علی قاری کی عبارت شرح فقہ اکبر سی معلوم ہو چکا ہی ونیز شرح فقہ
اکبر مین ہے وفی عمدۃ النسفی واستحلال المعصیۃ کفر قال شارح القونوی کانہ اراد واللہ اعلم بالمعصیۃ الثابتۃ
بالنص القطعی لما فی ذلک من جحود مقتضے الکتاب اما المعصیۃ الثابتۃ بالدلیل الظنی کخبر الواحد فانہ
لا یکفر مستحلہا فافہم ولا تکن من الغافلین - **آمدم بر سر سخن** حضور پر نور جدی ومرشدی انار اللہ برہانہ
وقدس اللہ سرہ محفل سماع مین کمال سکون وتحمل سی نشست فرماتی وتا اجلاس مراقب ومشغول رہتی اور قبل
توجہ ومراقبہ کے اولاً مزار مقدس پر تشریف فرما ہو کر بطریق مسنون السلام علیکم یا اہل القبور الخ دعا سلام تمام
کر کے بوسہ دیتی و بعد ایصال ثواب وفاتحہ خوانی کے پشت بقبلہ متوجہ بجانب مزار فائض الانوار کو نشست
فرماتی وتا اجلاس فیض اساس احدی من الناس سی کلام نفرماتی - ایکبار خاکسار راقم آثم نے عرض کیا کہ حضور
حضرت شیخ المحققین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین بوسہ قبر کو حرام لکھا ہی بعض

اشخاص علی الخصوص عام ارباب عقاید نجدیہ جناب والا کی اس فعل پر اعتراض کرتے ہین سرفرو ہوکر ارشاد
کیا کہ فقیر نے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ
علیہ کی قبر پر بوسہ دیتے ہوے بچشم خود دیکھکر اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا حضرت موصوف نی فرمایا کہ حضرت
والد بزرگوار سے بہہ فقیر کئی واسطے رکھتا ہی اوّل والدیت دوم اُستاذ سوم پیر طریقیت جب یہہ فقیر ان کے
مزار مقدس پر حاضر ہوتا ہی جوشِ محبت وفرط مودت سے بے اختیار ان کو مرتبت معدن یمن وبرکت کو بوسہ
دیتا ہی اس فقیر نے بھی جن شیوخ طریقت کی فیضان معنوی سے شرف حاصل کیا ہی جب ان کے مزار فائض الانوار
پر حاضر ہوتا ہی غلبۂ شوق وولولۂ ذوق سے دل بے اختیار ہوجاتا ہی اور درحقیقت یہہ مسئلہ مختلف فیہا ہے
بعض نی اسکو ممنوع لکھا ہے اور بعض نے جائز جس شخص کو اسکی جواز کی تحقیق ہو اوسکی لیے کچھ مضائقہ نہین
والاعوام الناس کو اس فعل سے احتراز واجتناب لازم ہی کاتب الحروف راقم اثم عرض کرتا ہی کہ حضور پرنور قدس اللہ
سرہ کی اس تقریر محققانہ کی کئی سال کے بعد چند مسایل محررہ حضرت عمدۃ المحققین مولانا محمد رشید الدین خان صاحب
اجلّ تلامذہ حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ کے راقم کی مطالعہ مین آئی ملاحظہ مسائل مسطورہ سے
بوجہ احسن ظاہر ہوا کہ ارشاد حضرت جدی ومرشدی قدس اللہ سرہ کا گویا خلاصہ ولُب لباب تقریر جناب مولانا مرحوم
تھا چنانچہ عبارت مسئلہ مذکورہ کی بپاس ناظرین ہدایت آئین کی صفحہ قرطاس پر مرقوم ہوتی ہی۔ بوسہ دادن قبور
شرک وکفر نیست چراکہ این مختلف فیہ درمیان فقہاست بعضی منع ازان کردہ اند وبعضی جایز داشتہ اند وامریکہ درمیان
فقہا باعتبار جواز عدم آن مختلف فیہ می باشد۔ احتمال شرک رادران گنجایش نیست چہ کسی کہ درمیان امر شرک وامر
مشروع فرق نہ دارد کلام دراسلامش ہست لبفقاہتش چہ رسد وہرگاہ بوسہ دادن قبر ازامور مختلف فیہا باشد پس حالا ہم
اگر نزد واحدے از علماء متقین جواز آن ترجیح یابد اورا عمل برآن جایز است کما ہو حکم عامۃ الروایات المختلفہ فیہا
ومع ہذا ان ہیچ وجہ شرک وکفر دربوسیدن قبر ظاہر نیست ومن ادعی فعلیہ البیان ارباب انصاف ازاہل علم وناظرین

کو کام فرمایا ہی اور بنظر صفر اشکلنی دبطلان مزعوم منکرین کے کیسی عبارت پر معنی و تقریر عالمانہ سی تحریم الوف لی ہی

پس ہم بمقتضای اخوۃ دینی و مزید احتیاط نصیحتاً لکھ دیتے ہین کہ ان حضرات کو لازم بلکہ واجب ہے کہ لفظ شرک

وکفر کو بمحل و بیجا کہنے سے اجتناب کرین ورنہ بارشاد واجب الانقیاد حضرت خیر العباد جناب سرور عالم صلعم عن

ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک عاد علیہ متفق علیہ خود مصداق

وعید شدید و مورد کفر کی ہونگی ؎ من انچہ شرط بلاغ است با تو خود گفتم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ؛ -

آمدم بر اینکہ حضور پر نور قدس اللہ سرہ مقابر اولیاء کرام و مشاہد عرفاء عظام پر بغلبہ شوق و فرط محبت بوسہ دیتے

اور عوام الناس کو بوجہ عدم احتیاط کی اقتداء و اتباع اس فعل سے استثناء فرماتی حضور پر نور جدی و مرشدی انار اللہ

برہانہ وقدس اللہ سرہ کی ریاضت شاقہ و محنت وافرہ و مشغولی اذکار و اشغال و اشتغال اوراد و اعمال و

خوارق بوارق کی کیفیات اسقدر بیحساب و بیشمار ہین کہ احصاء الکا حیز ترقیم و احاطہ تسطیر سے خارج ہے گویا کہ

خصایل رضیہ و شمایل مرضیہ یعنی حسن صوری و جمال معنوی و علم و تقویٰ و عمل بے ریا و اخلاق وسیع و اشفاق

منیع و عقل و درایت و فہم و فراست و ایثار و سخاوت و تواضع و قناعت و صبر و توکل و عفو و تحمل و رضا و تسلیم

و دوام فکر و طاعت و ذکر و جہد بجید و زہد بعید و کشف اسرار مبہم و فتح اشیاء مبرم و صرف ہمت و عطاے منت

و افادات عموم انام و افاضت کافہ خاص و عام و تتمیم منازل عرفان و تکمیل مراحل ایقان حتی بلغ الی ما بلغ و

غلب علی من غلب و فاق علی الکل و سبق علی الجملۃ ؎ فیض کرم رسانیدہ از شرق تا بغرب ؛ خوان نعم

نہادہ ز قاف تا بقاف ؛ ہستند بیش و کم ز نوال تو بہرہ مند ؛ دارند نیک و بد بعطائی تو اعتراف ؛

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے بطغرای غرای ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - قبل از نثار پیکر اطہر و بدو وجود باجود

عالم صوری کے اخشیجان فیض توامان و اسطقسات برکت سمات مین روز ازل مین ممزوج فرمائی تھین

جو حکایات برکت آیات کہ متعلق ان امور مذکورہ کے ہین اگر تمام و کمال تو کر زیر قلم ہون تو دفتر ضخیم فراہم ہو نظراً

علی الاختصار و صیانۃً عن التطویل بمقتضائی مشتے نمونہ از خروار و اندکی از بیشمار انکھین بتینہ پر اکتفا کرکے

چند واقعات اپنی جو بعد تحریر رسالۂ ریاض الانوار و بعض قبل تسطیر رسالہ مسطور کے کہ قلم نا سخ سی سہواً فروگذاشت ہو گئی
تھے حیطۂ قلم و حیز رقم مین آ کر ایک تنبیہہ و جیز برا ختتام رسالہ کا ہوتا ہے وما توفیقی اِلّا باللّٰہ وہو حسبی نعم الوکیل
احقر الانام بندہ ناکام نے بعد وصال حضور مقبول ذوالجلال کے عرض کیا کہ اندرون احاطۂ حضرت خواجۂ
خواجگان حضرت خواجہ صاحب رحمۃ قریب مدفن شریف متصل چاہ کی جو زمین بقدر ایک سردابہ کے اُفتادہ ہی اگر بعنایت
بیغایت جناب والا کی یہ زمین مجھے دستیاب ہو جاوی اور دیگر خریدار اس کے شراء کا خیال نکرین تو خاکسار بجوار مزار
فائز الانوار کے ایک سردابہ خاص اپنی لیے تیار کرا کر گرد اس سردابہ و مشہد منیف کی ایک حظیرۂ خشتی زیچو کھٹ سنگین
یا دو زوج کواڑ چوبی بنا بر آمد و شد زیارت کنندگان و حفاظت درخت ہای حوالی تُربت معدن یُمن و برکت
کی بنوا کر سعادت حاصل کری بعون اللّٰہ عزّ و جلّ و توجہ موجہ حضور مغفور کے زمین مذکور بتعداد مبلغ عہ/۸ خواجۂ
محمد نصیر صاحب صاحبِ سجادۂ درگاہ حضرت خواجہ محمد باقی باللّٰہ قدس سرہ سی خرید کر کے بر وفق نیت و عزم خود
ایک سردابہ و عمارت مذکور کو بصرف زر خود تعمیر کرایا **ازانجملہ** تاریخ ۲۸ ماہ محرم المکرم سنہ ۱۳۰۳ھ کو احقر ننگ خاندان
بہ تقبیل آستان فیض نشان حضرات مارہرہ شریف رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین و تلثیم عطیات آسودگان مقام
ہمایون قصبۂ بدایون قدس اللّٰہ اسرارہم کی حاضر ہوا تھا شبِ چہارم شہر صفر المظفر بمدرسۂ جامع محاسن و مفاخر
حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ بدایونی کے سوتا تھا حضور پر نور جدی و مرشدی انار اللّٰہ برہانہ تشریف
فرمای عالم خواب ہوئے اور ارشاد کیا کہ عرصہ سے تیرا ارادہ ہی کہ مسافر خانہ مین سردرہ چوبی مین تین جوڑی کواڑ
کی بنوادی خاکسار نی عرض کیا مدت سی خیال اس امر کا ہی فرمایا چہار جوڑی بنوانا۔ خادم نے عرض کیا چوتھی
جوڑی حضور کی والدۂ ماجدہ رحمۃ اللّٰہ علیہا کے زمانہ کی ہی تبرکاً رکھنی چاہیئے فرمایا کہ بوسیدہ و کُہنہ ہو گئی ہی
اسکو بھی بدل دو۔ احقر نی عرض کیا جب ارشاد ہو فرمایا قریب موسم گرما کی خواب سی بیدار ہو کر بہ نیت صادق و عزم
بالجزم عہد کیا کہ انشاء اللّٰہ العزیز حسب ارشاد والا ایام معہودہ مین تعمیل حکم کرونگا۔ قریب ایام گرمی کے

کواڑ کی آخر ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین تیار کرائین **ازانجملہ** شب یکشنبہ تاریخ سلخ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ ہجری حضور پرنور انار اللہ برہانہ نے خواب مین تشریف فرما ہوکر ارشاد کیا کہ ماہ محرم مین فاتحہ عرس اس فقیر کا بریانی پر کرنا خاکسار نے عرض کیا کسقدر ارشاد ہوا ہشت من برنج و دیگر لوازمات بقدر ما یحتاج لیکر فاتحہ کرکے تقسیم کرنا احقر نے عرض کیا کہ اسقدر خرچ میرے پاس نہین کہ اہتمام اس طعام کثیر کا کرون۔ فرمایا من توکل علی اللہ فہو حسبہ اللہ جلشانہ مالک ہے تم کسی قسم کا فکر مت کرو خواب سے بیدار ہوکر بقصد مصمم عہد کیا کہ انشاء اللہ العزیز ماہ محرم المکرم مین ضرور بریانی پر فاتحہ کرونگا چنانچہ اسی سال سنہ ۱۳۰۴ھ مین بروز عرس حضور پرنور کے موافق ارشاد عالی کے ہشت من بریانی پکواکر فاتحہ جناب والا کا کیا **ازانجملہ** خاکسار نے ایکبار حضور پرنور کے مزار فائض الانوار پر حاضر ہوکر عرض کیا کہ بزرگان اولوالعزم و مشائخین کرام کی مقابر متبرکہ کی زیارت کو دل نیاز منزل ازبس چاہتا رہتا ہے معلوم نہین کہ جناب والا کس مصلحت سے خاکسار کو اجازت سفر کی نہین عطا فرماتے تاریخ دوازدہم شب جمعہ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ کو خواب مین ارشاد فرمایا اگر تیرا دل کسی بزرگ کے مزار مقدس کی زیارت کو چاہے بیوم وصال تاریخ معین کو مکان پر فاتحہ کر لیا کر اولیاء اللہ کی ارواح پاک کو بیوم وصال توجہ خاص ہوتی ہے اور فاتحہ کرنیوالے کو ان کی ذات سے فیض پونہچتا ہے بار بار سفر کرنے سے مکان پر بدانتظامی ہو جاتی ہے حسب ہدایت حضور عالی کی اس خاکسار کو اتفاق سفر کا بہت کم ہوتا ہے یوم معین و تاریخ مقرر مین بایصال ثواب و فاتحہ خوانی کی ارواح پاک پیران طریقت و مشائخین کرام کو خوش کرکے سرفرازی حاصل کرتا ہے **ازانجملہ** تاریخ ۲۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۳ھ خاکسار باصرار واستدعا شیخ قادر بخش صاحب سونی پت کی مزار فیض آثار پر حاضر ہوکر عرض رسان ہوا کہ اگر ارشاد ہو تو بعد عید الفطر کے زیارات مزارات سونی پت و پانی پت و کلیر شریف سے شرف حاصل کرون حضور قبلہ عالم دو عالمیان نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قلندر صاحب مجکو بلاتے ہین میری طرف سے اجازت ہے۔ یہ بشارت فیض اشارت حضور والا کی تاریخ دوم ماہ عید الفطر روز دوشنبہ

پہونچا حضرت قلندر صاحبؒ و دیگر اماکن فیض مواطن کی زیارات سے سرفرازی حاصل کی رشب دہم قریب گیارہ بجے کی حضرت قلندر صاحبؒ قدس اللہ سرہ کی دولت دیدار سے مشرف ہوا حضور نے بطوع و رغبت رخصت عنایت کی اسی شب کو آخر شب مین حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہٗ نے خادم کو زیارت سے مشرف فرما کر ارشاد کیا کہ قلندر صاحبؒ کا فاتحہ کرنا تاریخ دہم بعد نماز ظہر کے حسب ہدایت جناب مستطاب کی حضرت قلندر صاحبؒ و حضرت جدی رحمہما اللہ تعالیٰ کا فاتحہ کر کے کلیر شریف کو روانہ ہوا راہ مین قیام کرتا ہوا یوم شنبہ کو کلیر شریف مین حاضر ہو کر حضرت مخدوم صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ و امام ابو صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے شرف حاصل کر کے تاریخ ۱۶ روز دوشنبہ کو مکان پر آکر تقبیل بارگاہ عالی حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہٗ سے سعادت حاصل کر کے شکریہ عنایات بیغایات حضور پر نور کا ادا کیا **از انجملہ** بستم ماہ محرم المکرم روز شنبہ ۱۳۰۲ھ احقر الانام کو بخار آیا شدت تپ و اضطراب قلب و غلبہ تشنگی سے ہیجو اسی دل کو تسکین نہ آنکھون مین خواب اسی حالت پر ملالت مین ایک لمحہ غنودگی آئی تھی کہ جمال جہان آرای جناب مرشدی و مولائی قدس اللہ سرہ سے مشرف ہوا حضور پر نور نے بشفقت مربیانہ و الطاف مرشدانہ ارشاد فرمایا کہ جو دوا جسکا تو استعمال کر رہا ہے اسکو موقوف کر شربت انگور خالص آب سرد مین گھول کر پی لے تسکین ہو جائیگی اور ایک بکرا بصفت قربانی حسب معمول خاندانی ذبح کرا اسیوقت تخفیف ہو ویگی - خادم کمین نے عرض کیا اسوقت میری پاس ایک خرمہرہ نہین ہے نیت کی ہو انشاء اللہ العزیز شنبہ کو ذبح کر دونگا - فرمایا آج ہی ذبح کر - اللہ تعالے خرچ عطا فرمائیگا متنبہ ہو کر شربت انگور پیا تسکین حاصل ہوئی - بعد نماز ظہر کے ایک ارادتمند دو روپیہ لائی خاکسار نے حسب ارشاد عالی ایک بکرا اوسی وقت ذبح کرایا بصدق فرمان والا اللہ تعالے نے تخفیف عنایت کی چہار شنبہ کو یوم نوبت غلبہ بخار سے ہوش و حواس ساقط ہو گئے حالت مدہوشی و استیلاء غفلت مین جناب قبلہ و کعبہ انار اللہ برہانہٗ قدم رنجہ فرماے بستر ناتوانی ہوئے ارشاد کیا کہ صحن مسجد مین جو بلا تیرے درپے ایذا و تکلیف ہے اوسکو کیون نہین مارتا احقر نے عرض کیا کہ مجھمین اسقدر قوت نہین ہے کہ اس بلا سے

مقابلہ کرون حضور بعلو ہمت خود اسکو دفع فرماوین جناب مستطاب نے بقوت خود اوسکو دفع فرماکر بشارت
فرمائی کہ بستم ماہ ربیع الاول تک یہ مرض بالکل رفع ہو جائیگا بصدق فرمان واجب الاذعان تا روز معہود
اللہ جلشانہ نے صحت عطا فرمائی - **ازانجملہ** خاکسار ننگ خاندان نے حضور پرنور کی خدمت مین عرض کیا
کہ دو دوکانین مع دہنہ چاہ و زینہ بالائے سقف مملوکہ و مقبوضہ جناب والدہ ماجدہ اگر توجہ ملازمان عالی احقر کے
قبضہ و تصرف مین آجاوین تو خادم بصدق نیت و عزم خالص وقف کر کے داخل مسافرخانہ موقوفہ جناب والا کے
کرے اور بعد مقدرت کے اُن دونون دوکانون کا ایک مکان واسطے حراست سامان عرس شریف کے بنوائے
بفضل اللہ العزیز المستعان تاریخ ۱۳ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۷ھ کو ایک دوکان مع زینہ جناب والدہ
ماجدہ سے بتعداد مبلغ ۹۹ لعہ روپیہ سکہ چہرہ شاہی کے خریدی اور دوسری دوکان مع دہنہ چاہ تاریخ ۱۴
ماہ مذکور کو برادر حقیقی مولوی محمد حیات صاحب سے بقیمت مبلغ ۹۹ لعہ روپیہ سکہ رائج الوقت کی خرید کر قابض
و متصرف ہو کر بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ادراک خالصاً لوجہ اللہ العزیز ہر دو دوکانین مع زینہ و دہنہ
چاہ سنہ ۱۲۹۷ھ مین وقف کر کے شامل مسافرخانہ موقوفہ حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کے کر دیا تھا
حضور کے تصرفات بیغایات کا کیونکر احصار و شمار ہو سکے - خاکسار ننگ خاندان کی نیت خالص جناب
والا کی کرامت کا ظہور اس طرح سے ہوا کہ یہ مسجد جو بنام حضرت آخوند صاحب کے مشہور و معروف ہے دراصل
حضور کے والد ماجد جناب مولانا حکیم الٰہی بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تخمیناً عرصہ سو سال کا ہوا تعمیر کرائی
تھی بوجہ انقضائے زمانہ کثیر و مدت دراز کی اکثر مقامات سے شکستہ و بوسیدہ ہو گئی تھی - اس سال ۱۲ رجب المرجب روز دوشنبہ
سنہ ۱۳۰۵ کو باعانت باطنی حضور پرنور و ہمت بعض ارباب خاندان و دیگر اصحاب ہمم کی مسجد و مسافرخانہ وغیرہ
کی تعمیر کرانیکا اتفاق ہوا بمعیت اس تعمیرات کے احقر الانام نے عمارت موقوفہ اپنی سے بعض مین تین دکانین
بن گئی کہ جملہ زر کرایہ اوسکا مصرف مسجد مین صرف ہو اور بعض مین یک مکان شرق رویہ حسب نیت خود ملحق
چھتہ نو ساختہ دہنہ چاہ کہ متعلقہ مسافرخانہ موقوفہ حضور والا کے ہے واسطے نگاہداشت سامان عرس شریف

کے بنوا کر شامل مسافر خانہ موقوفہ حضور پرنور جدی ومرشدی رحمتہ اللہ علیہ کے کیا اللہ تعالی قبول فرماوے
اور تملیک وتوریث وبیع وشرا وہبہ ورہن سے ابدالاباد محفوظ رکھے۔ حاصل الکلام محصل المرام اس محل
الارادۃ الاختصار میں یہ ہے کہ بعد ارتحال حضرت مقبول ایزد متعال کی جو جو واقعات خاکسار ذرۂ بیمقدار و
خزف پارہای ناہموار پر واقع ہوئی ہین اگر تمام وکمال لکھی جائین تو ایک دفتر ضخیم فراہم ہو جائے۔ بناءً علیہ بمقتضای
شعر حقا بیابان شوق بپایان نمیرسد ✤ کوتاہ ساز قصۂ دور و دراز را ✤ انھین واقعات کرامت
آیات وخوارق فیض سمات پر اکتفا کر کے بعد تحریر تنبیہ وجیز کے چند قصاید مدحیہ مؤلفۂ خاکسار و دیگر متوسلین
خاندان ومعتقدان حضور پرنور حیطۂ رقام مین لاکر اختتام رسالۂ ہذا کا کرتا ہے **تنبیہ وجیز** برای ارباب خرد
واولوالالباب مخفی ومحتجب مباد کہ ظل عاطفت بزرگان دین متین وپرتوۂ جمال جہان آرای اولیاء اولوالعزم
کا اہل زمین لاسیما ارباب عقیدت وقائلین فضل اصحاب سلوک وعرفان باعث مزید برکات وثمرات حسنات
کا ہی اور مستور ہونا ان حضرات کا عالم دنیا سے گویا آفتاب عالم تاب کا روز روشن سے نہان اور تاریکی ظلمت کا
جہان پر محیط ہونا ہے مگر بمقتضاے مشیت وحکم محکم کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام
سے ہر کہ ومہ کو اس جہان ناپایدار سے گذرنا وانتقال کرنا ضرور اور ہر اقاصی وادانی کو دار فانی سے عالم
جاودانی کو جانا لابد ہے بناءً علیہ انسان کو لازم بلکہ واجب ہے کہ بعد تعلیم احکام شرعیہ وتحفظ حدود سنت
سنیہ علی صاحبہا الف التحیۃ والسلام کے افعال واقوال واولیاء عظام ورہروان طریق حق شناسی
اخذ کرنے اور دامن فیض ما من ان حضرات کا پکڑنا بتصریح علماء دین کے امورات ضروریہ سے ہے۔ قاضی ثناء اللہ
پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری مین تحت قولہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے افادہ فرمایا ہے
فائدہ بعد ما ثبت ان المواخذۃ علی رذائل النفس اشد من المواخذۃ علی اعمال الجوارح وان التکلیف
فوق الطاقۃ غیر واقع ارجوا ان المومن اذا بذل جہدہ وصرف ہمتہ جہد ما امکن علی دفع رذائل النفس بالمجاہدۃ
ولم تقیف ہوا ہا ولوا بالتکلیف وتشبث باذیال الفقراء مریدا لانہا لعل اللہ تعالی لیغفر لہ رذائلہا ولم

یواخذه علیها لانه قد بذل جهده ووسعه فی الانتهاء عما نهی الله عنه وان الله تعالی وعد العفو عما لیس
فی وسعه واما من لم یرفع راسه لملاحظة عیوبها ولم یقصد دفع رذائلها فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا وبهذا ظهر
فرضیة اخذ طریقة الصوفیة والتشبث باذیال الفقراء کفرضیة قراءة کتاب الله تعالی وتعلم احکامه انتهی
مگر یہہ اخذ وتشبث موقوف ہی ملاحظۂ کتب تذکار وذکر اولیاء کبار واخیار وابرار پر کہ یہہ امر باعث اطلاع احوال
وترغیب عبادت وتحریص طاعت وتحصیل راہ سلوک وتیسیر طریق فقر وفنا وتحمل ریاضات شاقہ وبرداشت محنت
مجاہدہ وازدیاد شوق مشاہدۂ انوار کردگار وذوق معائنۂ جلوۂ پروردگار واغاثت باطنی واعانت معنوی از ارواح
طیبات بحصول مرادات جاودانی ووصول حاجات دوجہانی کہ یہہ جملہ امور سبب اصلاح حال اہل وحط اوزار و
اثقال ہین چنانچہ حضرت شیخ الشیوخ محدث دہلوی رح نے صدر کتاب اخبار الاخیار مین افادہ فرمایا ہی ہذہ عبارتہ
برارباب الباب واصحاب ابصار کہ زمرۂ اہل خبرت واعتبار اند محقق ومقرر است کہ موثرترین حالات بلکہ افضل
عبادات مصاحبت اہل کمال ومجالست مقربان درگاہ ذوالجلال است زیراکہ بمشاہدۂ استقامت احوال ایشان
سالک را ہمتی دست دہد کہ تحمل اعبای عبادت وبرداشت مشاق ریاضت کہ لازم سلوک این طریق است آسان شود بلکہ
بمعاینۂ جمال ایشان نورے در دل افتد کہ ظلمت ریب وارتیاب کہ علت بعد وحجاب است زائل گردد واگر فرضا
این شخص استعداد استفادہ این کار وقابلیت استفاضہ انوار داشتہ باشد تا تاثیر صحبت بوجود آید وفائدۂ محاذات
رو نماید لیکن بقیاس واستدلال بر وجود لذت وکمالے کہ مخصوص ارباب حال باشد از ایمان این طریقہ کہ قسمے
از ولایت است محروم نماند وبعد از حرمان دولت صحبت کاملان ومشاہدۂ جمال عارفان استماع اخبار وتتبع
آثار ایشان در ہمت فزائی وظلمت زدائی ہمان تاثیر دارد کہ صحبت ومجالست لہذا قرنا بعد قرن جمیع خلائق
حفظ اخبار وآثار اسلاف نمودہ در محافل ومجالس بیان می فرمودند ودر دفاتر وصحائف جمع آوردہ
زیورے دیگر بر جمال آن افزودہ ورائے تسلی وتثبیت والفاظ واعتبار آنرا فوائد ومنافع بسیارہ است
اول آنکہ وجود اولیاء اللہ رحمتے ہست شامل ونعمتے بہمہ کس واصل پس بموجب واما بنعمت ربک فحدث

ذکرِ مناقب و فضایلِ ایشان کہ در معنی شکرِ این نعمتِ عظمیٰ و عطیۂ کبریٰ است لازم باشد و اعتقاد و محبت این
صفاکیشان واجب و متحتم۔ دیگر آنکہ لابد میان ذاکر و مذکور علاقہ مناسبتے و محبتے باشد کہ باعث بر ذکر گردد پس
ذکرِ حکایاتِ صالحین بجہت آنکہ مبتنی از مناسبت باطن است ذکر را در ظاہر نیز از ایشان نماید و بزی صلاح
و حلیۂ فلاح بیارآید۔ دیگر آنکہ تواند کہ ذکرِ خیرِ این طائفہ علیہ سبب ترویح ارواح مقدسہ ایشان گردد و ہمچنانکہ
وے ایشان را درین جہان بجز ذکر میکنند ایشان نیز بحکم تخلق باخلاق الٰہی او را در ان عالم بہ نیکی یاد نمایند و بانواع
اعانت و امداد بر روے طالب بکشایند انتہی ملتقطاً۔ **ازانجا** کہ ذاتِ بابرکات حضرت جدی و مرشدی انار اللہ
برہانہ کی جملہ زمرۂ فقراء طریقت و عرفاء حقیقت بلکہ مرجع اقاصی و ادانی و مصدر کراماتِ کریمہ و خوارقات
عظیمہ و امام الطریقہ فی الحقیقہ و ختام المتکلمین بالیقین تھی راقم الحروف خادم سجادہ ببشارتِ فیض
اشارت شیوع حالات و اظہار کیفیاتِ خفیہ و جلیہ کے مامور تھا جیسا کہ صدر کتاب ریاض الانوار میں مذکور
ہوا ہی بحصول سعادتِ سرمدی و ثوابِ اخروی و ازدیاد اعتقاد شایقین بذکار اولیاء کبار و ترویح روح
پُرفتوح جناب غفران مآب کے چندی از احوال فیوض اشتمال و برخی از سوانح عمری حضرت قبلہ و کعبہ فداہ
روحی و قلبی فراہم کر کے متوسلین خاندان و ناظرین کی پیش کیے۔ اللّٰہم ثبت اقدامنا علی اتباع سید الکائنات
وامح ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توفنا من المسلمین و الحقنا بالصالحین الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون و اغفر
لعبدک المذنب الجافی و الخاطی الجانی المدعو بہ **محمد عمر** الملقب بہ **شاہ سراج الحق** و ارزقنی اللّٰہم بفضلک
العمیم اتباع شریعۃ نبیک الامی العربی المدنی الذی فداہ قلبی و روحی و اقتداء العرفاء الذین سعوا الی طریق الحق
بحق سید العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ الطاہرین و اصحابہ الطاہرین و بسید الاولیاء حقاً و سند الاصفیاء تحقیقاً
السید محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ و عن سائر المتوسلین الیہ و بحرمتہ مبین رموزات الحقایق الالٰہیۃ
و مظہر الدقایق الرحمانیۃ جدی فی النسب و مرشدی فی الطریقۃ المولانا بہ **حافظ محمد عبد العزیز**

الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الکرام واصحابہ العظام عدد ما فی علم اللہ من الازل الی الابد برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ فقط تمام شد ❊ ❊ ❊

قصیدہ در مدح حضور پرنور جدی ومرشدی قدوۃ العرفا حضرت مولانا حافظ شاہ عبدالعزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی ریختہ خامۂ ضراعت ختامہ حافظ محمد عمر الملقب بشاہ سراج الحق عفی عنہ المتخلص بہ عاجز

یہ کس کا پیشِ نظر ہماری خیال مدحِ علو شان ہے — کہ طائرِ دل طیور سدرہ کا ہمصفیر وہم آشیان ہے

وہ کعبۂ حاجتِ خلایق جہان میں اُس شہ کا آستان ہے — کہ جسپہ سرگرم جبہہ سائی بصد ارادت یہ آسمان ہے

وہ آفتابِ سپہرِ عرفان وہ اخترِ برجِ فضل و احسان — وہ نور مصباح دین و ایمان وہ رونقِ بزمِ عارفان ہے

وہ صوفیٔ صاف صفوۃ آئین وہ شیخِ عالیمقام جسکی — اگر ہے تسبیح عقدِ پروین عصائے دستی بھی کہکشان ہے

وہ شیخِ وقت وجنیدِ دوران وہ شبلیٔ دین دلیلِ ایمان — وہ بایزیدِ رموزِ یزدان وہ افضل و اشرفِ زمان ہے

وہ یکہ تازِ فضائے وحدت وہ شاہبازِ ہوائے قربت — ہمائے اوجِ سمائے عزت عزیزِ دلہائے قدسیان ہے

وہ سروِ باغِ رضائے مولا ازل سے محوِ ہوائے مولا — نہ دل میں اُس کے سوائے مولا وہ بندۂ خاصِ بیگمان ہے

وہ دُرِّ دریائے سرمدی ہے وہ مظہرِ فرِ ایزدی ہے — وہ شاہ مقبول احمدی ہے رفیع رتبہ منیع شان ہے

زہے مقامِ شہِ ولایت زہے ضیائے مہِ ہدایت — کہ جسکے فیضانِ معنوی سے دو چند رونقِ خاکدان ہے

رخ اُسکا ہے کعبۂ مطہر جبین ہے مسجودِ مہرِ انور — زیارت اوسکی ہے حجِ اکبر وہ مرجع و ملجاءِ جہان ہے

دمِ بیانِ معارفِ حق کرے عطا گنجہائے عرفان — بھری ہے دامانِ گوشِ عالم جو لب سے ہوتا گہرفشان ہے

پڑا ہے مدت سے دل تو اسجا میری یہی ہے بس اب تمنا — خس اُسکی کوچہ کا کاش ہوتا یہ تن جو اک مشتِ استخوان ہے

[illegible]

دل اوسکی غم سی ہے پارہ پارہ ہر ایک پارہ ہی اک ہزارہ ۔۔۔ بنا ہی ہر موی تن ہزارہ فقط نہ مژگان ہی خونفشان ہے
زبان پہ ہر دم ہے نام اوسکا ہے ورد دلکو مدام اوسکا ۔۔۔ عجب ہے شیرین کلام اوسکا کہ جس سے پر از شکر دہان ہے
ثنا مین اک حرف ہی جو اوسکی درست لکھا گیا نہ اوس سے ۔۔۔ تو فرط رنج و قلق سی کیا کیا شکستہ دل کلک دوزبان ہے
ہوا جو زیب جبین کسی کا جہان مین داغ غلامی اوسکا ۔۔۔ تو پھر گدائی سی بدتر اوسکی نگاہ مین شاہی جہان ہے
صبا جو روضہ پہ اوسکے جائے مری زبانی یہ عرض کیجیو ۔۔۔ کہ تیرا مفتون حسن صورت غم جدائی سی نیم جان ہے
مجھے اب ای آفتاب سیما ذرا تو جلوہ دکھا دے اپنا ۔۔۔ جہان ہی میری نظر مین تیرہ جو میری آنکھون سے تو نہان ہے
عذاب حق سی ہون بسکہ ترسان ہے اہون مانند بید لرزان ۔۔۔ ہمیشہ ہی چشم اشک ریزان زبان پہ ہر لحظہ الامان ہے
بوقت مرگ ای حبیب عالم جو تو دکھائے جمال اپنا ۔۔۔ تو قید غم سے ہو رستگاری وگرنہ حرمان بیکران ہے
غم کو بیم و ہراس و دہشت بھلا ہو خورشید حشر سی کیا ۔۔۔ کہ سر پہ اوسکے ہی تیرا سایا تیرا ہمیشہ جو مدح خوان ہے

خمسہ بر قصیدہ جناب حضرت مولینا حافظ محمد عمر صاحب الملقب بشاہ سراج الحق و متخلص بہ عاجز دامت برکاتہم از تصنیف شہسوار میدان سخندانی رشک انوری و خاقانی جناب سید محمد مرتضی صاحب بیان یزدانی رئیس شہر میرٹھ در مدح حضرت مولانا حافظ شاہ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قدس سرہ

کھلا ہے دل پہ مضمون عالم بالا کی آمد کا ۔۔۔ طبیعت پر ہے پرتو جلوہ مقبول احمد کا
ہوا ہے دل مرا آئینہ اب انوار ایجد کا ۔۔۔ بنا گنجینہ اب سینہ مرا اسرار سرمد کا
لکھے مطلع جو مدح شان سلطان مؤید کا .

دل اوسکا حافظ ناموس فرقان الٰہی ہے ۔۔۔ وہی چشمہ متواج فیضان الٰہی ہے
وہی مصباح طاق کعبہ شان الٰہی ہے ۔۔۔ وہی مفتاح قفل باب عرفان الٰہی ہے
وہی ہے آشنا بحر محیط فیض ایجد کا

صفائی صفہ صفوت تمہاری ذاتِ عالی سے
بہار گلشنِ وحدت تمہاری ذاتِ عالی سے
عروج مذہب و سنت تمہاری ذاتِ عالی سے
فروغِ مشرب و ملت تمہاری ذاتِ عالی سے
بڑھا جلوہ تمہارے فیض سے شرعِ محمدؐ کا

وہی صدرِ شرافت ہے وہی بابِ کرامت ہے
وہی شیخِ شریعت ہے وہی پیرِ حقیقت ہے
وہی الیاسِ ہمت ہے وہی خضرِ طریقت ہے
مسیحِ چرخِ عرفان ہے کلیمِ طورِ وحدت ہے
تعالی اللہ کیا رتبہ ہے اُس ذاتِ مفرد کا

فلک خم ہو گیا رفعت سے جسدم اُسکا نام آیا
ورق زرکش ہوا زینت سے جسدم اسکا نام آیا
زبان تھرا اگئی سطوت سے جسدم اسکا نام آیا
قلم شق ہو گیا ہیبت سے جسدم اُسکا نام آیا
بیان کیا رتبہ ہو ابدالِ شہِ مقبولِ احمد کا

برنگِ مہر رخ ہے ابرِ رحمت مین نہان تیرا
ولے ہے سایہ سا فیض عالم مین عیان تیرا
چھپا تو پردۂ وحدت مین اب ملنا کہان تیرا
مکان ہی لامکان تیرا نشان ہی بی نشان تیرا
ثنا خوان ہے جہان تیرا تو حامی کل کے مقصد کا

عرق ریزی تری آفاق کو آبِ لقا دیگی
یہ شانِ خاکساری خاک کا رتبہ بڑھا دیگی
تجلی بسکہ تیری خاک کو سُرمہ بنا دیگی
نظر سے گرد کوچہ کی ترے شاہا گرا دیگی
نہایت رنگ شوخی پر چڑھا ہے کحلِ اثمد کا

تری پنجہ سے اسمِ ذات کا جلوہ ہویدا ہے
خطِ ابرو کشیدہ سین بسم اللہ گویا ہے
نمونہ چشمِ حق بین مین دو چشمی ہائے ھو کا ہے
مدِ بینی ترے میمِ دہن پر اک تماشا ہے
تبسم سے عیان ہوتا ہے نکتہ نامِ احمدؐ کا

ستارہ صبح کا کب خالِ رخ کے سامنے آئے
گلِ خورشید رنگِ زہد نورانی کہان پائے

دُرِ دندانِ روشن سی گہر کی آبرو جائے
لبِ لعلِ تبسم ناک سے یاقوت شرمائے
اب اس سرخی کو آگے کیا بیان ہو سرخیٔ مد کا

مری نزدیک تیری ذات مین ہی دور کا جلوا
ترے چہرہ مین ہے ازبسکہ شمع طور کا جلوا
نہ ایسا جن و انسان کا نہ ایسا حور کا جلوا
قمر گہنا گیا دیکھا جو تیرے نور کا جلوا
نمونہ صبحِ صادق ہی ترے انوار بیحد کا

ترا در کعبۃ الحاجات ترا گھر جنت الماویٰ
خطِ زیبا ہے تیرا سبزہ فردوسِ معلّیٰ کا
ترے چہرہ سے روشن شمعِ راہِ ربی الاعلیٰ
قدِ رعنا ہی تیرا راستی مین ہمسرِ طوبےٰ
کہان یہہ سرو کو پایا کہان یہہ سہی قد کا

ترا امیدانِ دل ہر چشمۂ موجِ ہویت ہے
حبابِ بحر ہے اسکا فلاک کسدرجہ وسعت ہے
نہ ترا دامن ہوا گو جابجا طوفانِ کثرت ہے
محیطِ عرش سے ملکر بہا یہہ بحرِ وحدت ہے
سمندر ایک چشمہ ہے تری دریائے سرمد کا

تری اوصاف مین بیحد وہی پایان فلک جاہا
جہان نے کیون تری اوصاف خوانی کا شرف چاہا
ترا دریائے عرفان بیکرانہ ہے دل آگاہا
تری مدحت گری کا کیا کوئی دعوی کرے شاہا
کنارا ہی نہین اس بحر کی پایان و بیحد کا

رباطِ فضل و احسان ہاتھ سی تیری ہوئی محکم
اساسِ زہد و عرفان ہاتھ سی تیری ہوئی محکم
سرای حق و ایقان ہاتھ سی تیری ہوئی محکم
بنائے دین و ایمان ہاتھ سی تیری ہوئی محکم
کیا معمار حق نے تمکو ارکان مشید کا

تری عرفان کی منبر سے کسی امکان دعوی ہو
تری درگاہ کی در سی کسی امکانِ دعوی ہو
تری ایوان کی منظر سی کسی امکانِ دعوی ہو
ترے کوچہ کے پتھر سے کسے امکانِ دعوی ہو

لبون تک نام دشواری سی آیا سنگِ اسود کا

ترے منظر سے پایا ماہ نے طلعت کا در ماہا
برا اوسکا ہوا جس شخص نے تیرا برا چاہا
رکھا زخمِ عدو پر چادرِ مہتاب کا پھاہا
پڑا گردش مین وہ جس سے نظر تیری پھری شاہا
ٹھکانا ہی نہین لگتا ہی اوسکی اخترِ بد کا

شہا تو مظہرِ شانِ کمالِ حسنِ مطلق ہے
ولایت تجکو اقلیمِ ولایت کی محقق ہے
ولایت خاندانون کی ولا سے تیری مشتق ہی
جو منکر ہے ولایت کا تری وہ منکرِ حق ہے
بعینہ ماجرا ہے یہ ابوجہل و محمدؐ کا

نگارِ عرشِ عرفان اپنی خامہ کی نگارش ہے
کہون اربابِ معنی مین کہ حق میری گذارش ہے
طبیعت سے مری روح القدس کو رفق و سازش ہے
بجا ہے مجکو جو کچھ فخر ہے دعوی ہے نازش ہے
ستایش گر ہون لطفِ حضرتِ مقبول احمد کا

تجلی گاہِ خاطر مین چراغِ طور ہے روشن
شعاعِ شعلۂ دل بسکہ ہی تا گنبدِ پرفن،
کسی پرتو سے اپنا دل ہوا ہی وادیٔ ایمن
مرے سوزِ درون سے جلگیا خورشید کا دامن
ہوا جب جلوہ گر دل پر مرے وہ مہرِ سرمد کا

مرے آنسو کا طوفان ہر نفس رہتا ہی طغیان مین
مرے گریہ سے ہی کشتی فلک کی موجِ طوفان مین
تفاوت کیا مری آنکھون مین ہی اور ابرِ نیسان مین
مرے اشکون سے ہین نالے بہے دشت و بیابان مین
ہمارے فیض سے سبزہ اُگا ہر خاکِ مرقد کا

قلم اپنا رہِ حق پر ہمیشہ جادہ پیما ہے
نہ عاطل اپنی تحریر اور نہ باطل اپنا دعوی ہے
زبانِ دُرفشان کا اپنی جو موتی ہے سچا ہے
لکھا ہے وصف مین نے جو مری نظرون سے گذرا ہے
نہ اندازِ خیالی ہے نہ مضمون ہے خوشامد کا

توجہ کرنہ میری آبرو عالم میں کھو شاہا
رہے تیری بدولت دہر میں نام نکو شاہا
بنا دے مہر تابان ذرۂ ناچیز کو شاہا
تلطف سے عنایت کی نظر بندہ پہ ہو شاہا
بھروسا ہے فقط مجکو تری الطاف بیحد کا

بیان رکھتا ہے خاک آستان پر سکہ عاجز
ہوای خاکساری سے قوی ہوتا ہے ہر عاجز
فلک کہتا ہے گرد قبر پھر کر غور کر عاجز
غلام بارگاہ آسمان رفعت عمر عاجز
بحمد اللہ مجاور میں ہوا قصر زمرد کا

قصیدہ در مدح حضرت قدوۃ الکبرا جناب مولانا حافظ شاہ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ از نتایج ذہن وقاد جناب مولوی حافظ سید محمد قاسم صاحب گورکھپوری

سپاس قادر یکتا کز آخشیج چہار
بہ شش جہات جہان نظم طبع دادہ قرار
بخاک داد سکون و بآسمان گردش
بہ لیل ظلمت دیجور و روز ہا انوار
بہ اعتدال ربیعی شقایق و ریحان
بگرد غنچۂ گلنار نالہ ہاے ہزار
گہے بہ برگ درختان خزان ورق ریزان
گہے درخت بہ بر افگند لباس بہار
بسا کرامت و عزت بآدمی بخشید
بہ نفخ روح درا مکرمت نمود اظہار
ز نوع آدمیان انبیا شدند عزیز
خصوص احمد مرسل ستودۂ غفار
خدا بہ بلدہ و عمرش قسم بیاد آورد
ہم او بخلق عظیم و بشیر یافت قرار
کتاب معجز و نطق فصیح بخشیدش
مسیر او شب اسری ز سدرہ کرد گذار
ز امتان سبق امتش سبق بردند
بخیر امت عالم چو یافتند قرار
بہ آسمان شریعت چو نجم نور افشان
بہ شاہراہ طریقت منارۂ انوار

مثال آل نبی چون سفینهٔ نوح است   کسی که دست بدان زد ز ورطهٔ دوّار
نجات یافته در کعبهٔ مراد رسید   بهر دو کون شده فائض و حمیده شعار
بهر زمانے ز اخیار و هم ز ابراران   یکے خلیفهٔ دیگر چو نجم پُر انوار
غرض بهجرت دو صد پس از مرور هزار   جناب حافظ قرآن قادرِ غفّار
بزهد شبلیٔ دوران بعلم همچو جنید   حدیث همچو سیوطی بنطق او دُر بار
شهیر عبد عزیز و مقامِ او دهلی   زهے خجسته عزیزے چو مشرق الانوار
عمیم خلق و کریم نفس مکرّم بود   ز هر دیار غریبان به نزد او دیّار
ز فیضِ باطنِ او طالبان شرف اندوز   ز خوانِ مائدهٔ او نزیل نعمت خوار
چو صوفیانِ سلف راسخ قدم لاریب   توکّلش بخداوند رازق و ستّار
بشب قلیل هجوع به صبح قرآن خوان   بغیر یاد الٰهی گهے نداشت قرار
بشرع ثابت و هم در طریقتے راسخ   کمال و هم عملِ او بهر زمان تکرار
مدیحِ او یکے دفتر عظیم میخواهد   کجا رسد بمدیحش سخن قلیل و نزار
چو رخت بست ازین خاکدانِ پُر آشوب   بسوے عالمِ ملکوتیان شده سیّار
خلیفه با ورع و علم و حفظِ قرآنی   سمی حضرتِ فاروق عادل و دیندار
بحسن صورتِ معنی نصیب یافت ز حق   به عمر و فیض خدا بخشدش هزار وقار
نوشت نسخهٔ نیکو چو معرفت آگین   ز ما جزاے عزیزے کریم نیک آثار
بهر دیار تمنّائیان نیک آئین   نصیب فیض گرفتند بی کد و تکرار
و لیکه تنگ هش شده ست چون خفّاش   ز نقص فطرتِ او کے نگه شود هموار
فضول گوید و لاکن فضول او چو هباست   که در طریق حقیقت فضول اوست غبار

کسیکه منکرِ پاکانِ بارگاہِ صمد
طریق طعن بگیرد براے کج رفتار

خداش فہمِ سلیم و خرد بخشایاد
که تا بنزدِ عزیزان منفعت آثار

نگردد او ز قصورِ حواسِ خود نادم
نباشد او ز فضولی خویش خذلان یار

خداے عزّ و جل نسخهٔ ہمایون را
بہر دیار بدارد میمنت آثار

محبِّ پاک دلان بہرہ مند و شاد شود
فضول سنج خجالت ہمے شود دوچار

ریاضِ نسخهٔ انور بباد نورانی
نسیمِ عطر فشانش مشام را چو بہار

قصیده در مدح منقبت حضور پرنور قدس سرہ از طبع سلیم منشی بے بدل جناب منشی محمد محمود صاحب متخلص به رونق ؎

خامہ کیا آج گہر بار ہے سبحان اللہ
نقطہ نقطہ دُرِ شہوار ہے سبحان اللہ

کس بہارِ چمنِ دین کی ثنا ہے تحریر
نامہ کیا رشکِ گلزار ہے سبحان اللہ

فیض اسبقت بھی کس گلشنِ تقدیس کا ہے
کہ زبان پر مری ہر بار ہے سبحان اللہ

ہمنشین کیا کہون مین جس کی ثناخوانی ہے
کیسا وہ مہبطِ انوار ہے سبحان اللہ

رہبر و راہنما مُرشد و قبلہ کعبہ
جو ثنا کیجے سزاوار ہے سبحان اللہ

زینت و زیب دہ مسندِ ارشاد و ہدیٰ
ہادی و رہبرِ ابرار ہے سبحان اللہ

اہلِ کشف اہلِ کرامات ولی کامل
نائبِ احمدِ مختار ہے سبحان اللہ

قبلۂ اہلِ دل و کعبۂ صاحب نظران
مرجعِ زمرۂ اخیار ہے سبحان اللہ

صاف مشرب ہے صفا قلب و صفا طینت ہے
صدق کا گوہرِ شہوار ہے سبحان اللہ

عاشقِ فقر و فنا محوِ رضا و تسلیم
طالبِ صبر و مددگار ہے سبحان اللہ

لطف و اخلاق و تواضع کا تو کیا کہنا ہے
طبع مین کسقدر ایثار ہے سبحان اللہ

شکر اور صحو کا وہ حال کہ آگاہ اوس سے
نہ کوئی مست نہ ہشیار ہی سبحان اللہ

نہ شریعت سے مخالف نہ طریقت کے خلاف
پیشوایانہ وہ رفتار ہے سبحان اللہ

سلسلۂ خیر سلاسل ہے تو مذہب حنفی
دونون اعظم کا ہوادار ہے سبحان اللہ

اوسکے دیدار سے جو ہوتا مشرف کہتا
منہ ہے یا ماہ پر انوار ہی سبحان اللہ

سینۂ گنجینۂ عرفان ہے تو دل مخزنِ راز
اور زبان کاشفِ اسرار ہے سبحان اللہ

روے پرنور پہ وہ ریش مبارک گو یا
لیلۃ القدر نمودار ہے سبحان اللہ

کیسے آآ کے شفا پاتے ہیں بیمار قلوب
دمِ عیسیٰ ہے کہ گفتار ہی سبحان اللہ

مجلس آرا ہو اوسے جو دیکھتا کہتا وہ بھی
کیسا شاہانہ یہ دربار ہے سبحان اللہ

پاسِ انفاس کسی کو کوئی ذاکر شاغل
اک عجب مجمعِ ابرار ہے سبحان اللہ

اوسکی بیعت یہ موثر ہے کہ ہر ایک مرید
عابد و زاہد و دیندار ہے سبحان اللہ

فیض سے اوسکے بہت سہل سی طے ہو جائے
یہ رہِ فقر کہ دشوار ہے سبحان اللہ

عام بخشش ہے کہ الخلق عیالُ للہ
اسمین زاہد ہے کہ مئخوار ہے سبحان اللہ

کسکا ہون مدح سرا کون ہی میرا ممدوح
سامعین کو بھی اصرار ہے سبحان اللہ

مظہر صدق و صفا حضرتِ مقبول احمد
جسکا مرقد وہ پر انوار ہے سبحان اللہ

جسکا ہر ذرہ ہی مصداق و ان من شیٔ
ذکر مین ہر در و دیوار ہے سبحان اللہ

اولیا بھی کہیں مرتے ہیں عزیزو اب بھی
فیض وہ ہی پے زوار ہے سبحان اللہ

کہیں ہو سکتے ہیں اس شاہ کی اوصاف رقم
شرم سے خامہ نگون سار ہے سبحان اللہ

اولیاؤن کا دل و جان سے ہی واصف رونق
واہ کیا خوب یہ کردار ہے سبحان اللہ

تقریظ و تاریخ طبع کتاب از جناب شہسوار اقلیم معانی رشک انوری و خاقانی جناب سید محمد مرتضی صاحب بیان و یزدانی مالک مطبع جدید تحفۃ العلوم و رسالہ لسان الملک شہر میرٹھ

ذکرِ وصفِ خامۂ قیوم ہے — خانقاہِ آسمان تک دھوم ہے
مطلعِ خورشیدِ عرفان دیکھیے — نیرِ توحید رخشان دیکھیے
پردۂ وحدت سی آتی ہے صدا — اینک اینک بندۂ مقبول ما
جانبِ آفاقِ عالم دیکھیے — جلوۂ توحید پیہم دیکھیے
ہوگئی مدہوش یان عقل و تمیز — حق عزیز اور اوسکو رکھتا ہے عزیز
مطربِ ہر پردۂ الہام ہے — ساقیِ چشمۂ انعام ہے
گر شریعت باغ ہے وہ ہے نسیم — گر طریقت طور ہے وہ ہے کلیم
اوسکی کملی سے الگ او پادشا — گردھے یان سایۂ ظلِ ہما
کعبہ سان ہو اوسکی چوکھٹ کبھی جلیل — گو نہین ہے صنعتِ دستِ خلیل
اوسکے جلوہ سے جہان دلشاد ہے — مطلع اوسکا شاہجہان آباد ہے
سرزمین پر کیا فلک منزل ہے یہ — کشور ہندوستان کا دل ہے یہ
دل بدست آور کہ حج اکبر است — کز ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بنگاہ خلیل آذر است — دل گذرگاہ جلیل اکبر است
عالمِ پیری سے خم تھا قد نور — قبلۂ اربابِ عرفان سے تھے ضرور
لب درِ گنجینۂ سرِ نہان — اس درِ دولت کی کنجی تھی زبان
موی ابیض کی ضیا تھی جلوہ زن — کھوٹتی ہے جیسے سورج سی کرن

چڑھتے تھے شجر پہ جب لیکر عصا — طور تھا طور اور کلیم اللہ کا

خواب سے جب دیدۂ روشن کھلے — پردۂ وحدت کے دو روزن کھلے

چھنتا تھا روزن سے نورِ آفتاب — نور سے ہوتا تھا عالم بہرہ یاب

تھا تحیّر یا نگارِ شامِ وصل — رنگ دیتا تھا خمارِ شامِ وصل

کبرِ سن پردہ سے دیتا تھا صدا — ہین یہی خضرِ طریقِ اہتدا

بند شب کو جب درِ خلوت کیا — ظرف کو گویا گلِ حکمت کیا

شعلہ زن تھی نورِ باطن کی ضیا — قلب فوراً زرِّ خالص بن گیا

صبح آئی درگہہ خلوت کھلی — مہرِ عالمتاب کی قسمت کھلی

قسمتِ گنجینۂ قدسی ہوئی — صورتِ خورشید زر بخشی ہوئی

ہین ثنائین خارج از حدِّ بیان — پھر بیان کو اتنی طاقت ہی کہان

ہوگئے وہ محورِ ربّ العالمین — شہ سراج الحق ہوئے مسند نشین

نور اُن کا ہے اب اِن مین جلوہ گر — یہ بھی ہے اک معجزِ شقّ القمر

اس کدیور نے کیا کیا ریاض — کھل گیا انوارِ قدسی کا ریاض

ہے صریرِ کلک سچ مچ ہمنشین — بلبلِ خوش خوانِ گلزارِ یقین

ہر ورق کا جلوہ تا عیّوق ہے — نامہ کیا مشاطۂ معشوق ہے

نورِ معنی پردۂ صورت مین ہے — فیضِ صورت عالمِ کثرت مین ہے

جلدِ ثانی سے جہان ہے بہرہ یاب — جلوۂ صبح دوم ہے یہ کتاب

سال یون فرماتے ہین یزدانی اب

طبعِ ثانی گل ہوئی لاثانی اب

۵ ھ ۱۳

تیرے در پر اے خداوندِ جہان — بندۂ شرمندۂ مسکین بیان

تھام کر نیکون کا دامن آگیا — بخشدے یارب بحقِ اولیا

قطعہ تاریخ طبع این کتاب از نتائج فکرِ سلیم منشی بی بدل جناب منشی محمد محمود صاحب متخلص بہ رونق

بہارِ شریعت محمد عمر	کز انفاس او گلشنِ دین شگفت	ز اخلاقِ مرشد چو تالیف کرد	دوم جلد آن ہرچہ دید و شنفت
تماشای این روضۂ جانفزا	نمودم ز چشم جہان در نہفت	کتابی است یا گوہرِ گوشِ جان	خنک آنکہ این دُرِ معنی بسفت
	ز رونق چو تاریخ کردم طلب	بگوشِ من اسرار الاخیار گفت ۱۳۰۵ھ	

ایضاً منہ

للہ الحمد دوم جلد ریاض الانوار	ہو گئی لطف و عنایاتِ خدا سے تیار	نام و تاریخ کو اوسکی جو کہا رونق نے	تو کہا اسکو کہ ہے یہ ابرار الاخیار ۱۳۰۵

قطعہ تاریخ طبع کتاب از نتائج افکارِ سلیم جناب منشی محمد عبد الکریم صاحب میرٹھی مریدِ حضور مغفور قدس سرہ

چون شاہ سراج حق مکرم	بنمود صحیفہ مرتب	مضطر ز سروش سال بشنید	مقبول خدا کتاب مصوب ۱۳۰۵

ایضاً منہ

چو شد این نسخۂ عرفان مطبوع	بفضلِ خالقِ ارض و سماوات	رقم بنمود مضطر سال طبعش	زہی منطوقِ کشف و کرامات ۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از بندہ محمد محسن عفی عنہ مرید حضرت مولانا شاہ سراج الحق صاحب مدظلہ و کاتب کتاب ہذا

طبع شد شکرِ خداوند جہان	دومین جلدِ ریاض الانوار	سبز شد گلبنِ توحید خدای	اندرین گلشن فیروزہ حصار
کوششِ شاہ سراج الحق بین	کہ دمیدست گلِ تازہ بہار	ز نوائے بلبلِ گویای قلم	شد از و دفترِ عرفان گلزار
این ریاض است و ز صریرِ کلکش	گلفشان گشتہ چو طوطی ہزار	سالِ تاریخ محمد محسن	گفتہ ام طوطیِ شیرین گفتار ۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج طبع مشتاق میان محمد اسحاق المتخلص بہ قیصر تلمیذ حضرت بیان یزدانی

زہے جلدِ ثانی روشن سواد	ریاضِ پر انوار ارشاد لکھ	کہے کوئی قیصر جو تاریخ کو	چراغِ دلِ آدمی زاد لکھ ۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از مولوی مظہر الحق صاحب ساکن میرٹھ تلمیذ حضرت بیان یزدانی

دوسری بار ہوا ہے مطبوع	نسخہ جلد ریاض الانوار	دوسری بار ہوا ہی صد شکر	چھپکے یہ دفترِ عرفان تیار
	دلِ اظہار سے مظہر نے بسر	لکھی تاریخ ریاض الانوار ۱۳۰۵ھ	

اشتہار واجب الاظہار

ناظرین کتاب مستطاب ریاض الانوار پر چند امور مفصلۂ ذیل قابل لحاظ ہین - اوّلاً یہہ کہ کتاب ہذا ضمیمہ ہے اوس کتاب کا کہ جسکو جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب وکیل ہمیرپور نے بکمال جانفشانی و عرقریزی حالات مین حضرات سلسلہ عالیہ قادریہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تحریر فرمائی ہے - دوم بعض حالات حضور پُر نور جدّی و مرشدی قدس اللہ سرہ و بعض خلفا حضور اقدس قدس سرہ کی کیفیت اِس کتاب مین مندرج ہی - سوم - خاکسار راقم اثم نے ہر دو جلد ریاض الانوار کو بہ نیت ایصال ثواب و ترویح روح سیدنا و مرشدنا رضی اللہ عنہ کو طبع کراکر ہدیۂ ناظرین کیا ہی کوئی صاحب اسکو قیمت نہ لین جیسا کہ بعض صاحبون نے جلد اوّل ریاض الانوار کی خاکسار سی ہدیۃً لیکر بقیمت فروخت کین چہارم - جس جلد کتاب ہذا پر دونون مُہرین ایک سجع دوم لقب احقر کے نہون وہ مسروق ہے فقط

المشتہر احقر محمد عمر الملقب بشاہ سراج الحق عفی عنہ

غلطنامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٨	فیض رسان	فیض بخشا ے	٨١	١	گوندہید	گویند
٣	١	شاہ عبد العزیز	شاہ عبد العزیز صاحب	″	٧	ینففون	ینفقون
٦	١	ہمین بعد	من بعد	″	١٠	یفعل من	من
٧	١٤	مع خوانی	٠	″	١٢	یحبیب	یحجب
٩	١٤	ووفوز	وفوز	٨٤	١٤	یس علی	٠
١٥	١٩	کردہ کردہ	کردہ	٨٥	٣	ہہنا	نہنا
٢٧	١١	ہنوگی	ہوگی	٨٦	٤	بیشتر	تنبیہہ
٣٢	١٧	کمال کے	کمال کا	″	١٤	مستلیہا	مستحلیہا
٣٥	٨	حجج	حج	٨٨	١٢	اشیار	استار
٤٠	١١	قدس اللہ العزیز	قدس اللہ سرہ العزیز	″	١٩	اخفین بیتنہ	اخفین خوارق بینہ
٤٠	١٣	نہتمم	متمم	٨٩	٧	یادہ زوج	دوزوج
٥٠	١٦	ہائین طرف	بالین	″	١١	عطیات	عتبات
٦٥	١٥	ظہور الحسنین	ظہور حسین	٩٠	٣	لیکر فاتحہ	فاتحہ
٦٥	١٥	ماہروی	مارہروی)	″	١١	ارفاح	ارواح
٧٣	٨	اگر	اکبر	٩١	٨	سنہ ١٣٢١	سنہ ١٣
٧٣	٨	اختلافیہ	اختلافیہا	٩٢	٨	دریز پچاہ	دہنہ چاہ
٧٦	١٦	موجود	موردود	٩٣	١٣	لتعلم	٠
٧٧	١٦	ماراض	ناراض	٩٤	٦	واعانت	واغاثت

[illegible]

اعلان

ناظرین شائقین کو مژدہ ہو۔ کہ

در ینولا کتاب مستطاب جلد دوم ریاض الانوار

تذکرۂ حالات خوارقِ کریمہ و کرامات جسیمہ حضرت قدوۃ الکبرا

زبدۃ العرفا مقبول بارگاہ احد متصف بصفات الواحد الصمد

جناب مولانا حافظ شاہ عبد العزیز صاحب الملقّب

بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی انار اللہ برہانہ و جعل الجنۃ مثواہ

مؤلّفہ حضرت افضل علماء شریعت و طریقت۔ اکمل کملاء حقیقت و معرفت

عالی نسب والاگہر جناب مولینا حافظ شاہ محمد عمر صاحب الملقّب

بشاہ سراج الحق قادری دہلوی دامت برکاتہ و افضالہ مطبع

حدیقۃ العلوم شہر میرٹھ میں طبع ہو کر بفیض خاص و عام ہوئی۔

فی الواقع متانتِ عبارت و صحتِ حکایات و تحقیق مسائل اختلافیہ۔ و

تصحیح توثیق مذہب مرضیہ اہلِ حق ببراہین ساطعہ و حجج لامعہ حضرت

مصنف کی کمال رفعتِ شان پر دال ہے۔

ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء فقط

کتبہ محمد محسن عفی عنہ

[illegible] مقیم شہر میرٹھ

[illegible]

کتابخانه وقفی [illegible]

~~عامه ٣~~
ع ٢٢١٦

رياض الانوار

انه لکتب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه

بنصر اللہ العزیز کتاب مستطاب حالات قدوۂ ارباب شریعت زبدۂ اصحاب طریقت دلیل حقیقت نور معرفت زیب سجادۂ قادریہ آیۂ
تجلیات ربانیہ قطب دوران غوث زمان حضرت مولینا حافظ شاہ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ

جلد دوم

موسوم بہ

[illegible]

ریاض الانوار

سنہ ۱۳

[illegible]

و ملقب بہ

سنہ ۱۳۰۵ھ

من تصنیف خیر سجادہ نشین حضرت الشیخ عمدۃ العلماء قدوۃ العرفاء فی الدین عقدہ کشائے علوم نقلیہ متقی و متبع سنت سنیہ
حضرت خیر البشر مولانا حافظ محمد عمر صاحب الملقب بشاہ سراج الحق قادری دہلوی سلمہ اللہ والی ملجا الکمال افادہ

در مطبع حدیقۃ العلوم شہر میرٹھ طبع گردید

بر جزء اوده و وقف نفسنه
حسن شوق
زیانه وتست خان پاشا
ایدی متولی و وقف نفسنه
نعم حسن محمد علی
۱۲ ذی القعده سنه ۱۲۲۵

محمد
۲۰

إنه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه

بنصر الله العزیز کتاب مستطاب حالات قدوهٔ ارباب شریعت زبدهٔ اصحاب طریقت هادی راه حقیقت نور معرفت زیب سجادهٔ قادریه آئینه
تجلیات سبحانیه قطب دوران غوث زمان حضرت مولانا حافظ شاه عبد العزیز صاحب الملقب بشاه مقبول احمد قادری دهلوی قدس الله سره

جلد دوم

موسوم به

ریاض الانوار

۱۳۰۵

وملقب به

سنه ۱۳۰۵ھ

از تصنیف نبیره و سجاده نشین حضرت عالیشان عمدة الحکماء قدوة العرفاء افق المبین عقلیه کشاف علوم نقلیه متقی و متبع سنت سید
حضرت خیر البشر مولانا حافظ محمد عمر صاحب الملقب بشاه سراج الحق قادری دهلوی سلمه الله والی علی مدارج الکمال رقاه

در مطبع حدیقة العلوم شهر میرٹھ بحلیهٔ طبع پوشید

هو العزیز الغفور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وخیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ
الطیبین الطاہرین واصحابہ الطاہرین اما بعد ہیچمیرز ہیچمدان احقر محمد عمر الملقب بشاہ
سراج الحق نور اللہ صدرہ وشرح اللہ قلبہ بنور المعرفۃ والایقان ابن ملاذ فضلا و زمان و معاذ
علماء دوران فرید الدہر وحید العصر شہید فی سبیل اللہ مولانا محمد فرید الدین اسکنہ اللہ بحبوحۃ
جنانہ و نبیرہ وخادم سجادہ مخزن حقایق قدسیہ معدن دقایق انسیہ۔ حاوی مقالات رفیعہ جامع
مقامات منیعہ کاشف کمالات خفیہ وجلیہ واقف حالات سنیہ و علیہ۔ کلیم طور عرفان۔ مسیح
چرخ ایقان محرم فیوض ازلی مہبط اسرار لم یزلی مورد تائیدات فلکیہ مطرح ملکات ملکیہ۔ انیس
پاکبازان رئیس سرفرازان ہادی عالم فیض رسان بنی آدم۔ زبدۃ اصحاب الورع والتقی قدوۃ
ارباب الرشد والہدی کی ہے ذاتہ قطب الوریٰ بین النجوم السائرات ٭ علینہ بدر الدجے
بین الدراری والسحاب ٭ مظہر حقایق قل ہو اللہ احد۔ مصدر دقایق اللہ الصمد مبین
[illegible] موضح معانی ولم یکن لہ کفوا احد۔ جدی ومرشدی حضرت مولانا حافظ

شاہ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی انار اللہ برہانہ واوصل الینا فیضانہ - ونعم ما قال فی المثنوی المعنوی

۵

نعتِ آن پیرے کہ نامش می برم	تا قیامت گر بگویم مختصرم
گر بگویم تا قیامت نعتِ او	ہیچ آن را مقطع و غایت مجو
این نفس جان دامنم برتافتہ	بوے پیراہانِ یوسف یافتہ
واجب آمد چونکہ بردم نام او	شرح کردن رمزے از انعام او
تا زمین و آسمان خندہ شود	عقل و روح و دیدہ صد چندان شود

لمولف الرسالہ

حبذا اے مرشدِ راہِ بقا	مرحبا اے رہروان را رہنما
حبذا اے موردِ انعامِ حق	مرحبا اے مصدرِ اکرامِ حق
حبذا اے مظہرِ نورِ قدیم	مرحبا اے کاشفِ سرِّ علیم
حبذا اے قبلۂ اربابِ صدق	مرحبا اے کعبۂ اصحابِ صدق
حبذا اے گلبنِ باغِ رضا	مرحبا اے سروِ باغِ اصطفا
حبذا اے سرورِ راہِ ہدا	مرحبا اے خسروِ ملکِ بقا
حبذا اے حافظِ عبد العزیز	مرحبا مقبول احمد باتمیز
حبذا اے حبِ تو ایمانِ من	مرحبا بادا فدایت جانِ من
وصفِ تو اے بادشاہِ بحر و بر	چون نویسد عاجزِ مسکین عمر

بخدمت اربابِ صدق و صفا اصحابِ خلت و وفا و ناظرین باتمکین و لاحظین عقیدت آئین کے عرض پرداز ہے کہ بعد شروع کتاب مستطاب ریاض الانوار کے ۔ مملو بخوارق

کریمہ و شئون سوانح عمری حضرت قدوۃ الکبریٰ جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کی ہر برخے از احوال عادات
معمولی و پابندی اوقات فیض آیات و بعضی از کرامات جسیمہ و کمالات عظیمہ جناب غفران مآب کو کہ منجملہ
اُن کو بعض کمالات عجالۃً قلم ناسخ سہو فروگذاشت ہوگئے تھے اور بعض واقعات بعد طبع کتاب مسطور سے
مریدان صادق البیان و ارادتمندان عقیدت توامان سے مسموع ہوئی تھی بالحاح و اصرار متوسلین خاندان عقیدت
آثار لاسیما بایمائے صدق انتمائے مکرمی معظمی مولوی محمد عبد الکریم صاحب وکیل ہمیر پور برادر خورد جامع ملکات
انسانیہ مورد فیوضات رحمانیہ عالم عامل جناب مولانا شاہ محمد عاقل صاحب دام ارشادہ زینت افزائے مسند ارشاد حسینی
حضرت عارف باللہ مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ و مجاز ارشاد حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کہ بر خیال راقم الحروف بمقتضائے عمر بہار عام
دل و جان تازہ میدارد ؛ برنگ اصحاب صورت را بہ و ارباب معنی را جمع کر کے حیز تحریر میں لایا امید فضل باری
عز اسمہ و جلت حکمتہ سے یہی ہے کہ اس رسالہ کو جو جلد دوم ریاض الانوار کہ مسمیٰ بنام تاریخی ضیاء الاسرار اور
اسرار الاخیار ہے پذیرا فرما کر پیرایۂ قبول بخشے اور ناظرین صدق آئین کو توفیق اتباع سنت سنیہ علی صاحبہا
الف التحیۃ و اطاعت افعال و اقوال مرشدین عظام نصیب کرے اور خادم سجادہ مؤلف ہیچمیرز کو امر بالمعروف
و النہی عن المنکر و مشرف بنور معرفت فرماوے آمین یا رب العالمین ۔ بر خواطر صفا مظاہر ارباب عقیدت واضح
و لائح ہو کہ حکیم علی الاطلاق عظم شانہ نے کہ بحکمت خود بمقتضائے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ذات جامع الکمالات
جناب عرفان مآب کو کتم عدم سے عالم شہود میں جلوہ گر فرمایا تا کافہ انام از خاص و عام حضور مغفور کے فیضان
صوری و استفاضۂ معنوی سے فائز المرام ہوں چنانچہ جوق جوق مخلوق و عالم عالم بنی آدم ہر اطراف و اکناف
و جوانب آفاق علی الخصوص طبقہ ہندوستان لاسیما خطہ پاک شاہجہان آباد حماہ اللہ تعالیٰ
عن الفتن و الفساد سے باستحصال شرف پابوسی بعضے بحاضری خود و بعض بابلاغ ضراعت نامجات کامیاب
ہوتی تھے و مشاہدہ کمالات ظاہری و باطنی و قوت تصرف جناب مستطاب سے نقد جان نثار اقدام
میمنت التزام بعہد ارادت کرتے رہتے تھے چنانچہ شمہ اون کمالات فیض آیات کا

بقدر مشتے نمونہ از خروار واندکے از بسیار کتاب مستطاب ریاض الانوار مین قلمبند ہوکر ہدیۂ ناظرین
ہوا ہے درینولا کاتب الحروف اولاً حضور غفور کے معمولات روزانہ وپابندی اوقات شریفہ کو زیب
قلم کرکے خوارقات باقی ماندہ کو صفحۂ قرطاس پر منقش کرتا ہے مخفی مبادکہ حضور پرنور قدس سرہ
کو یاد کردگار وذکر الٰہی سے اسقدر شوق تھا کہ زمانۂ سن تمیز سے تا آوان ارتحال شب کو گاہے غفلت
قرین حال نہوتی اور اگر احیاناً مقتضای بشری سے خواب غالب ہوتا تو تھوڑے عرصہ مین متنبہ ہوکر نفس
کو ملامت فرماتی اور آبدیدہ ہوتے الحق ع آرزومندان وصل یار را ✤ چارہ غیر از نالہ ہای
زار نیست ✤ حوایج البشری وتقاضای ضروری وطہارت کامل سے فراغت حاصل کرکے نماز تہجد مین
مصروف ہوتے بعد نماز تہجد کے سربسجدہ ہوکر ایسے کلمات خضوع وخشوع والفاظ عجز وفروتنی کی زبان
فیض ترجمان سے ارشاد فرماتی کہ قلب سامعین کا ادراک معانی اون الفاظ سے متاثر ہوتا خاکسار راقم الحروف
نے بیشتر اوقات یہہ کیفیت بچشم خود معاینہ کی ہے من بعد حبس دم وشغل سلطان الاذکار ودیگر ریاضات
شاقہ مین تادم صبح مشغول رہتے وقت صبح صادق کو بنفس نفیس بآواز بلند اذان فرماکر درویشان مسجد
وحاضرین خانقاہ عالم پناہ کو بیدار کرتے اور ہر شخص کی نام کو حتی الامکان بآیات قرانی والفاظ نفیس
ونادر یاد فرماتے چنانچہ جس شخص کا نام عبدالرحمن ہوتا آیت قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن اور عبداللہ کو
بآیت قال انی عبداللہ اور عبدالغفور اور عبدالرحیم کو بآیت انی ربی لغفور الرحیم اور امام الدین کو بآیت
وجعلنا للمتقین اماما تعبیر فرماتے اور خدابخش کو بالفاظ "مارا بفضل خویش خدا بخش" وغیرہ من الالفاظ
النفیسہ بآواز بلند بیدار فرماتے اور حجرہ بالای مسکونہ مین تشریف لیجاکر اسقدر مکث وتانی فرماتے کہ
ہر شخص بعد قضای حاجت وطہارت کامل کے منتظر قدوم میمنت لزوم کا رہتا کہ حضور پرنور مسجد مین تشریف فرما ہوکر
بنفس نفیس امامت کرتی اور ہر آئینہ بعد سنت نماز صبح مین قرات طویل طوال مفصل ودیگر سورہ قرآن ورکوعات
سے بتجوید وترتیل ادا فرماکر بعد سلام کے وظایف مسنونہ عقود انامل پر پڑھکر

پڑھتے ادعیہ ماثورہ وغیرہ سے بصد خشوع وخضوع دعا فرماتے ہین بعد گیارہ ضرب نفی واثبات
کے بجہر فرماکر بعد سلام ومصافحہ حضار جماعت ہی ہر ایک کو مژدہ جان افزا ونوید فرحت فزا مرحبا
بالصباح الجدید والیوم السعید مشرف فرماکر دروازہ بام بند کرکے بالاے حجرہ تشریف لیجاتے
وتا طلوع آفتاب ذکر آلہی مین مشغول رہتے بعد نماز اشراق کے ورد وظائف مین مصروف ہوتے
بعد از انفراغ وظایف نو بجے استنجا ووضو سے فارغ ہوکر مجلس خانہ المعروف بمسافر خانہ
مین تشریف فرما ہوکر طلبا مسجد کو سبق قران مجید پڑھاکر دیگر حاضرین مستفیض بارگاہ کو بانجاح
مرام فایز المرام فرماتے - حضور مغفور قدس سرہ کے مزاج عالی مین اسقدر قران مبارک کی
عظمت تھی کہ اثنا سماعت قران شریف مین اگر کوئی شخص سلام علیک ومصافحہ ومکالمہ کرتا
تو غیظ وغضب سے چہرہ مبارک سُرخ ہوجاتا تھا - فرماتے تھے حضور پرنور کہ اکثر حفاظ قران
مجید بوجہ سوء ادبی وبے تعظیمی قران شریف کے محتاج ومفلوک الحال رہتے ہین - اگر قُران
مجید کو باداب وشرایط پڑھتے رہین تو کبھی مفلس نہون یہہ فقیر زمان سابق مین بمعمولات
خاندانی بعد نماز ظہر کے قُران خوانی کرتا تھا آمد وشد مردمان سے تعظیم وتوقیر قران شریف کی
ادا نہو سکتے تھے وراے فلاکت حال وعسرت وافلاس کے انوار وبرکات کلام پاک سے محروم
رہنے لگا - ناچار بعد ظہر کے تلاوت ترک کی اور نماز تہجد مین قُران شریف پڑھنا شروع کیا اللہ
جلشانہ نے ببرکت عظمت اپنے کلامِ پاک کے فیضان صوری ومعنوی عطا کیا اور قضاء حوائج
ضروری والابدی سے بفکر فرمایا فرماتے تھے حضور پُرنور قدس اللہ سرہ جب یہہ فقیر
قُران مجید پڑھتا ہے بفضل اللہ العزیز المنان اسقدر انوار وبرکات مشاہدہ کرتا ہے کہ زبان
اوسکے وصف سے قاصر ہے اور بعد تلاوتِ قران مجید کے جب شغل واشغال خاندانی مین مصروف
ہوتا ہے کمال استغراق وفرطِ حلاوت سے از خود رفتہ ہوجاتا ہے اور دُنیا وما فیہا سے

اصلا خبر نہین رکھتا۔ رزقنا اللہ تعالی من فیضانہ الحق ونعم ما قال الحافظ الشیرازی رح ؎
مستم چنان بکن کہ ندانم ز بیخودی * در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت * چو بیخود گشت حافظ
کے شمارد * بیک جو مملکتِ کاؤس و کے را * الغرض حضور پُرنور قدس اللہ سرہ العزیز
دوپہر تک سماعت قُرآن مجید و انجاح مرام حاضرین مین اوقات عزیز صرف فرماتے بعدہ بقدر قوت
لایموت طعام ماحضر نوشجان کر کے قیلولہ کرتے وقت متوسط مین نماز ظہر پڑھکر ختم خواجگان نقشبندیہ
قدس اسرارہم بمجمع حضّار محفلِ اقدس و حاضرین خانقاہ و درویشان مسجد پڑھکے مسافرخانہ مین
مسندِ ارشاد پر اجلاس فرماکر آموختہ و سبق یاد کردۂ طلباء سُنکر حلِّ مشکلات اربابِ حاجات مین
تا وقتِ عصر سعی بلیغ فرماتے۔ بعد ختم خواجگان کے اگر کوئی شخص ناواقفیت سے خاص مسجد
مین عرضِ حال کرتا تو حضور فرماتے کہ میان مسجد اللہ جلّ شانہ کا مکان واجب الاحترام ہے
اِس مین کلامِ دُنیاوی باعثِ حبطِ اعمال ہے۔ مسافرخانہ مین جب یہ فقیر بیٹھتا ہے آپکو جو کچھہ
کہنا ہو وہان آکر فرماوین۔ اوّل وقت نماز عصر کی پڑھکر بانعقادِ محفل ختم بطریق پنج آیت کے
حفاظِ قُرآن شریف و حضّارِ مسجد سے اوّلاً ایک ایک رکوع یا کوئی سورۂ قرآن سے مثل سورہ ق
و یا سورۂ رحمان وغیرہ پڑھواتے من بعد درود شریف بعدہ قصایدِ نعتیہ و مناقب و مدایح
مدح خوانی پڑھوا کے جناب سرورِ عالم صلعم و دیگر بزرگان دین متین کی ارواح پاک کو ایصال
ثواب کرتے۔ اگر کوئی شخص ناواقف عرض کرتا کہ حضور یہ فاتحہ کس بزرگ کا ہے فرماتے کہ اس فقیر
کے اُستاد عالی نژاد اخوند بُرہان صاحب علیہ الرحمۃ کا معمول تھا کہ ہر روز بعد نمازِ عصر کے اِسی
طرح پنج آیت پڑھوا کر جسقدر صبح سے تا ایندم قُرآن مجید پڑھا جاتا تھا تحفۃً و ہدیۃً بحضور جناب
نبوّت مآب حضرت رسول مقبول صلعم و دیگر بزرگان دین و اولیاء اُمّت کی ارواح پاک کو ثواب
پہونچاتے تھے۔ یہ فقیر اپنے اُستاد کے طریق کی موافق ہر روز عملدرآمد کرتا ہے۔ بعد ختم کے

حضور پُرنور قدس اللہ سرہ مسافر خانہ مین تشریف لاتے جو مستورات پردہ نشین کہ بحوائج خود
ویا بغرض زیارت و ملازمت خُدام ذوی الاحترام کے حاضر ہوتین اُن کے حال زار پر حسب حاجت
توجہ خاص مبذول فرماتی - کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ حضور مغفور قدس اللہ سرہ کا معمول
تھا جب مسافر خانہ مین بانجاح مرام مستورات پردہ نشین کے تشریف لیجاتے موافق حکم شریعت کے
بلا استیذان داخل مسافر خانہ نہوتے - اگر کوئی عورت بحُسن اعتقاد و خلوص و محبت عرض کرتی کہ
حضور سے پردہ نہین ہے آپ تشریف لاوین تو ارشاد فرماتے کہ غیر محرم سے پردہ نکرنا شرعاً ممنوع ہی
حضور پُرنور قدس سرہ سے اکثر مستورات پردہ نشین مریدین و غیر مریدین وغیرہ حجاب نہین کرتی تھین
مگر جناب والا بوجہ کمالِ تقویٰ و احتیاط کے خاص بلے ولتسری خود و دیگر مسترشدین کے مکان پر
بلا استیذان تشریف لیجا نہین عجلت نفرماتے بلکہ وقت بعیت کی بھی یہ ہی معمول تھا کہ مستورات
کے ہاتھ کو لمس و مس نفرماتے اور بجای مصافحہ کے رومال ویا کنارہ عمامہ شریف ہاتھ مین دیکر
آیات قُرانی پڑھتے واستغفار تعلیم فرماتے - فرماتے تھے حضور مغفور قدس اللہ سرہ
کہ مُرید بجاے فرزند و مُریدہ بجاے دختر کے ھے لکن احتیاط و تقویٰ مقتضی اس امر کو ہے کہ مستورات
کے لمس و مس و نظر سے احتیاط کرے تا فتنہ سو محفوظ رہے حدیث شریف مین آیا ہی العینان تزنیان زناہما النظر
والاذنان زناہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا الخطی والقلب یہوی و
یتمنی ویصدق ذلک الفرج ویکذبہ - آمدم بر اینکہ بعد انجاح مرام طالبین از ذکور واناث بعد نماز
عصر کے دروازہ حجرہ بالاے مسجد بند کرکے تا نمازِ مغرب شغل حبس دم و سلطان الاذکار مین مشغول
رہتے - اوس وقت اگر کوئی شخص بحصول زیارت و مدعای دلی حاضر ہوتا تو ارشاد فرماتے کہ یہ فقیر
بارشاد مرشدین عظام بعد نمازِ عصر کے یاد الٰہی مین مشغول ہوتا ہے اوس وقت کسی شخص
کی ملاقات پسند نہین کرتا کاتب الحروف خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین

عرض سمان ہے کہ خاکسار بتاریخ ۲۸ ماہ محرم المکرم سنہ ۱۳۲۰ ہجری وقت واپسی کے خورجہ سے مقام
سکندرآباد مین باصرارِ کرمی داروغہ دوست محمد خان صاحب کے تحصیل مین مقیم ہوا قاضی حسام الدین
صاحب باشندہ مقام مذکور سے ملاقات ہوئی قاضی صاحب حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ
کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ بیان کرکے فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ یہہ فقیر بعد نماز عصر کے
بشرفِ زیارت جناب ملایک مآب کو حاضر ہوا ان ایّام مین جناب والا کی طبیعت فیض طویت
جادۂ اعتدال و حدِ استقامت سے منحرف تھی چارپائی پر بحالتِ استراحت مشغول تھے۔ خاکسار بلا اطلاع
حجرہ مین حاضر ہوا اور بر سمِ اسلام تسلیم نیاز عرض کی حضور پُرنور نے جواب سلام فرماکر ارشاد کیا کہ آپ
کہان سے تشریف لائے۔ مین نے عرض حال کیا بوسعتِ اخلاق و شفقت عام ارشاد فرمایا کہ یہہ وقت
اِس فقیر کے یادِ الٰہی کرنے کا ہے آپ کل نَو بجے کے بعد تشریف لائیے۔ مین نے عرض کیا کہ مین
سخت تکلیف زدہ و مصیبت رسیدہ ہون فرمایا آپ کل تشریف لائیے۔ مین نے گستاخانہ عرض کیا
کہ انجاح مرام طالبین مین کچھ ثواب کم ہے؟ فرمایا ہان وصل سے کم ہے قاضی صاحب فرماتے تھے کہ
مین سخت نادم ہوا اور لاجواب ہوکر رخصت ہوا دوسرے روز حاضرِ خدمت فیضدرجت ہوکر فایز المرام
ہوا۔ فی الواقع عاشقانِ صادق و واصلانِ ذاتِ باقی کے لیئے بدون تفرّد و انقطاعِ کُلّی و احتراز
عماسوی اللہ و استغراقِ حال کے نیل سعادتِ عظمیٰ و وفوزِ غایۃ القصویٰ یعنی مشاہدۂ جمالِ ربّانی و
وصالِ یزدانی و کمالِ قُربِ حضرتِ سبحانی و حصول تجلّیاتِ وحدت و وصولِ انوارِ صمدیّت کا
حیزِ امکان و حیطۂ گمان سے خارج ہے و نِعمَ ما قال السّعدی علیہ الرحمۃ من اللہ الہادی ؎
بسودائے جانان زجان مشتغل ✤ بذکرِ حبیب از جہان مشتغل ✤ بیادِ حق از خلق بگریختہ ✤ چنان
مست ساقی کہ مے ریختہ ✤ وفی المثنوی المعنوی ؎ عاشقان را شادمانی و غم اوست ✤ دست
[illegible]

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت ✤ ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت ✤ تیغِ لا بر قتلِ غیرِ حق
براند ✤ درنگر آخر کہ غیر اللہ چہ ماند ✤ ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ✤ شاد باش ای عشق شرکت
سوز رفت ✤ گر تو خواہی حریّتِ و دل زندگی ✤ بندگی کن بندگی کن بندگی ✤ از خودی بگذر
کہ تا یابی خدا ✤ فانی حق شو کہ تا یابی بقا ✤ گر ترا باید وصال الستین ✤ محو شد واللہ اعلم بالیقین ✤

حضور مغفور قدس اللہ العزیز باوصف اس ضُعف وپیری کے کہ ان ایام مین کثرت ریاضت
شاقہ ولحوق اقسام اسقام واوجاع سے طاقت نشست برخاست کی بالکل طاق تھی مگر باینہمہ اسقدر
مراقبہ واشغال مین مستغرق رہتے تھے کہ بعض اوقات زید وعمرو کی حاضری وغیر حاضری کی اصلا خبر نہوتی
فرماتے تھے حضور پُرنور انار اللہ برہانہ کہ طالبِ صادق ومجاہدِ کامل بوفورِ محنت شاقہ دریاضت
شدیدہ اگرچہ باعتبار جسم عنصری وپیکر صوری کے ضعیف ونحیف ہوجاتا ہے فامّا روح اوس کی
بوجہ کمال تصفیہ وقوّتِ تزکیہ کے متصعّد بصعود ہوکر مقام قُرب مین جاگزین ہوتی ہے بلکہ کثرت
مجاہدہ وارتیاض سے پیکرِ عنصری آلایش وکدورت سے معرّا وپاک ہوکر بفحوائے صدق انتمای
ارواحنا اجسادنا واجسادنا ارواحنا قوّتِ روحیہ پیدا کرکے مشابہہ بروح ہوجاتا ہے ونیز فرماتے تھے
حضور پُرنور قدس اللہ سرہِ العزیز کہ ورد وظائیف واعمال واسطے پابندی اوقات وتزکیۂ ظاہر
وتصفیۂ قلب وانجاح مرام حاجتمندان واستحصال مقاصد ارباب اغراض کے ہین اور شغل واشغال
مزیل غربت واستہلاک خواہشات نفس وانقطاع عما سوی اللہ واستغراق حال وفنا فی الذات
وبقا باللہ کے ہے پس طالب صادق کو لازم بلکہ واجب ہے کہ بمقتضائے صدق ارادت
وحسن نیت خود تا حیات مستعار وقیام دُنیا ناپائدار قولاً وفعلاً وظاہراً وباطناً ترک لذات جسمانی
وانعدام خواہشات نفسانی کرے تا لمعۂ تجلّیات ذات واشعۂ انوار صفات سے درک حقیقت وجود
[illegible] آمدم برسر سخن [illegible] حضور پُرنور قدس سرہ [illegible] بعد نماز عصر کے

تا نماز مغرب شغل و اشغال و عبادت حق و ذکر ملک العلام مین مشغول رہتے تھے۔ وقت مغرب کے مسجد مین بنفس نفیس امامت کرکے پھر حجرۂ بالا مین تشریف فرما ہوکر بعد ادائے سنت و نفل و صلوۃ الاوابین و صلوۃ التسبیح دیگر نوافل مین مصروف ہوتے بیشتر نوافل بعد نماز مغرب کے حضور پرنور بطریق تحف وہدایا بنام نامی حضرت اولیاء کبار رحمہم اللہ کے پڑھتے تھے من بعد ایک یا دو پارہ قرآن مجید کے نفل مین پڑھکر اول وقت نماز عشاء کے پڑھکر وظائف مین مصروف ہوتے بعد پاس شب کی قدرے طعام نوشجان کرکے قریب گیارہ بجے شب کے بدفع ماندگی جسم اطہر کے استراحت فرماتے ان اوقات مذکورہ مین اگر کوئی شخص حاضر بارگاہ عالی ہوکر استدعاء شرف ملازمت کرتا تو بضرورت مکالمہ فرماتے والا بجز اوقات معینہ کو کسی سے کلام نکرتے مگر بضرورت ختم و فاتحہ بزرگان دین ہتین کہ اسوقت حضور پرنور اپنے معمولات کو کم از عادت معہودہ ادا فرماکر محافل بزرگان عظام و مجالس اعراس مشائخین کرام مین شرکت فرماتے۔ اگر کوئی صاحب اُس وقت خاص پر بغرض عرض حال و شرف زیارت حاضر خدمت ہوتی برسم اسلام صرف سلام علیک و مصافحہ پر اکتفا فرماکر ملاقات نکرتے۔

ہنگام جلسۂ دربار قیصری ایک نواب حیدرآباد دکن سے دہلی مین آئے تھے حضور پرنور قدس سرہ کے محامد و محاسن کا شہرہ سُنکر مشتاق زیارت ہوئے پنجشنبہ کو بعد نماز عصر کے کہ اُس وقت حضور پرنور حسب معمول خود بفاتحہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کو تشریف لیجاتے تھے نواب صاحب بہ تقبیل اقدام حاضر ہوئے۔ مولوی جان محمد صاحب نواسہ ہمارے سکندر علی شاہ کے دربارۂ ملاقات نواب صاحب موصوف کی حضور پرنور کی خدمت مین اصرار کیا جناب مستطاب قبلہ و کعبہ نی ارشاد کیا کہ مولوی صاحب یہ فقیر اسوقت ببارگاہ عالیجاہ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے حاضر ہوگا۔ نواب صاحب کل بعد نماز جمعہ کے تشریف لاوین چنانچہ

کا معمول تھا کہ جمعہ کو بعد وظایف کے تا دوپہر حاضرین خدمتِ عالی سے مُلاقات نفرماتے بلکہ
گاہے بعیادتِ مرضیٰ و گاہے مسترشدین و منتظرین قدوم میمنت لزوم کے غربتکدہ پر تشریف لیجا کر
شرفِ زیارت سے مشرّف کراتے اور چہارشنبہ کو بھی بعد وظایف کے غُسل کر کے عمل چہارشنبہ
پڑھتے تھے اور کسی سے ملاقات نکرتے۔ جناب مستطاب قبلہ و کعبہ انار اللہ برہانہ کے خلوص کی
یہہ کیفیت تھی کہ باوجود فقدانِ قوت و سقوط طاقت و لحوق اوجاع و امراض و اختلاف موسم بدون
غسل کے عمل چہارشنبہ کا کبھی ادا نہین فرمایا مگر صرف دو مرتبہ ایک چہارشنبہ آخر ماہ ذی الحجہ دوم
ہفتم ماہ محرم المکرم قریب ایام وفات کے کہ حضور پُرنور کمال ضعف و نقاحت سے نہایت نحیف
ہو گئے تھے صرف وضو پر اکتفا کر کے عملِ معمولی کو ادا فرمایا و الّا کسی حال مین غُسل ترک نہین کیا
حتیٰ کہ بعض ایام مین خاص چہارشنبہ کو اتفاق مُسہل کا بھی ہوا اور حکماء یونانی نے بقواعد خود غُسل
سے منع کیا مگر حضور نے بوسعتِ اخلاق اطباء کی معروضات کو رد نہین کیا اور وقت معمولی پر
غُسل کر کے عمل پڑھا اور بعد غُسل کے اِرشاد فرمایا کہ اس فقیر کو بتوجہ جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
کے اُسوقت صحت ہو گئی چنانچہ بمصدق ارشادِ والاخاص روز چہارشنبہ کو مرض مین تخفیف رہتی
تھی و نیز حضور کا معمول تھا کہ شہر رمضان المبارک مین تمام مہینہ کا اعتکاف کرتے تھے جب زمانہ قریب
وفات کا ہوا اور جسم اطہر کو تحمل تاپ تابستان کی نرہی تو تمام اعتکاف ماہ کامل سے متعذر رہے۔
صرف عشرۂ اخیرہ ماہ مبارک مین اعتکاف اختیار کیا۔ الغرض حضرت جدّی و مرشدی نور اللہ مرقدہ
کی جسقدر اوقات تھے وہ قطعاً و یقیناً موافق اتباع شریعت و ارباب طریقت و اصحاب معرفت کے
تھے کوئی فعل یا قول مخالف قواعد شرعیہ و ضوابط ارباب تصوف کے نہ حضور اقدس سے ظاہر ہوتا
تھا نہ کسی کو تعلیم فرماتے بلکہ اگر کوئی امر کبھی مُریدوں و غیر مُرید سے عملاً و قولاً خلاف شریعت و طریقت
کے سرزد ہوتا تو بمقتضاے الدین النصیحۃ بہ رفق و محبت و نہ جبر و توبیخ حسب موقع و وقت اسکو